کامیاب اشاعت کے 17 سال
کسانوں کی اپنی دنیا
ماہنامہ
لاہور
کسان ورلڈ
قائم شدہ 2010
چیف ایڈیٹر
چوہدری فتخار سندھو
قائداعظم گولڈ میڈلسٹ
سینئر صحافی / ٹی وی اینکر
اگست
2026
وطن عزیز کے محنتی
اور جفاکش کسانوں کو
جشنِ آزادی مبارک
خدا کرے میری ارضِ پاک پر اُترے
وہ فصلِ گُل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
AGTL
Tara Group
PAKISTAN
BAYER
سرسبز
SUNCROP
GROUP
MTL
Comega
Auriga Group
innovative agriculture...
Four Brothers
GROUPPAKISTAN
Legend
Crop sciences
syngenta
CORTEVA
agriscience
ALI AKBAR
GROUP
PAKISTAN
Sayban
GROUP
FFC
RACHNA
AGRI BUSINESS
SALAAR AGRO

فصلوں ، سبزیوں اور باغات کی پیداوار
بڑھانے والی امپورٹڈ کورین کھاد
مارک-6
MARK-6™
زمین کو نرم اور زرخیز بنائے
زرخیز اور کلراٹھی زمینوں
میں 40 فیصد زیادہ پیداوار
پیداوار بڑھاؤ ٹیکنالوجی
سوائل اینڈ واٹر ریکلیمر
SALAAR AGRO
مارک-6
MARK-6™
Water Reclaimer
کسان ورلڈ
MARKETING
چوہدری افتخار سندھو کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)

پاکستان کا مقبول ترین زرعی میگزین، لاکھوں کسانوں تک براہ راست رسائی

کسانوں کی اپنی دنیا
ماہنامہ کسان ورلڈ لاہور
قائم شدہ 2010

جلد نمبر17 | اگست 2026 | شمارہ نمبر8

www.kisanworldmagazine.com

چیف ایڈیٹر

چوہدری افتخار سندھو
(قائد اعظم گولڈ میڈلسٹ)
ٹی وی اینکر / سینئر صحافی
0322-6780242

چیف ایڈوائزر (اعزازی)

پروفیسر ڈاکٹر رائے نیاز احمد
(سابق وائس چانسلر، پیر مہر علی شاہ
بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی)

مجلسِ مشاورت (اعزازی)

میاں محمد اختر
ڈاکٹر محمد اعجاز تبسم — پروفیسر ذوالفقار ورک
ڈاکٹر آصف علی — رانا قدیر احمد خاں
رانا توصیف اقبال — فضل حسین سولنگی

سرکولیشن مینجر
ناصر عظیم
0322-4450787

مارکیٹنگ مینجر
محمد عمران
03224870572

گرافک ڈیزائنر
محمد ابوبکر

سینئر لیگل ایڈوائزر
(اعزازی)
چوہدری احمد مسعود گجر
(ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)
ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

لیگل ایڈوائزر
(اعزازی)
عبدالرحمن انصاری
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	نیا مالی سال اور کسان (اداریہ)	5
2	قیام پاکستان (اللہ کا ایک معجزہ)	6
3	مونو امونیم فاسفیٹ (ڈی اے پی کا بہترین متبادل)	9
4	موسمی سبزیوں کی اگیتی کاشت (پیداواری ٹیکنالوجی)	10
5	پودینہ کی کاشت (انتہائی منافع بخش فصل)	12
6	پنجاب کے کسانوں، ڈیری، پولٹری اور فش فارمرز کیلئے سفارشات	14
7	یوریا فاسفیٹ (ایک بہترین فاسفورسی کھاد)	17
8	بھیڑ بکریاں پالنا (تجارت بھی سنت رسول بھی)	18
9	بارانی علاقوں کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات	22
10	ہائبرڈ مکا پوٹاش (فوائد اور طریقہ استعمال)	24
11	سندھ کے ہاریوں، ڈیری، پولٹری اور فش فارمرز کیلئے سفارشات (اگست 2026)	26
12	بلیک کیٹ (چوہوں کا مکمل صفایا)	29
13	مارک 6 کھاد (زراعت میں ایک نیا انقلاب)	30
14	جمبو مکئی 2020 (تمام اقسام سے دگنا چارہ اور سائلج)	32
15	جانوروں کا دودھ اور گوشت بڑھانے والا (کسان جانور مصالحہ)	34
16	گلگت بلتستان کے کسانوں، ڈیری، پولٹری اور فش فارمرز کیلئے سفارشات	36
17	بلوچستان کے کسانوں، ڈیری، پولٹری اور فش فارمرز کیلئے سفارشات	38
18	خیبر پختونخوا کے کسانوں، ڈیری، پولٹری اور فش فارمرز کیلئے سفارشات	40
19	فش فارمرز کیلئے خوشخبری (ڈی اے پی اور یوریا میں 50 فیصد بچت)	42

تمام اشتہارات اور مضامین مفاد عامہ میں شائع کئے جاتے ہیں۔ ادارہ کسی تحریر یا اشتہار کے نتائج کا ذمہ دار نہ ہے لہذا اس حوالہ سے کوئی ادارہ یا انفرادی شخص چیف ایڈیٹر یا انتظامیہ یا پرنٹر و پبلشر کے خلاف کسی قانونی چارہ جوئی کا مجاز نہ ہے۔

آفس A_218 رضوان بلاک اعوان ٹاؤن لاہور

قیمت فی شمارہ 300 روپے، سالانہ خریداری فیس بذریعہ ڈاک 2500 روپے
سعودی عرب، یو اے ای، قطر، کویت، بحرین، اومان 1000 سعودی ریال
جاپان، ہانگ کانگ، جنوبی کوریا، ملائشیا، انڈونیشیا 300 امریکی ڈالر
بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، بھوٹان، نیپال 200 امریکی ڈالر
برطانیہ، یورپ، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، افریقہ، ناروے 400 امریکی ڈالر

پبلشر و چیف ایڈیٹر چوہدری افتخار سندھو نے بینکوئیٹ پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور سے چھپوا کر 218 اے رضوان بلاک اعوان ٹاؤن لاہور سے شائع کیا

فصلوں سبزیوں اور باغات کی پیداوار میں ریکارڈ اضافہ
کسان ورلڈ
MARKETING
پوٹاش اور بائیو سٹیمولینٹ
کا طاقتور ملاپ
فصلیں شدید گرمی اور حبس سے
محفوظ اور پیداوار میں ریکارڈ اضافہ
لیتھل
پیداوار کا خزانہ
BIO STIMULANT
Professional Treatment:
Macronutrient, Micronutrient Blend, Amino Acids, Organic Matter, Algae & Kelp Extracts, Humic Acid, Natural Plant Extracts.
امپورٹڈ فارمولیشن
Regd. Number: 1234S/M/2021-22
SOAP VS 5-FFNINMPCF3
Date: 12-05-2022
درآمد شدہ فارمولیشن
ترکی سے درآمد شدہ
کین 30 (لیکوئیڈ پوٹاش)
Ken-30
CROP SUPPLEMENT
1Ltr
Active Ingredients:
پیداوار کا خزانہ
چوہدری افتخار سندھو
(قائد اعظم گولڈ میڈلسٹ)
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
03226780242

اداریہ

نیا مالی سال اور کسان

نئے مالی سال کا آغاز ملک بھر کے کسانوں اور زرعی شعبہ کیلئے امیدوں کا نیا پیغام لے کر آیا ہے کیونکہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے اس بار زراعت کی ترقی اور کاشتکاروں کی خوشحالی کو اپنی ترجیحات میں نمایاں جگہ دی ہے۔ ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والے شعبہ زراعت کو مستحکم کرنے کیلئے جہاں وفاقی سطح پر انقلابی اقدامات اٹھائے گئے ہیں، وہاں پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی حکومتوں نے بھی اپنے اپنے بجٹ میں کسان دوست پالیسیوں اور مراعات کا اعلان کیا ہے۔ ان اقدامات کا بنیادی مقصد نہ صرف فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کرنا ہے بلکہ جدید ٹیکنالوجی کی فراہمی، بلا سود قرضوں کی دستیابی اور پیداواری لاگت میں کمی کے ذریعے کاشتکار کو معاشی طور پر خود کفیل بنانا ہے۔ کسان ورلڈ لاہور ہمیشہ سے کاشتکاروں کی آواز رہا ہے اور موجودہ حالات میں حکومتوں کی جانب سے دی جانے والی ان مراعات کا تفصیلی جائزہ لینا انتہائی ضروری سمجھتا ہے تاکہ عام کسان اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ وفاقی حکومت نے اس سال زرعی شعبہ کیلئے ترقیاتی فنڈز میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے اور خاص طور پر بیجوں کی کوالٹی بہتر بنانے، کھادوں پر سبسڈی دینے اور زرعی مشینری کی درآمد پر ڈیوٹی کی شرح کم کرنے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ اگر صوبائی سطح پر دیکھا جائے تو پنجاب حکومت نے اس مالی سال میں کسانوں کیلئے تاریخی پیکج متعارف کروائے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خصوصی اقدامات کے تحت کسان کارڈ کے دائرہ کار کو مزید وسیع کر دیا گیا ہے جس کے ذریعے کاشتکاروں کو بلا سود زرعی قرضے، سستی کھادیں اور بیج فراہم کئے جا رہے ہیں۔ پنجاب میں زرعی ٹیوب ویلوں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ شروع کیا گیا ہے جو ڈیزل اور بجلی کے بھاری بلوں سے پریشان کسانوں کیلئے ایک بہت بڑا ریلیف ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ صوبے بھر میں زرعی مالز قائم کئے جا رہے ہیں جہاں کسانوں کو ایک ہی چھت کے نیچے بیج، کھاد، زرعی مشورے اور جدید مشینری دستیاب ہوگی۔ پنجاب حکومت نے زرعی میکانائزیشن پر بھی خصوصی توجہ دی ہے اور کاشتکاروں کو رعایتی قیمتوں پر ٹریکٹرز اور جدید زرعی آلات فراہم کرنے کیلئے قرعہ اندازی کے ذریعے شفاف نظام وضع کیا ہے تاکہ چھوٹے زمیندار بھی جدید ٹیکنالوجی سے مستفید ہو سکیں۔ دوسری جانب سندھ حکومت نے بھی کسانوں کی فلاح و بہبود کیلئے اپنے بجٹ میں نمایاں مراعات کا اعلان کیا ہے۔ سندھ میں ہاری کارڈ کے ذریعے چھوٹے کاشتکاروں کو براہ راست مالی امداد اور نقد سبسڈی فراہم کی جا رہی ہے تاکہ وہ بوائی کے وقت مالی مشکلات کا شکار نہ ہوں۔ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں زرعی زمینوں کی بحالی اور آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے خصوصی فنڈز رکھے گئے ہیں۔ سندھ حکومت نے خاص طور پر پٹ سن اور چاول کے کاشتکاروں کیلئے امدادی قیمتوں کا تعین اس انداز میں کیا ہے کہ انہیں ان کی محنت کا پورا صلہ مل سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ لائیو اسٹاک اور ڈیری فارمنگ کے شعبہ کو زراعت کا لازمی حصہ سمجھتے ہوئے گائے اور بھینسوں کی نسل کشی اور بیماریوں سے بچاؤ کی ویکسین مفت فراہم کرنے کا پروگرام بھی شروع کیا گیا ہے جس سے دیہی معیشت کو پائیدار بنیادوں پر استوار کرنے میں مدد ملے گی۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی حکومتوں نے بھی اپنے محدود وسائل کے باوجود زراعت اور کسان کو تنہا نہیں چھوڑا۔ خیبر پختونخوا میں زیتون اور زعفران کی کاشت جیسے غیر روایتی اور انتہائی منافع بخش منصوبوں کیلئے کسانوں کو مفت پودے اور تکنیکی مہارت فراہم کی جا رہی ہے۔ وہاں کے پہاڑی اور بارانی علاقوں میں جدید مائیکرو اریگیشن اور ڈرپ اریگیشن سسٹمز کیلئے حکومت بھاری سبسڈی دے رہی ہے۔ بلوچستان میں جہاں پانی کی شدید کمی سب سے بڑا چیلنج ہے، وہاں صوبائی حکومت نے وفاق کے تعاون سے ہزاروں زرعی ٹیوب ویلوں کو سولرائز کرنے کا کام تیز کر دیا ہے تاکہ کسانوں کو سستی اور مسلسل بجلی میسر آ سکے۔ بلوچستان میں کھجور اور سیب کے باغات کے مالکان کیلئے کولڈ اسٹوریج کے قیام اور پیداوار کو منڈیوں تک پہنچانے کیلئے ٹرانسپورٹ کی سہولیات پر بھی کام کیا جا رہا ہے تاکہ فصلیں ضائع ہونے سے بچائی جا سکیں۔ ان تمام حکومتی مراعات اور اقدامات کے باوجود اصل چیلنج ان پالیسیوں پر شفاف اور تیز رفتار عملدرآمد کا ہے۔ ماضی میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بیوروکریسی کی غفلت یا سفارشی کلچر کے باعث حقیقی حقدار کسان ان مراعات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کسان ورلڈ کا یہ ماننا ہے کہ اگر ان تمام وفاقی اور صوبائی اسکیموں کی مانیٹرنگ کو ڈیجیٹلائز کر دیا جائے اور کسان کارڈ یا ہاری کارڈ کی طرح براہ راست کسان کے بینک اکاؤنٹ تک رسائی ممکن بنائی جائے تو اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ نئے مالی سال کی یہ مراعات اسی وقت ملک کو اناج میں خود کفیل بنا سکتی ہیں جب پٹواری کلچر اور آڑھتی کے استحصال کا خاتمہ ہوگا اور کسان کو اس کی فصل کی مناسب قیمت براہ راست ملے گی۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
سینئر صحافی / ٹی وی اینکر / چیف ایڈیٹر

نظریہ پاکستان اور قیامِ پاکستان محض ایک سیاسی یا معاشی تحریک کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے گہری روحانی اور باطنی قوتیں کارفرما تھیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ایک الگ وطن کا قیام، اولیاء اللہ کی پیشگوئیوں، مفکرین کی روحانی بصیرت اور ایک مقدس نظریاتی مقصد کا مرہونِ منت تھا۔ یہاں قیامِ پاکستان کے پیچھے کارفرما اہم روحانی قوتوں اور محرکات کا تفصیلی جائزہ پیش ہے:

نظریہ پاکستان کی بنیاد:

پاکستان کی روحانی اساس "لا اِلٰہ اِلا اللہ" پر قائم ہے۔ صوفیاء اور علمائے کرام کا ماننا تھا کہ ہندوستان کے مسلمان محض ایک اقلیت نہیں بلکہ ایک مکمل اور جداگانہ امت ہیں۔ اس نظریہ کی بنیادی روح یہ تھی کہ مسلمان اپنے عقیدے اور ابراہیمی تہذیب کے تحفظ کے لئے ایک ایسی ریاست قائم کریں جہاں وہ اللہ کی حاکمیت کے تحت زندگی گزار سکیں۔

حضرت مجدد الف ثانی:

انہوں نے مغلیہ دور میں اکبر کے "دینِ الٰہی" کے خلاف کھڑے ہو کر اسلام کی اصل روح کو بچایا۔ انہوں نے سب سے پہلے واضح کیا کہ اسلام اور کفر دو الگ راستے ہیں جو کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔ یہی سوچ آگے چل کر دو قومی نظریے کی بنیاد بنی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی:

انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے زوال کو روکنے کے لئے قرآنی تعلیمات کا احیاء کیا۔ انہوں نے مرہٹوں کے فتنوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے احمد شاہ ابدالی کو خط لکھا جس نے پانی پت کی تیسری لڑائی میں مسلمانوں کو فتح دلائی۔ ان کی روحانی اور تعلیمی تحریک نے مسلمانوں میں آزادی کا شعور بیدار کیا۔

علامہ اقبال کی روحانی بصارت اور خواب:

مصورِ پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد اقبال محض ایک شاعر یا فلسفی نہیں تھے بلکہ وہ ایک گہری روحانی بصیرت رکھنے والے انسان تھے:

مردِ مومن کا تصور:

اقبال نے اپنے فلسفہ خودی اور مردِ مومن کے تصور کے ذریعے مسلمانوں کے مردہ اجسام میں نئی روح پھونکی۔

روحانی اشارے:

اقبال کو خوابوں اور باطنی کائنات کے ذریعے یہ الہام ہو چکا تھا کہ برصغیر کے شمال مغربی علاقوں میں مسلمانوں کی ایک آزاد ریاست قائم ہو کر رہے گی۔ انہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کو خطوط لکھ کر اس عظیم مقصد کے لئے آمادہ کیا۔

اولیاء اللہ اور صوفیاء کرام کا عملی و روحانی کردار:

تحریکِ پاکستان کو کامیاب بنانے میں وقت کے بڑے بڑے صوفیاء اور خانقاہوں نے کلیدی کردار ادا کیا:

پیر جماعت علی شاہ علی پور والے:

آپ نے قائدِاعظم محمد علی جناح کو "ولی اللہ" قرار دیا اور مسلم لیگ کی کھل کر حمایت کی۔ آپ نے تحریکِ پاکستان کے لئے خطیر مالی اور افرادی قوت فراہم کی۔

پیر صاحب مانکی شریف اور پیر صاحب زکوڑی شریف:

سرحد (موجودہ خیبر پختونخوا) میں ریفرنڈم کے دوران ان سادات اور صوفیاء نے اپنی روحانی عقیدت کو استعمال کرتے ہوئے عوام کو پاکستان کے حق میں ووٹ دینے پر آمادہ کیا۔

سلوتِ اولیاء:

تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے کئی جلیل القدر علماء اور اولیاء نے بھی خوابوں کی بشارتوں کے بعد تحریکِ پاکستان کی تائید فرمائی تھی۔

قائداعظم محمد علی جناح کا باطنی انتخاب:

اگرچہ قائدِاعظم محمد علی جناح بظاہر مغربی لباس اور طرزِ زندگی کے مالک تھے لیکن ان کا انتخاب ایک خاص روحانی مشیت کے تحت ہوا تھا۔ مولانا اشرف علی تھانوی اور دیگر اکابرینِ دیوبند (جیسے علامہ شبیر احمد عثمانی) نے قائدِاعظم محمد علی جناح کی سچائی اور دیانت داری کو دیکھتے ہوئے ان کا ساتھ دیا۔

قائداعظم خود فرماتے تھے کہ انہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی تائید حاصل ہے اور وہ ایک اعلیٰ مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ تمام تر مخالفتوں اور بیماری کے باوجود وہ تن تنہا انگریزوں اور ہندوؤں کے گٹھ جوڑ کے سامنے ڈٹ گئے۔

لیلۃ القدر کا معجزہ:

پاکستان کا ظہور دنیا کے نقشے پر 14 اگست 1947ء کو ہوا جو ہجری کیلنڈر کے مطابق 27 رمضان المبارک 1366ھ کی مقدس رات یعنی شبِ قدر تھی۔ اسلامی تاریخ میں شبِ قدر کو تمام راتوں پر فضیلت حاصل ہے اور اس رات فیصلوں پر مہر لگتی ہے۔

اس مبارک رات کو پاکستان کا آزاد ہونا اس بات کی سب سے بڑی مادی اور روحانی علامت ہے کہ یہ ملک کسی اتفاق کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص عطیہ اور معجزہ ہے۔ خلاصہ یہ کہ پاکستان کا قیام صرف زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کی مہم نہیں تھی بلکہ یہ صوفیاء کی دعاؤں، مجدد دین کی محنت، اقبال کے خوابوں اور قائد اعظم کی اخلاقی و روحانی طاقت کا کرشمہ تھا۔

تحریکِ پاکستان اور قیامِ پاکستان کے پیچھے کارفرما روحانی قوتوں کی مزید تفصیلات درج ذیل اہم ترین باطنی اور تاریخی محرکات پر مشتمل ہیں:

1۔ قائداعظم سے وابستہ روحانی واقعات اور بشارتیں:

قائدِاعظم محمد علی جناح بظاہر ایک بیرسٹر اور جدید سیاسی رہنما تھے لیکن ان کی قیادت کا انتخاب باطنی اشاروں کے تحت ہوا تھا:

مکہ مکرمہ کی بشارت:

پیر جماعت علی شاہ صاحب نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کے ایک جلیل القدر عرب بزرگ کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی عدالت لگی ہے اور وہاں ہندوستان کے مسلمانوں کا

مقدمہ پیش ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ "یہ ہمارے مسلمانوں کا قائد ہے"۔ وہ بزرگ جب ہندوستان آئے اور قائداعظم محمد علی جناح کو دیکھا تو پہچان گئے کہ یہی وہ شخص ہے۔

قائدِاعظم کا اپنا اعتراف:

اس حوالہ سے قائداعظم محمد علی جناح کا اپنا اعتراف ہے کہ قائدِاعظم محمد علی جناح نے ایک مرتبہ اپنے قریبی ساتھیوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ اعتراف کیا تھا کہ تحریکِ پاکستان کے دوران بعض مواقع ایسے بھی آئے جہاں میری عقل کام کرنا چھوڑ دیتی تھی، وہاں مجھے غیبی اشاروں اور روحانی رہنمائی نے راستہ دکھایا۔

مولانا اشرف علی تھانوی کی تائید:

مولانا اشرف علی تھانوی نے تحریکِ پاکستان کے ابتدائی دور میں ہی اپنی بصیرت سے جان لیا تھا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ انہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کی رہنمائی کے لئے علماء کا ایک وفد بھیجا جس میں مفتی شفیع عثمانی اور مولانا شبیر احمد عثمانی شامل تھے، جنہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کو شرعی امور پر مشاورت دی۔

2۔ اولیاء اللہ اور خانقاہوں کا منظم سیاسی و روحانی کردار

برصغیر کی بڑی بڑی خانقاہوں نے تحریکِ پاکستان کو عوامی لہر میں بدل دیا:

آل انڈیا سنی کانفرنس (1946ء):

بنارس میں ہونے والی اس تاریخی کانفرنس میں برصغیر کے پانچ سو سے زائد جلیل القدر مشائخ، پیروں اور اولیاء نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں متفقہ طور پر اعلان کیا گیا کہ جو مسلمان پاکستان کا ساتھ نہیں دے گا، اس کا خانقاہوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اس فیصلے نے عوام کے دلوں سے کانگریس کا اثر بالکل ختم کر دیا۔

خواجہ ناظم الدین کا واقعہ:

جب مسلم لیگ کے رہنما خواجہ ناظم الدین پیر جماعت علی شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پیر صاحب نے اپنی جیب سے خطیر رقم نکال کر دی اور فرمایا: "یہ میری طرف سے مسلم لیگ کے فنڈ میں حصہ ہے اور میرے تمام مریدین مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے"۔

سندھ کے صوفیاء کا کردار:

پیر جو گوٹھ شریف اور پیر غلام مجدد سرہندی جیسے اکابرین نے سندھ کے وڈیروں اور عوام کو بیدار کیا جس کی وجہ سے سندھ اسمبلی نے سب سے پہلے پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کی۔

3۔ علامہ اقبال کا مرشدِ معنوی اور نظریہ خلافتِ ارضی:

علامہ اقبال کی شاعری محض الفاظ کا مجموعہ نہیں تھی بلکہ وہ قرآن وحدیث کا نچوڑ اور باطنی الہام تھا:

مولانا جلال الدین رومی سے روحانی تعلق:

اقبال پیر رومی کو اپنا روحانی مرشد مانتے تھے۔ انہوں نے رومی کے فلسفہ عشق سے سیکھا کہ جب تک مسلمان غلامی کی زنجیریں نہیں توڑیں گے، وہ اپنے دین پر مکمل عمل نہیں کر سکتے۔

مدینہ منورہ سے فیض:

اقبال اکثر راتوں کو اٹھ کر روتے تھے اور امتِ مسلمہ کی آزادی کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ ان کی کتاب "ارمغانِ حجاز" اسی تڑپ کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے پیشگوئی کی تھی کہ نیل کے ساحل سے لے کر کاشغر تک مسلمان ایک بار پھر متحد ہوں گے اور پاکستان اس اتحاد کا پہلا مرکز بنے گا۔

4۔ شبِ قدر کی باطنی حقیقت:

پاکستان کا 27 رمضان المبارک کو وجود میں آنا کوئی اتفاقی واقعہ نہیں تھا:

فیصلوں کی رات: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ 27 رمضان کی رات لوحِ محفوظ سے زمین پر اہم ترین فیصلے اتارے جاتے ہیں۔ اس رات ایک نئی اسلامی مملکت کا دنیا کے نقشے پر ابھرنا اس بات کی دلیل تھا کہ یہ ملک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاص رضا سے قائم ہوا ہے۔

ہجرتِ مدینہ سے مماثلت:

جس طرح مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے پہلی اسلامی ریاست قائم کی تھی بالکل اسی طرح برصغیر کے لاکھوں مسلمانوں نے اپنے گھر بار چھوڑ کر پاکستان کی طرف ہجرت کی جسے تاریخ کی دوسری بڑی نظریاتی ہجرت کہا جاتا ہے۔

تحریکِ پاکستان کے باطنی اور غیبی محرکات کی تفصیلی کڑیوں کو سمجھنے کے لئے ہمیں برصغیر کی تمدنی، سیاسی اور صوفیانہ تاریخ کے ان گہرے گوشوں کو دیکھنا ہوگا جن کا ذکر عام درسی کتابوں میں نہیں ملتا۔

یہاں ان روحانی قوتوں، الہامات اور خانقاہی فیصلوں کی تفصیلی اور دستاویزی معلومات پیش ہیں جنہوں نے پاکستان کے قیام کو ممکن بنایا۔

مجددِ وقت اور علمائے حق کا باطنی الٹی میٹم:

تحریکِ پاکستان کے پیچھے سب سے بڑی فکری اور روحانی طاقت حضرت مجدد الف ثانی (شیخ احمد سرہندی) کی صدیوں پرانی تحریک تھی لیکن 1940ء کی دہائی میں اس کا عملی ظہور علمائے حق کی شکل میں ہوا۔

مولانا اشرف علی تھانوی کا کردار:

مولانا تھانوی نے تحریکِ پاکستان کے آغاز میں ہی (اپنی وفات 1943ء سے قبل) یہ الہامی فیصلہ فرما دیا تھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی بقا صرف ایک الگ وطن میں ہے۔ انہوں نے کانگریس کے "متحدہ قومیت" کے نظریے کو اسلام کے خلاف قرار دیا۔

علامہ شبیر احمد عثمانی اور پرچم کشائی:

قائداعظم محمد علی جناح کی درخواست پر علامہ شبیر احمد عثمانی نے پاکستان کا رخ کیا۔ انہوں نے مغربی پاکستان (کراچی) اور مشرقی پاکستان (ڈھاکہ) دونوں جگہوں پر پاکستان کے پہلے قومی پرچم کی اپنے مبارک ہاتھوں سے پرچم کشائی کی جو ان کی بلند روحانی اور علمی مرتبے کی سند تھی۔

مفتی محمد شفیع عثمانی کی فتویٰ نویسی:

انہوں نے "کانگریس اور مسلم لیگ کے متعلق شرعی فیصلہ" نامی کتابچہ لکھ کر لاکھوں مسلمانوں کے شکوک و شبہات دور کیے اور مسلم لیگ میں شامل ہونے کو وقت کا شرعی تقاضا قرار دیا۔

مشائخِ عظام کا سیاسی جہاد اور "بیعتِ قائد"

عوامی سطح پر مسلم لیگ کو مقبول بنانے کا سہرا برصغیر کی عظیم درگاہوں اور گدی نشینوں کے سر ہے جنہوں نے اپنے لاکھوں مریدین کو تحریکِ پاکستان کا سپاہی بنا دیا۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ:

آپ تحریکِ پاکستان کے سب سے بڑے روحانی ستون تھے۔ جب قائدِاعظم محمد علی جناح نے فنڈ کی اپیل کی تو پیر صاحب نے ایک خطیر رقم بھیجی اور ساتھ میں ایک "قرآن پاک" اور ایک "تلوار" تحفے میں بھیجی۔ اس کا باطنی مطلب یہ تھا کہ قائدِاعظم محمد علی جناح کو دین اور دنیا دونوں کی قیادت سونپی جا رہی ہے۔ انہوں نے

اپنے مریدین کو حکم دیا: "جو مسلم لیگ کو ووٹ نہیں دے گا، میں اس کا جنازہ نہیں پڑھاؤں گا اور نہ وہ میری مریدی میں رہے گا۔"

پیر صاحب مانکی شریف:

صوبہ سرحد (موجودہ خیبر پختونخوا) میں غفار خان (سرحدی گاندھی) اور کانگریس کا بڑا اثر تھا۔ پیر صاحب مانکی شریف نے اپنی خانقاہ سے نکل کر پورے صوبے کا دورہ کیا۔ انہوں نے قائد اعظم محمد علی جناح سے یہ تحریری معاہدہ کیا کہ پاکستان میں قرآن و سنت کا نظام نافذ ہو گا۔ اس کے بعد انہوں نے ریفرنڈم میں مسلم لیگ کو تاریخی فتح دلائی جس کے بغیر پاکستان ادھورا تھا۔

دیوان آلِ رسول (سجادہ نشین درگاہ اجمیر شریف):

انہوں نے آل انڈیا سنی کانفرنس (1946ء) میں بنارس کے مقام پر یہ تاریخی جملہ کہا: "اگر قائد اعظم نے ہمیں اشارہ کیا تو ہم اجمیر شریف کی چابیاں سمندر میں پھینک کر پاکستان ہجرت کر جائیں گے لیکن کفر کی حاکمیت تسلیم نہیں کریں گے۔"

علامہ اقبال کا مابعد الطبیعیاتی رابطہ:

علامہ اقبال محض فلسفی نہیں تھے بلکہ وہ "کشف" اور "الہام" کی منازل پر فائز تھے۔ ان کی شاعری اور خطوط میں پاکستان کا نقشہ قیام سے بہت پہلے کھینچ دیا گیا تھا۔

قائدِ اعظم کو لندن سے واپس بلانا:

قائدِ اعظم محمد علی جناح ہندوستانی مسلمانوں سے مایوس ہو کر لندن جا چکے تھے اور سیاست چھوڑنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ علامہ اقبال نے انہیں خطوط لکھے جن میں سیاسی دلائل کے ساتھ ساتھ باطنی اصرار بھی شامل تھا۔ اقبال نے لکھا: "امتِ مسلمہ ہند کو اس وقت صرف آپ کی قیادت کی ضرورت ہے، اور یہ حکم ربی ہے۔"

پیشگوئی:

علامہ اقبال نے اپنی وفات (1938ء) سے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ میں تو پاکستان کو بنتے نہیں دیکھ رہا لیکن محمد علی جناح اسے اپنی آنکھوں سے دیکھے گا اور دنیا دیکھے گی کہ ایک آزاد مسلم ریاست قائم ہو کر رہے گی۔

قائدِ اعظم کا "مامور من اللہ" ہونا (باطنی انتخاب):

قائدِ اعظم محمد علی جناح کی شخصیت کا یہ پہلو سب سے حیرت انگیز ہے کہ دنیاوی تعلیم اور وضع قطع کے باوجود، ان کا باطنی تزکیہ بہت بلند تھا۔

مفتی اعظم فلسطین کا واقعہ:

مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی جب برصغیر آئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے جناح کی آنکھوں میں وہ نورِ ایمان دیکھا ہے جو دنیا کے بڑے بڑے عرب رہنماؤں میں بھی مفقود ہے، وہ جو کہتے ہیں، سچ کہتے ہیں اور اللہ ان کا حامی و ناصر ہے۔

کردار کی پاکیزگی: صوفیاء فرماتے ہیں کہ غیبی مدد اسی وقت آتی ہے جب انسان کا کردار بے داغ ہو۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح کی دیانت، سچائی اور امانت داری پر ان کے کٹر دشمن (ہندو اور انگریز) بھی انگلی نہیں اٹھا سکتے تھے۔ یہ اخلاقی قوت دراصل ایک بہت بڑی روحانی طاقت تھی جس کے سامنے باطل ٹھہر نہ سکا۔

27 رمضان المبارک: کائناتی نظام کا فیصلہ

1947ء کا سال اور خاص طور پر 14 اگست کا دن کوئی عام دن نہیں تھا۔

انگریزوں کا منصوبہ پاکستان کو 1948ء کے وسط میں آزاد کرنے کا تھا لیکن حالات اچانک ایسے بدلے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو ہنگامی بنیادوں پر 14 اگست 1947ء کی تاریخ مقرر کرنی پڑی۔

باطنی نظر رکھنے والوں کے مطابق، یہ تاریخ انسانوں نے نہیں بلکہ کائناتی نظام (تقدیر الٰہی) نے طے کی تھی تاکہ اس ملک کی پیدائش 27 رمضان المبارک (لیلۃ القدر) کی رات ہو جس رات قرآن نازل ہوا تھا اور جس رات زمین پر برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

کنٹری کوڈ 91 کی بجائے 92 کا ملنا:

پاکستان کا قیام 14 اگست 1947 اور بھارت کا قیام 15 اگست 1947 کو ہوا، اس لحاظ سے پاکستان کا کنٹری کوڈ 91 اور بھارت کا کنٹری کوڈ 92 بنتا تھا لیکن اس موقعہ پر ہندو پنڈتوں نے پھڈا ڈال دیا کہ ہمیں کنٹری کوڈ 91 اور پاکستان کو 92 دیا جائے۔ بھارت کو کنٹری کوڈ 92 کیسے ملتا یہ تو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذاتی نام "محمد" کے اعداد کا مجموعہ ہے، چنانچہ مشیت ایزدی کی برکت سے کنٹری کوڈ 92 پاکستان کو مل گیا۔

****

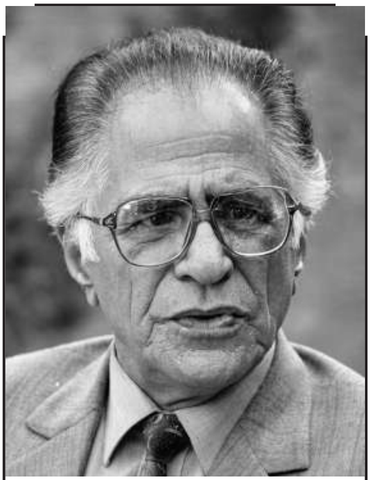

خدا کرے میری ارضِ پاک

خدا کرے میری ارضِ پاک پر اُترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

یہاں جو پھول کھلے وہ کِھلا رہے برسوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو

یہاں جو سبزہ اُگے وہ ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو

گھنی گھٹائیں یہاں ایسی بارشیں برسائیں
کہ پتھروں کو بھی روئیدگی محال نہ ہو

خدا کرے نہ کبھی خم سرِ وقارِ وطن
اور اس کے حسن کو تشویشِ ماہ و سال نہ ہو

ہر ایک خود ہو تہذیب و فن کا اوجِ کمال
کوئی ملول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو

خدا کرے کہ میرے اک بھی ہم وطن کے لیے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

(احمد ندیم قاسمی)

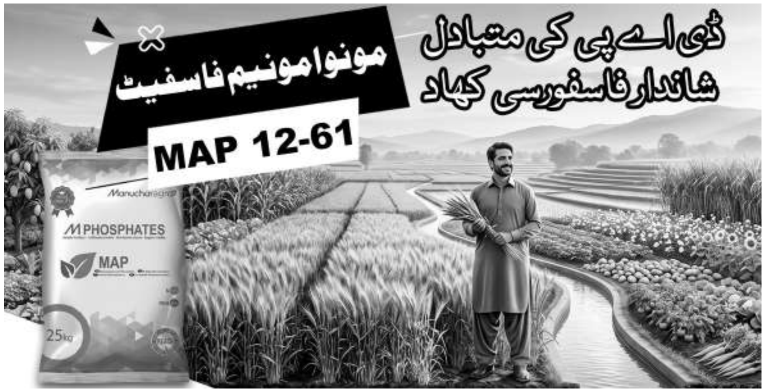

مونوامونیم فاسفیٹ ایک انتہائی اعلیٰ معیار کی پانی میں 100 فیصد حل پذیر کھاد ہے جو بیلجیم اور چائنہ سے امپورٹ کی جاتی ہے۔
اس کھاد کی مکمل تفصیلات درج ذیل ہیں:

بنیادی اجزاء اور فارمولہ

اس کھاد کا فارمولہ NPK 12-61-0 ہے۔

نائٹروجن (N):
اس کھاد میں 12 فیصد نائٹروجن ہے جو پودے کی ابتدائی نشوونما اور پتوں کی ہریالی کیلئے مفید ہے

فاسفورس (P_2O_5): اس میں 61 فیصد فاسفورس ہوتی ہے جو فاسفورس کا سب سے بڑا ذریعہ (سورس) ہے جو جڑوں کی مضبوطی اور پھول سے پھل بننے میں مدد دیتا ہے۔

اہم خصوصیات اور فوائد

جڑوں کی مضبوط نشوونما:
فاسفورس کی بھاری مقدار پودے کی جڑوں کو زمین میں گہرا اور مضبوط بناتی ہے جس سے پودا خوراک بہتر طریقے سے جذب کرتا ہے۔

تیزابی خصوصیت کم پی ایچ (Low pH):
یہ ایک تیزابی کھاد ہے جس کا pH تقریباً 4.4 ہوتا ہے۔ پاکستان کی زمینیں زیادہ تر اساسی (الکائن) ہیں اس لئے یہ کھاد زمین کا pH نارمل کر کے دیگر رکے ہوئے غذائی اجزاء کو بھی پودوں کیلئے دستیاب بناتی ہے۔

پانی میں مکمل حل پذیر:
مونوامونیم فاسفیٹ کھاد Msolubles ٹیکنالوجی کے تحت تیار کی گئی ہے جو پانی میں 100 فیصد فوراً حل ہو کر پودے کو فوری اثر دکھاتی ہے۔

بہتر پیداوار:
یہ کھاد فصل کے ابتدائی مرحلے سے لے کر پھول آنے اور پھل بننے کے عمل کو تیز کرتی ہے جس سے فصلوں سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار میں شاندار اضافہ ہوتا ہے۔

طریقہ استعمال

فلڈ اریگیشن یا فرٹیگیشن:
اسے آبپاشی کے پانی (ڈرپ سسٹم یا عام پانی) کے ساتھ حل کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ عام طور پر فی ایکڑ 10 سے 15 کلو گرام فی ایکڑ استعمال کی جاتی ہے

فولیئر اسپرے:
اسے پانی میں مکس کر کے پتوں پر اسپرے بھی کیا جاسکتا ہے (عام طور پر 10 سے 15 گرام فی لیٹر پانی)

احتیاطی تدابیر
اس کھاد کو کیلشیم یا میگنیشیم والی کھادوں کے ساتھ ملا کر استعمال نہ کریں ورنہ یہ حل نہیں ہوں گی اور اثر ضائع ہو جائے گا۔ اسے خشک اور ٹھنڈی جگہ پر اسٹور کریں

ڈی اے پی اور ایم اے پی کا موازنہ
بہت سے کسان بھائی اسے روایتی ڈی اے پی کھاد کا متبادل کہتے ہیں لیکن یہ DAP سے کئی لحاظ سے بہتر ہے

فاسفورس کی مقدار:
ڈی اے پی میں 46 فیصد فاسفورس ہوتی ہے جبکہ MAP میں 61 فیصد فاسفورس پائی جاتی ہے۔ یہ ٹھوس کھادوں میں فاسفورس کا سب سے بڑا ذریعہ (سورس) ہے

حل پذیری:
ڈی اے پی (DAP) زمین میں حل ہونے کیلئے زیادہ وقت لیتی ہے جبکہ MAP کھاد پانی میں فوری اور 100 فیصد حل پذیر ہے جس وجہ سے پودوں کو فوری ملتی ہے

نمکیات کا کم اثر:
یہ بیجوں یا پودوں کی نازک جڑوں کو جلنے (سالٹ برن) سے محفوظ رکھتی ہے، اس لئے اسے بیج کے اگاؤ کے وقت بھی بلاخوف استعمال کیا جاسکتا ہے

پودے پر حیاتیاتی اثرات

خلیات کی تقسیم:
اس کھاد میں موجود فاسفورس کی زیادہ مقدار پودے کے خلیات بننے کے عمل کو تیز کرتی ہے جس سے پودوں کا قد اور پھیلاؤ متوازن رہتا ہے۔

انرجی ٹرانسفر:
یہ کھاد پودوں کے اندر توانائی کی منتقلی کا نظام بہتر بناتی ہے جس سے پودا سردی، گرمی یا خشک سالی کے خلاف زبردست قوتِ مدافعت حاصل کرتا ہے۔

شوگر میٹابولزم:
یہ کھاد اجناس، پھلوں اور سبزیوں میں شوگر بننے کے عمل کو بہتر کرتی ہے جس سے پیداوار کا ذائقہ، چمک اور رنگت شاندار ہوتی ہے۔ یہ تمام پھلوں اور سبزیوں کی شیلف لائف میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

فصلوں کے لحاظ سے مخصوص وقتِ استعمال

گندم، مکئی اور کپاس:
ابتدائی مرحلے (جڑیں بننے اور شگوفے نکلنے کے وقت) اس کا استعمال سب سے بہترین نتائج دیتا ہے۔

سبزیاں (آلو، ٹماٹر، مرچ وغیرہ):
پنیری شفٹ کرنے کے ایک ہفتے بعد سے لے کر پھول آنے کے مرحلے تک

باغات (کینو آم امرود):
پھول آنے اور پھل کا سائز بننے کے ابتدائی دنوں میں

پیکنگ: 25 کلو گرام

ریٹ: 11700 روپے

کھاد منگوانے کیلئے رابطہ کیجئے

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
واٹس ایپ 03226780242

*****

پاکستان میں بدلتے ہوئے موسمیاتی تناظر اور بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر، سبزیوں کی بروقت اور اگیتی کاشت زراعت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ روایتی فصلوں کے مقابلے میں سبزیوں کی کاشت نہ صرف کم وقت میں تیار ہوتی ہے بلکہ کاشتکاروں کو فوری اور نقد منافع بھی فراہم کرتی ہے۔ اگست اور ستمبر کے مہینے اگیتی سردیوں کی سبزیوں کی کاشت کے لئے انتہائی اہم اور موزوں ترین وقت ہیں۔ اس مضمون میں ہم اگست اور ستمبر میں کاشت ہونے والی اگیتی سبزیوں، ان کی زمین کی تیاری، نرسری کی منتقلی، کھادوں کے متناسب استعمال اور بیماریوں سے بچاؤ کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی احاطہ کریں گے۔

اگیتی کاشت کی اہمیت اور معاشی فوائد

جب عام کاشتکار روایتی وقت پر سبزی کاشت کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت اگیتی کاشت کرنے والا کسان اپنی پیداوار مارکیٹ میں پہنچا چکا ہوتا ہے۔ مارکیٹ کا اصول ہے کہ جس چیز کی رسد کم اور طلب زیادہ ہو، اس کی قیمتیں آسمان کو چھوتی ہیں۔ اگست اور ستمبر میں لگائی گئی سبزیاں جب اکتوبر اور نومبر میں مارکیٹ میں آتی ہیں تو ان کے ریٹ عام سیزن کے مقابلے میں تین سے چار گنا زیادہ ملتے ہیں۔ یہ اگیتی کاشت کسان کو معاشی طور پر مستحکم بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

اگست اور ستمبر کی اہم اگیتی سبزیاں

اس موسم میں کاشت کی جانے والی سبزیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ایک وہ جن کی براہِ راست بیج سے کاشت ہوتی ہے اور دوسری وہ جن کی پہلے نرسری (پنیری) تیار کی جاتی ہے۔

پنیری کے ذریعے کاشت ہونے والی سبزیاں

پھول گوبھی اور بند گوبھی:
اگست کا مہینہ اگیتی گوبھی کی پنیری کی منتقلی کے لئے بہترین ہے۔

ٹماٹر، مرچ اور شملہ مرچ:
ان کی اگیتی پنیری جو جولائی میں رکھی گئی ہو اگست کے وسط سے ستمبر تک کھیت میں منتقل کی جاتی ہے۔

پیاز کی فصل:
اگیتی پیاز کی پنیری اگست میں کاشت کر کے ستمبر کے آخر یا اکتوبر میں منتقل کی جاتی ہے

براہِ راست بیج سے کاشت ہونے والی سبزیاں

مولی اور شلجم:
اگست کے آخری ہفتے سے ستمبر تک ان کی کاشت پٹریوں پر کی جاتی ہے۔

گاجر کی فصل:
ستمبر کا پورا مہینہ اگیتی گاجر کی کاشت کے لئے آئیڈیل ہے۔

پالک اور میتھی:
پالک اور میتھی کی اگست اور ستمبر میں مرحلہ وار کاشت کر کے مسلسل پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔

مٹر کی فصل
ستمبر کے وسط سے اگیتی مٹر کی کاشت شروع ہوجاتی ہے۔

آلو کی فصل:
ستمبر کا آخری ہفتہ اگیتی آلو کی کاشت کے لئے انتہائی موزوں ہے۔

زمین کی تیاری اور طریقہ کاشت

اگیتی سبزیوں کی کامیابی کا دارومدار زمین کی بہترین تیاری پر ہے۔ چونکہ اگست اور ستمبر میں مون سون کی بارشوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے، اس لئے نکاسِ آب کا نظام مثالی ہونا چاہیے۔

زمین کا انتخاب:
ایسی زمین جس میں پانی جذب کرنے اور نمی برقرار رکھنے کی صلاحیت ہو، سبزیوں کے لئے بہترین ہے۔ کلراٹھی اور سیم زدہ زمینوں پر سبزیوں کی کاشت سے گریز کریں۔

ہل چلانا اور لیزر لیولنگ:
زمین کو دو سے تین بار گہرا ہل چلا کر کھلا چھوڑ دیں تاکہ دھوپ سے نقصان دہ جراثیم مر جائیں۔ اس کے بعد لیزر لینڈ لیولر کی مدد سے زمین کو ہموار کریں تاکہ پانی ہر پودے کو یکساں ملے۔

پٹریوں پر کاشت:
اگیتی سبزیوں کو کبھی بھی ہموار زمین پر کاشت نہ کریں۔ ہمیشہ پٹریاں یا کھیلیاں بنائیں جن کی چوڑائی سبزی کی قسم کے لحاظ سے دو سے اڑھائی فٹ ہونی چاہیے۔ پٹریوں پر کاشت کرنے سے پودوں کی جڑیں پانی کے براہِ راست دباؤ سے محفوظ رہتی ہیں اور ہوا کا گزر بہتر ہوتا ہے۔

نرسری کی تیاری اور منتقلی کے زریں اصول:
اگست کے گرم اور مرطوب موسم میں پنیری کی منتقلی ایک حساس مرحلہ ہے۔ پنیری کو کامیابی سے

منتقل کرنے کے لئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

منتقلی کا وقت:

پنیری کو ہمیشہ شام کے وقت (جب دھوپ کی شدت کم ہو جائے) منتقل کریں۔ اس سے پودے مرجھانے سے بچ جاتے ہیں۔

پودوں کا درمیانی فاصلہ:

پھول گوبھی اور ٹماٹر کے لئے پودے سے پودے کا فاصلہ ایک سے ڈیڑھ فٹ رکھیں جبکہ لائن سے لائن کا فاصلہ دو سے اڑھائی فٹ ہونا چاہیے۔

فوری آبپاشی:

پنیری منتقل کرنے کے فوراً بعد ہلکا پانی لگائیں تاکہ جڑیں زمین میں اپنی جگہ بنالیں۔

کھادوں کا متناسب استعمال:

اگیتی سبزیوں سے بھرپور پیداوار لینے کے لئے نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش کا متوازن استعمال ضروری ہے۔

نامیاتی کھاد:

زمین کی تیاری کے وقت 10 سے 12 ٹن اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد فی ایکڑ ڈال کر مٹی میں ملادیں۔ یاد رہے کہ کچا گوبر پودوں میں دیمک اور فنگس کی بیماریاں پھیلاتا ہے۔

کیمیائی کھادیں:

بوائی یا منتقلی کے وقت ایک بیگ ڈی اے پی یا کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب ڈی اے پی کا سستا طاقتور اور بہترین متبادل 2 بیگ بی او پی بمعہ 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی اور ایک یا آدھا بیگ ہائبر ڈمک پوٹاش فی ایکڑ دیں۔

پودے کی بڑھوتری کے دوران (کاشت کے 25 سے 30 دن بعد) آدھا بیگ یوریا یا ایک بیگ مونو امونیم فاسفیٹ (MAP) یا ایک بیگ یوریا فاسفیٹ فی ایکڑ دیں۔

ٹماٹر اور مرچ کی فصل پر جب پھول آنے لگیں تو کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب 1 لٹر بائیو سٹیمولینٹ لیتھل اور 1 لٹر کین۔30 لیکوئیڈ پوٹاش کا سپرے کریں تاکہ پھل موٹا وزنی اور چمکدار بنے۔

آبپاشی:

اگست اور ستمبر میں درجہ حرارت نسبتاً زیادہ ہوتا ہے، اس لئے پانی کا درست استعمال فصل کی زندگی کا ضامن ہے۔

اگیتی سبزیوں کو ہلکا اور بار بار پانی دیں۔ پٹریوں کو کبھی بھی پانی سے اوپر تک مت بھریں بلکہ پانی صرف پٹری کے آدھے یا دو تہائی حصے تک آنا چاہیے۔ اگر اگست میں شدید بارشیں ہوں تو کھیت سے زائد پانی نکالنے کا فوری انتظام کریں کیونکہ گوبھی اور ٹماٹر کے پودے 24 گھنٹے سے زیادہ کھڑے پانی کو برداشت نہیں کر سکتے اور جڑیں گلنے کا شکار ہو جاتی ہیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

جڑی بوٹیاں سبزیوں کی اگیتی فصل کی سب سے بڑی دشمن ہیں۔ یہ نہ صرف پودے کی خوراک اور پانی پر ڈاکہ ڈالتی ہیں بلکہ نقصان دہ کیڑوں کی آماجگاہ بھی بنتی ہیں۔ ان کے تدارک کیلئے درج ذیل طریقے اپنائیں۔

1۔ کیمیائی طریقہ:

بوائی کے فوراً بعد اور اگاؤ سے پہلے 24 گھنٹوں کے اندر اندر مستند زرعی ماہر کے مشورے سے جڑی بوٹی مار زہروں کا سپرے کریں۔

2۔ گوڈی:

کاشت کے 20 سے 25 دن بعد پہلی گوڈی لازمی کریں۔ گوڈی سے نہ صرف جڑی بوٹیاں ختم ہوتی ہیں بلکہ پودوں کی جڑوں کو آکسیجن ملتی ہے جس سے ان کی بڑھوتری تیز ہو جاتی ہے۔

کیڑے مکوڑے اور بیماریاں:

گرم اور مرطوب موسم کیڑوں اور فنگس کی افزائش کے لئے سازگار ہوتا ہے۔ اگیتی سبزیوں پر درج ذیل حملے متوقع ہوتے ہیں:

رس چوسنے والے کیڑے:

سفید مکھی، تھرپس، سست تیلہ، یہ کیڑے پودوں کا رس چوس کر انہیں کمزور کرتے ہیں اور وائرس پھیلاتے ہیں۔ ان کے تدارک کے لئے لیمبڈا، ایسٹامپرڈ یا امیڈا کلوپرڈ کا سپرے کریں۔

لشکری سنڈی اور اگیتی گوبھی کا پروانہ:

یہ پودوں کے پتے کھا جاتی ہیں جس سے فوٹو سنتھیس (ضیائی تالیف) کا عمل رک جاتا ہے۔ اس کے حل کے لئے ایما میکٹن بینزویٹ یا لیوفینوران کا استعمال کریں۔

جھلساؤ اور جڑ کی سڑاند:

زیادہ نمی کی وجہ سے پودے جھلسنے لگتے ہیں۔ پنیری منتقل کرتے وقت جڑوں کو فنگس کش دوا (جیسے ٹاپسن ایم) کے محلول میں ڈبو کر لگائیں اور ضرورت پڑنے پر کاپر آکسی کلورائیڈ کا سپرے کریں۔

برداشت اور مارکیٹنگ کی حکمتِ عملی

جب اگیتی سبزیاں تیار ہو جائیں تو ان کی برداشت میں دیر نہ کریں۔ گوبھی، ٹماٹر اور شملہ مرچ کو صحیح وقت پر توڑیں جب وہ پوری طرح جاندار اور مارکیٹ کے معیار کے مطابق ہوں۔ سبزیوں کی تڑائی ہمیشہ صبح سویرے یا شام کے وقت کریں۔ تڑائی کے بعد سبزیوں کو صاف ستھرے پانی سے دھو کر گریڈنگ (سائز اور معیار کے لحاظ سے درجہ بندی) کریں۔ انہیں ہوادار کریٹوں یا جالی دار بوریوں میں پیک کر کے فوری طور پر مارکیٹ پہنچائیں تاکہ ان کی تازگی برقرار رہے اور آپ کو اگیتی کاشت کا پورا منافع مل سکے۔

کسانوں کیلئے اہم توسیعی پیغام

اگست اور ستمبر میں اگیتی سبزیوں کی کاشت عام روایتی کھیتی سے زیادہ توجہ، محنت اور جدید تکنیک کی متقاضی ہے۔ اگر کاشتکار بیج کے انتخاب سے لے کر مارکیٹنگ تک سائنسی اصولوں پر عمل کریں تو یہ اگیتی کاشت کسان کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ اپنے کھیتوں کی باقاعدگی سے نگرانی کریں اور کسی بھی ہنگامی صورتحال میں قریبی محکمہ زراعت (توسیع) کے ماہرین سے رابطہ کریں۔ اللہ آپ کی فصلوں میں برکت عطا فرمائے۔

*****

پودینہ کی منافع بخش کاشت

جدید پیداواری ٹیکنالوجی

پودینہ کی جدید کاشت اور اس سے لاکھوں روپے فی ایکڑ منافع کمانے کیلئے مناسب زمین، بروقت آبپاشی اور جدید زرعی تکنیک کا استعمال کر کے فی ایکڑ بمپر پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ پودینہ ایک انتہائی نفع بخش اور مختصر دورانیہ کی فصل ہے جو ادویات، کاسمیٹکس اور روزمرہ خوراک میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی ہے۔

جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے تحت پودینہ کی کاشت کی مکمل تفصیلی معلومات درج ذیل ہیں:

آب و ہوا:

پودینہ معتدل اور گرم دونوں موسموں میں کامیابی سے اگایا جا سکتا ہے لیکن زیادہ درجہ حرارت اس کی بڑھوتری کے لئے بہترین ہے۔

زمین کا انتخاب:

زرخیز میرا یا بھاری میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو پودینہ کے لئے مثالی ہے۔

پی ایچ (pH):

زمین کی اسیدی یا الکلائن خاصیت (pH) 6.0 سے 7.5 کے درمیان ہونی چاہیے۔

زمین کی تیاری:

زمین کو 2 سے 3 بار گہرا ہل چلا کر اچھی طرح نرم اور بھربھرا کر لیں۔ پانی کی یکساں فراہمی کے لئے زمین کا ہموار (لیول) ہونا ضروری ہے اس لئے زمین کو لیزر لینڈ لیولر سے اچھی طرح ہموار کر لیں۔

نامیاتی کھاد:

زمین کی تیاری کے وقت 10 سے 12 ٹن اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد فی ایکڑ شامل کریں۔

وقتِ کاشت:

پودینہ کی کاشت کا بہترین وقت فروری سے مارچ اور ستمبر سے اکتوبر ہے۔

طریقہ کاشت:

پودینہ بیج کے بجائے اپنی جڑوں یا قلموں کے ذریعے اگایا جاتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے مطابق ڈیڑھ سے 2 فٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنائیں

پودوں کا فاصلہ: کھیلیوں کے دونوں طرف پودوں یا جڑوں کے درمیان 6 سے 9 انچ کا فاصلہ رکھ کر کاشت کریں۔

پودینے کی جدید اقسام:

بہتر پیداوار کے لئے درج ذیل اقسام زیادہ موزوں ہیں:

جاپانی پودینہ:

اس میں مینتھول کی مقدار سب سے زیادہ (70 سے 80 فیصد) ہوتی ہے، یہ تیل نکالنے کیلئے بہترین ہے۔

پیپر منٹ:

یہ چائے، ادویات اور مشروبات میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

اسپیئر منٹ:

یہ عام دیسی پودینہ ہے جو ہری مرچوں اور چٹنیوں کے لئے مقامی مارکیٹ میں سب سے زیادہ فروخت ہوتا ہے۔

آبپاشی اور جڑی بوٹیوں کا تدارک

پہلا پانی:

کاشت کے فوراً بعد ہلکا پانی (آبپاشی) دیں۔

آبپاشی کا وقفہ:

گرمیوں میں ہر 4 سے 6 دن بعد اور سردیوں میں 10 سے 12 دن بعد پانی دیں۔ جڑوں میں پانی کھڑا نہیں ہونا چاہیے ورنہ جڑیں گل جاتی ہیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ گوڈی:

فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھنے کے لئے ہر کٹائی کے بعد ہلکی گوڈی لازمی کریں۔

کھادوں کا متناسب استعمال:

پودینہ کے پتے زیادہ حاصل کرنے کے لئے نائٹروجن کی وافر مقدار درکار ہوتی ہے:

فاسفورس اور پوٹاش:

کاشت کے وقت 1 بیگ ڈی اے پی یا کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب اس کا سستا طاقتور اور بہترین متبادل 2 بیگ بی او پی بمعہ 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی اور 1 بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش فی ایکڑ ڈالیں۔

نائٹروجن (یوریا):

ہر کٹائی کے بعد آدھا بیگ یوریا یا ایک بیگ یوریا فاسفیٹ فی ایکڑ دیں تاکہ نئے پتے تیزی

سے نکلیں۔

بیماریاں اور ضرر رساں کیڑے

پودینے کا چور کیڑا:
یہ پودے کو نیچے سے کاٹتا ہے۔ اس کے تدارک کے لئے مناسب دانے دار زہر استعمال کریں۔

کیڑے مکوڑے اور سُنڈیاں:
پتے کھانے والی سنڈیوں کے لئے کلورپائریفاس یا دیگر سفارش کردہ زہر اسپرے کریں۔

جھلساؤ اور کنگی کی بیماریاں:
ان بیماریوں کے لئے پھپھوندی کش ادویات کا اسپرے کریں۔

کٹائی اور پیداوار

پہلی کٹائی:
پودینے کی فصل کاشت کے تقریباً 60 سے 75 دن بعد پہلی کٹائی کے قابل ہو جاتی ہے۔

اگلی کٹائیاں:
پہلی کٹائی کے بعد ہر 30 سے 40 دن بعد دوبارہ کٹائی کی جا سکتی ہے۔ ایک سال میں 5 سے 6 کٹائیاں حاصل ہوتی ہیں۔

کٹائی کا طریقہ یہ ہے کہ پودے کو زمین سے 2 سے 3 انچ اوپر سے کاٹیں تا کہ نئی شاخیں دوبارہ نکل سکیں۔

پیداواری صلاحیت: جدید ٹیکنالوجی پر عمل کر کے سالانہ 150 سے 200 من فی ایکڑ گیلا پودینہ کی پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

پوسٹ ہارویسٹنگ پودینہ کی کٹائی کے بعد کی سنبھال اور مارکیٹنگ بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ پودینہ جلدی خراب ہونے والی فصل ہے اس لئے اس کی مارکیٹ ویلیو برقرار رکھنے کے لئے ان باتوں کا خیال رکھیں:

دھلائی اور صفائی:
کٹائی کے بعد پودینے کو صاف اور ٹھنڈے پانی سے دھوئیں تا کہ مٹی صاف ہو جائے۔

گریڈنگ اور پیکنگ:
خراب پتوں کو الگ کریں اور پودینے کی چھوٹی گٹھیاں بنائیں۔ مقامی مارکیٹ کے لئے انہیں گیلے بوری کے ٹاٹ میں لپیٹیں تا کہ تازگی برقرار رہے۔

خشک پودینہ:
اگر ہرا پودینہ مارکیٹ میں سستا ہو تو اسے سایہ دار اور ہوادار جگہ پر سکھا کر پاؤڈر بنا لیں۔ خشک پودینہ مصالحہ جات کی کمپنیوں اور پنسار مارکیٹ میں اچھے ریٹ پر بکتا ہے

براہ راست مارکیٹنگ: سبزی منڈی کے علاوہ فوڈ پروسیسنگ کمپنیوں، ہوٹلوں اور ہربل پروڈکٹس بنانے والے اداروں سے براہ راست معاہدہ کر کے زیادہ منافع کمایا جا سکتا ہے۔

پودینہ کی فصل پر خرچہ اور منافع
پودینہ کی ہری بوٹی (سبزی مارکیٹ) کے لئے پاکستان میں ایک ایکڑ پر سالانہ کل لاگت تقریباً 1 لاکھ 20 ہزار سے 1 لاکھ 50 ہزار روپے آتی ہے۔ اس کے مقابلے میں تمام کٹائیوں سے حاصل ہونے والی کل آمدنی 5 لاکھ روپے سے 6 لاکھ 50 ہزار روپے تک ہو سکتی ہے جس سے زمیندار کو خالص منافع تقریباً 3 لاکھ 50 ہزار روپے سے 5 لاکھ 50 ہزار روپے سے 6 لاکھ روپے فی ایکڑ حاصل ہوتا ہے۔

*****

جب اندھیروں میں سے روشنی پھوٹتی ہے

رات کے 2 بج رہے تھے۔ چھت کے کنڈے سے موت کا پھندا لٹک رہا تھا۔ 18 سالہ نوجوان نے رسی گلے میں ڈالی، آنکھیں بند کیں اور کرسی کو لات مارنے ہی والا تھا کہ۔۔۔ دروازے پر ایک زوردار دستک ہوئی! یہ نوجوان چیکوسلواکیہ کا تھا جس نے خواب دیکھا تھا کہ دنیا کا ہر انسان اس کے بنائے ہوئے جوتے پہنے گا۔ اس نے 200 کراؤن اور 10 غریب ملازموں کے ساتھ ایک چھوٹی سی ورکشاپ کھول لی لیکن بڑی کمپنیوں کی سازشوں اور قرض نے اسے کچل کر رکھ دیا۔ مشینیں بک گئیں۔ آخری ملازم بھی بھوکے بچوں کی دہائی دے کر چلا گیا۔ وہ نوجوان خود کو ان 10 گھروں کا قاتل سمجھ کر خودکشی کرنے لگا تھا کہ دروازہ بجا۔ اس نے پھندا گلے سے نکالا اور دروازہ کھولا تو سامنے اس کا آخری اور سب سے غریب ملازم "جان" کھڑا تھا۔ وہ بخار سے کانپ رہا تھا۔ مالک کو لگا کہ یہ اپنی رکی ہوئی تنخواہ مانگنے آیا ہے لیکن "جان" نے کانپتے ہاتھوں سے ایک میلی سی پوٹلی میز پر رکھی اور کھول دی۔ اس میں تانبے کے چند سکے اور چاندی کی ایک سستی سی انگوٹھی تھی "صاحب! یہ 187 کراؤن ہیں۔ میری بیوی نے اپنی شادی کی اکلوتی انگوٹھی بیچ دی ہے اور کہا ہے کہ صاحب کو ہارنے مت دینا!" مالک کی چیخ نکل گئی: "پاگل ہو گئے ہو جان؟ تمہاری بیوی بیمار ہے، بچے بھوکے ہیں اور تم۔۔۔" تب اس بیمار ملازم نے اس 18 سالہ لڑکے کے پاؤں پکڑ لئے اور ایسا جملہ کہا جس نے تاریخ بدل دی: "صاحب! جب میں سڑک پر جوتے پالش کرتا تھا تو لوگ مجھے دھکے دیتے تھے۔ آپ نے مجھے کرسی پر بٹھایا، مجھے موچی نہیں بلکہ کاریگر کہہ کر عزت دی۔ اگر آج آپ مر گئے تو میرے جیسے لاکھوں غریب پھر سڑک پر رل جائیں گے۔ یہ پیسے رکھیں، میں آپ کی ورکشاپ میں ساری زندگی مفت کام کروں گا، بس وعدہ کریں کہ آپ ہار نہیں مانیں گے!" اس رات مالک نے خودکشی کا ارادہ ترک کر دیا۔ اگلی صبح اسی 187 کراؤن سے چمڑا آیا۔ جان بخار میں تپتا ہوا مشین چلاتا اور مالک رات کو اسے دوائی پلاتا اور جوتے سیتا۔ پھر دنیا نے ایک ایسا کرشمہ دیکھا کہ جس کی مثال نہیں ملتی! کچھ ہی سالوں میں وہ 18 سال کا لڑکا دنیا کا سب سے بڑا جوتا ساز بن گیا۔ اس کی دکانیں 70 ملکوں میں پھیل گئیں اور لاکھوں لوگ اس کے ہاں نوکری کرنے لگے۔۔۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ 18 سالہ لڑکا کون تھا؟ وہ دنیا کے مشہور ترین شوز برانڈ باٹا (BATA) کا بانی، تھامس باٹا تھا 1932 میں جب تھامس کا ہوائی جہاز کریش ہوا اور وہ دنیا سے چلا گیا تب بھی اس کے عالی شان دفتر میں کرسی کے پیچھے، شیشے کے فریم میں اس کا تیار کردہ پہلا جوتا اور 187 کراؤن رکھے تھے، جس کے نیچے لکھا تھا: "یہ سلطنت پیسے سے نہیں بلکہ ایک غریب ملازم کی وفا سے بنی ہے۔

اگست کا مہینہ پنجاب کے کاشتکاروں، لائیو سٹاک، پولٹری اور ماہی پروری کے کسانوں کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس مہینے میں مون سون کی بارشیں عروج پر ہوتی ہیں، ہوا میں نمی کا تناسب بڑھ جاتا ہے اور حبس کی صورتحال پیدا ہوتی ہے۔ یہ موسم جہاں فصلوں کی بڑھوتری کے لئے مفید ہے، وہاں بیماریوں اور کیڑوں کے حملے کا خطرہ بھی بڑھا دیتا ہے۔

کسانوں کیلئے سفارشات

کپاس کی فصل

حفاظتی اقدامات:

کپاس کی فصل اس وقت نازک مرحلے (ڈوڈی اور ٹینڈے بننے) میں ہوتی ہے۔ بارش کا پانی کھیت میں 24 گھنٹے سے زیادہ جمع نہ ہونے دیں۔ پانی نکالنے کا فوری انتظام کریں۔ اگر آپ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب مارک 6 کھاد 2 بیگ فی ایکڑ استعمال کر لیتے ہیں تو ایک طرف کپاس کی پیداوار میں 40 فیصد تک اضافہ ہوگا کیونکہ اس کے استعمال سے نئی پھل گڈی بنے گی۔ کیرا نہیں ہو ہو گا ٹینڈے موٹے وزنی اور چمکدار بنیں گے۔ مارک 6 کھاد کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ کپاس کی فصل پر جتنی مرضی بارش پڑ جائے، بارش کا پانی کھیت میں کھڑا نہیں ہوگا بلکہ 24 گھنٹوں کے اندر اندر زمین میں مکمل طور پر جذب ہو جائے گا۔

کیڑوں کا تدارک:

کپاس کی فصل میں گلابی سنڈی، چست تیلہ، سفید مکھی اور تھرپس کے حملے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ ہفتے میں دو بار پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ معاشی حد پار ہونے پر محکمہ زراعت کے مقامی ماہرین کے مشورے سے زہروں کا سپرے کریں۔

کھادوں کا استعمال:

ٹینڈے بنتے وقت نائٹروجن اور پوٹاش کی کا استعمال یقینی بنائیں۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب ترکیہ سے امپورٹڈ ہائبرڈ مکا پوٹاش اپنے آوٹ کلاس رزلٹ کی بدولت اولین انتخاب ہے۔

دھان کی فصل

پانی کی مینجمنٹ:

دھان کی پنیری کی منتقلی کے بعد پہلے 20 سے 25 دن کھیت میں 2 سے 3 انچ پانی کھڑا رکھنا ضروری ہے تاکہ جڑی بوٹیاں نہ اگیں۔

بیماریاں اور کیڑے:

ہوا میں نمی کی وجہ سے دھان کے جھلساؤ (بلاسٹ) اور تنے کی سنڈی کا حملہ ہو سکتا ہے۔ پتوں پر بھورے دھبے نظر آنے کی صورت میں فوری تدارک کریں۔

کھادوں کا استعمال:

اگست کے وسط تک زنک سلفیٹ (33 فیصد بحساب 6 کلو گرام فی ایکڑ) کا استعمال لازمی کریں۔

کماد / گنا کی فصل

مٹی چڑھانا:

اگست میں مون سون کی تیز ہواؤں اور بارشوں سے گنے کی فصل گرنے کا خطرہ ہوتا ہے لہٰذا گنے کے مینڈھوں پر مٹی چڑھانے کا عمل فوری مکمل کریں۔

ہائبرڈ مکا پوٹاش کا استعمال:

یہ وقت کماد کو پوٹاش دینے کا بہترین وقت ہے۔ کماد کے کاشتکاروں سے گزارش ہے کہ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب پاکستان میں پہلی بار پیداوار بڑھانے والے ہارمونز اور انزائمز کے ساتھ 3 گنا زیادہ طاقتور امپورٹڈ ہائبرڈ مکا پوٹاش استعمال کریں جس سے گنے لمبے موٹے وزنی اور چمکدار ہوں گے۔ فصل گرنے سے 100 فیصد محفوظ رہے گی اور گنے کی مٹھاس (ریکوری) میں بہت زیادہ اضافہ ہوگا۔ اگر آپ کے پاس اچھا بجٹ ہے اور آپ کماد کی ریکارڈ پیداوار لینا چاہتے ہیں تو ہائبرڈ مکا پوٹاش ایک بیگ فی ایکڑ اور اگر آپ کے پاس بجٹ کم ہے تو آدھا بیگ فی ایکڑ استعمال کریں، ان شاءاللہ آوٹ کلاس رزلٹ ملے گا۔

کیڑے مکوڑے:

گورداسپور بورر (تنے کی سنڈی) اور پائرلا کے حملے پر نظر رکھیں۔ متاثرہ پودوں کو اکھاڑ کر زمین میں دبا دیں۔

باجرہ کی کاشت

موسمی کاشت میں ہائبرڈ باجرہ ایک منافع بخش اور نقد آور فصل ہے۔ اچھے اُگاؤ کیلئے باجرہ ہمیشہ تروتر میں کاشت کریں۔ اگر تروتر دستیاب نہ ہو تو کاشت سے دو تین گھنٹے پہلے بیج کو پانی میں بھگو کر کاشت کریں۔ باجرہ بذریعہ ڈرل اور چھٹہ دونوں طریقوں سے کاشت کیا جاتا ہے۔ ہائبرڈ باجرہ کی کاشت اگست کے آخر تک مکمل کر لیں۔ زمین کی تیاری کے دوران ایک بیگ ڈی اے پی یا ڈی اے پی کا متبادل 2 بیگ بی او پی بمسی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی ڈالیں، یہ ایک بیگ ڈی اے پی کا سستا طاقتور اور بہترین متبادل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 2 بیگ مارک 6 کھاد اور آدھا بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش ڈالنے سے باجرہ کی

پیداوار 40 من فی ایکڑ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ یاد رہے کہ دوسرے پانی پر ایک بیگ یوریا ڈالنے سے فصل کا قد اچھا ہو جاتا ہے تاہم زیادہ یوریا دینے سے اجتناب کریں۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر سب سے زیادہ پیداوار دینے والا ہائبرڈ باجرہ بادشاہ 3 کلو گرام کی پیکنگ میں دستیاب ہے جو ایک ایکڑ کیلئے کافی ہے۔ 3 کلو گرام ہائبرڈ باجرہ بادشاہ کی قیمت 4350 روپے ہے جبکہ کسان ورلڈ ممبران کو یہ ڈسکاؤنٹ ریٹ 4000 روپے میں فراہم کیا جارہا ہے۔ مارک 6 کھاد، بی او پی بمسی، سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیز ابی اور ہائبرڈ مکا پوٹاش بھی کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب ہے۔

گوارا کی کاشت

اگست کے مہینے میں گوارا کی کاشت مکمل کریں۔ گوارا کی فصل سے ریکارڈ پیداوار لینے کیلئے کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب پاکستان کا نمبر 1 بیج گوارا BR-2021 حاصل کریں جو 10 کلو گرام فی ایکڑ کی پیکنگ میں دستیاب ہے۔ اچھے اُگاؤ کیلئے گوارا ہمیشہ تروتر میں کاشت کریں۔ اگر تر وتر دستیاب نہ ہو تو کاشت سے دو تین گھنٹے پہلے بیج کو پانی میں بھگو کر کاشت کریں۔ گوارا بذریعہ ڈرل اور چھٹہ دونوں طریقوں سے کاشت کیا جاتا ہے۔ ریکارڈ پیداوار کیلئے زمین کی تیاری کے دوران ایک بیگ ڈی اے پی یا ڈی اے پی کا متبادل 2 بیگ بی او پی بمسی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیز ابی ڈالیں، یہ ایک بیگ ڈی اے پی کا سستا طاقتور اور بہترین متبادل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 2 بیگ مارک 6 کھاد اور آدھا بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش ڈالنے سے گوارا کی پیداوار 25 من فی ایکڑ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ یاد رہے کہ گوارا کی فصل کو زیادہ یوریا کی ضرورت نہیں ہوتی اس لئے پہلے یا دوسرے پانی کے ساتھ آدھا بیگ یوریا کافی ہے۔

سبزیوں کی کاشت اور نگہداشت

پنیری سے کاشت ہونے والی سبزیاں

ٹماٹر، مرچ اور شملہ مرچ:

اگست کا مہینہ ان سبزیوں کی پنیری کاشت کرنے کے لئے بہترین ہے۔ پنیری کے بیڈز (کھیلیوں) کو زمین سے اونچا رکھیں تا کہ بارش کا پانی جمع نہ ہو۔

پھول اور بند گوبھی:

پھول گوبھی اور بند گوبھی کی اگیتی اقسام کی پنیری اس مہینے کھیت میں منتقل کر دیں۔

براہ راست بیج سے کاشت ہونے والی سبزیاں۔

مولی، گاجر اور شلجم:

اگست کے دوسرے پندرہ واڑے میں دیسی مولی، گاجر اور شلجم کی کاشت شروع کریں۔ ہمیشہ کھیلیوں پر کاشت کریں تا کہ پانی کی نکاسی آسان ہو۔

پالک اور میتھی:

اگست کے آخر میں پالک میتھی کی کاشت کی جاسکتی ہے۔

موجودہ سبزیوں کی حفاظت

بیل دار سبزیاں:

کدو، توری، کریلے اور بھنڈی کو بار بار بارشوں کی وجہ سے فنگس (پھپھوندی) لگ سکتی ہے، اس کیلئے پھپھوندی کش زہروں کا احتیاط سے سپرے کریں۔

باغات کی دیکھ بھال

ترشاوہ باغات

سٹرس کینکر اور کیڑے:

بارشوں کے بعد لیموں کے باغات میں سٹرس کینکر (پتوں اور پھل پر بھورے دھبے) اور لیومائنر (سرنگ بنانے والا کیڑا) کا حملہ بڑھ جاتا ہے اس کیلئے کاپر والی فنجی سائیڈ کا سپرے کریں۔

پھل کا گرنا (پھل کا کیرا):

پھل کو گرنے سے بچانے کے لئے زنک اور بوران کا سپرے کریں اور پانی کا متوازن استعمال رکھیں۔

آم کے باغات

پٹیاں باندھنا:

آم کی فصل اترنے کے بعد درختوں کی کانٹ چھانٹ کریں۔ خشک اور بیمار ٹہنیاں کاٹ دیں۔

تنے کا جھلساؤ:

تنے پر بورڈو مکسچر کالیپ کریں تا کہ تنے کی بیماریاں نہ پھیلیں۔

نئے باغات کی منصوبہ بندی

اگست کا مہینہ نئے باغات (امرود، لیموں، انار) لگانے کے لئے آئیڈیل ہے۔ گڑھے پہلے سے تیار کر کے ان میں گوبر کی کھاد ملا کر پودے لگائیں۔

ڈیری لائیوسٹاک فارمرز کیلئے سفارشات

حبس اور گرمی کے تدارک کیلئے درج ذیل اقدامات کریں۔

ہوا کا گزر:

اگست کی گرمی اور حبس جانوروں کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ فارم میں بڑے پنکھے اور ہوادار ماحول کا ہونا لازمی ہے۔

ٹھنڈا پانی:

جانوروں کو 24 گھنٹے صاف اور ٹھنڈا پانی مہیا کریں۔ پانی کے برتنوں کو سائے میں رکھیں۔

بیماریاں اور حفاظتی ٹیکہ جات

گل گھوٹو:

مون سون میں اس بیماری کا خطرہ 100 فیصد بڑھ جاتا ہے۔ اگر جولائی میں ٹیکے نہیں لگوائے تو اگست کے پہلے ہفتے میں گل گھوٹو کے حفاظتی ٹیکے لازمی لگوائیں۔

چچڑ اور ملپ:

نمی کی وجہ سے چچڑوں کی افزائش تیز ہوتی ہے جو "چچڑ بخار" کا باعث بنتی ہے۔ چچڑ مار سپرے یا انجکشن کا استعمال کریں۔ اندرونی کیڑوں کے لئے ڈیورمنگ لازمی کروائیں۔

خوراک اور چارہ

سبز چارے کی احتیاط:

برسات کے موسم میں چارے پر فنگس یا زہریلے اثرات کا خطرہ ہوتا ہے، خاص طور پر چری (سورگم) میں۔ چارے کو اچھی طرح دیکھ کر اور خشک توڑی ملا کر کھلائیں۔

پولٹری فارمرز کیلئے سفارشات

اگست میں نمی کا تناسب 80 فیصد تک جا سکتا ہے۔ پولٹری شیڈ کے اندر وینٹیلیشن (ہوا کی آمد و رفت) کو تیز کریں۔ ایگزاسٹ فین ضرورت کے مطابق چلائیں تا کہ شیڈ کے اندر حبس نہ بنے۔

بائیو سیکیورٹی:

فارم کے ارد گرد جڑی بوٹیاں تلف کریں اور جراثیم کش ادویات کا سپرے کریں۔ بارش کا پانی شیڈ کے اندر یا باہر میں جمع نہ ہونے دیں۔

فش فارمرز کیلئے سفارشات

اگست کے مہینے میں فش فارم میں پانی کے معیار کی نگرانی اچھی طرح کریں کیونکہ یہی مسئلہ اس مہینے میں مچھلیوں کی اموات کا سب سے بڑا سبب ہے۔

آکسیجن کی کمی:

اگست میں بادلوں والے دنوں میں تالاب میں دھوپ نہ لگنے کی وجہ سے رات اور صبح کے وقت آکسیجن کی شدید کمی ہو جاتی ہے۔ مچھلیاں سطح پر آ کر منہ مارنے لگتی ہیں۔ اس صورتحال میں ایریٹر چلائیں یا تالاب میں نیا پانی ڈالیں۔ اگر آپ اپنے فش فارم میں کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب مارک 6 کھاد کے 3 بیگ فی ایکڑ استعمال کرتے ہیں تو تالاب کا پانی گدلا نہیں ہوگا، پانی صاف شفاف اور کرسٹل کلیئر ہوگا جس سے مچھلیوں کو وافر مقدار میں آکسیجن ملتی رہے گی اور سورج کی روشنی تالاب کی تہہ تک پہنچے گی جس سے تالاب کی تہہ میں مچھلیوں کی پسندیدہ خوراک کائی وافر مقدار میں پیدا ہوگی۔ تالاب کے پانی کی pH نارمل رہے گی اور اس کے ساتھ ساتھ ڈی اے پی اور یوریا کی ضرورت 50 فیصد کم ہوگی یعنی اگر آپ پہلے 4 بیگ ڈی اے پی اور 4 بیگ یوریا فی ایکڑ استعمال کرتے تھے تو اب 2 بیگ ڈی اے پی اور 2 بیگ یوریا استعمال کرنے پڑیں گے۔

بارش کا پانی:

تیز بارشوں سے تالاب کا پی ایچ (pH) لیول خراب ہو سکتا ہے۔ پانی کا پی ایچ 7.5 سے 8.5 کے درمیان برقرار رکھنے کے لئے ضرورت پڑنے پر چونا استعمال کریں۔

خوراک کی ایڈجسٹمنٹ:

بادلوں والے یا شدید برسات کے دنوں میں مچھلی کی خوراک بند کر دیں یا آدھی کر دیں، کیونکہ ان دنوں میں مچھلی خوراک کم کھاتی ہے اور ضائع زیادہ کرتی ہے، یوں ضائع ہونے والی خوراک پانی کو گندا کرتی ہے۔

تالاب کے بندوں کی حفاظت:

بارشوں کی وجہ سے تالاب کے کنارے (بند) ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بندوں کی مضبوطی چیک کریں اور فالتو پانی کے اخراج کے لئے "اوور فلو پائپ" پر باریک جالی لگائیں تاکہ مچھلی باہر نہ نکل سکے۔

فارمرز کیلئے ہیلپ لائن

فارمرز کی رہنمائی اور شکایات کے ازالے کے لئے حکومتِ پنجاب کے متعلقہ محکموں کی فعال ہیلپ لائنز درج ذیل ہیں:

محکمہ زراعت پنجاب

کاشتکار فصلوں کی جدید ٹیکنالوجی، بیجوں، کھادوں اور کسان کارڈ سے متعلق معلومات یا شکایات کے لئے ان نمبروں پر رابطہ کر سکتے ہیں:

مختصر کوڈ: 1063

ٹول فری ہیلپ لائنز:

0800-17000 یا

0800-15000 0800-29000

اوقاتِ کار:

صبح 08:00 بجے سے رات 08:00 بجے تک (روزانہ)

محکمہ لائیو سٹاک، پولٹری اور ڈیری ڈویلپمنٹ

مویشی پال حضرات، پولٹری فارمرز اور ڈیری فارمنگ سے وابستہ افراد جانوروں کے علاج معالجے، مفت تشخیصی خدمات، بیماریوں کی اطلاع اور ماہرین سے مشورے کے لئے اس 24/7 ہیلپ لائن پر کال کر سکتے ہیں:

ٹول فری ہیلپ لائن (SPMS 9211):

08000-9211

اوقاتِ کار:

24 گھنٹے (7 دن)

پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ (PLDDB): 0800-75332

محکمہ ایکوا کلچر اینڈ فشریز

مچھلی پال فارمرز فنی رہنمائی، غیر قانونی شکار، مچھلی کی چوری یا آبی وسائل کو نقصان پہنچانے والی سرگرمیوں کی رپورٹ درج کروانے کے لئے اس ہیلپ لائن پر رابطہ کریں:

فشریز پروٹیکشن ہیلپ لائن: 1374

ہیڈ آفس فون نمبر:

042-99212374

ہنسنا منع ہے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک پولیس والا گھوڑے پر سوار ایک گاؤں سے گزرا تو راستہ پوچھنے کی غرض سے کھیت میں کام کرتے بہرے شخص کو دیکھا۔ پولیس والا اس کے پاس آیا اور راستہ پوچھا، بہرے نے پولیس والے کو دیکھ کر کہا، جناب مجھے تو یہ بیل میرے سسرال والوں نے دیئے ہیں میں نے چوری نہیں کئے، پولیس والے نے دوبار راستہ پوچھا اس نے یہی جواب دیا۔ تنگ آکر پولیس والے نے بہرے کو اپنا ڈنڈا مارتے ہوئے کہا "جا کھسماں نوں کھا" اتنی دیر میں بہرے کی بہری بیوی کھیت میں روٹی لے کر آئی۔ اس نے یہ کہہ کر بیوی کو ڈنڈوں سے پیٹنا شروع کر دیا کہ میرے سسرال والوں نے مجھے چوری کے بیل دیئے ہیں اور مجھے پولیس پکڑنے آئی تھی۔ بہرے کی بیوی مار کھا کر گھر آئی اور بہری ساس سے کہا "نی او نتریئے روٹی توں نے دیر سے پکائی بندے نے مار مار کے میرے پاسے سینک دیئے" بہری ساس نے اپنے بہرے خاوند کے سر پہ کھڑے ہو کر رونا پیٹنا شروع کر دیا کہ بہو کو زیور تم نے کم ڈالا بہو میرے ساتھ لڑ رہی ہے۔ بہری ساس کا بہرہ خاوند چارپائی بن رہا تھا، اس نے درانتی لے کر ساری چارپائی کاٹ دی اور کہا جا جیڑا کھسم اچھی بنتا ہے اس سے بنوا لے۔

یہ ایک درآمد شدہ اور 100 فیصد پانی میں حل پذیر کھاد ہے۔ یہ نائٹروجن اور فاسفورس کا ایک انتہائی طاقتور مرکب ہے جسے خاص طور پر فصلوں کی ابتدائی نشوونما اور جڑوں کی مضبوطی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کھاد کی تفصیلی معلومات درج ذیل ہیں:

فارمولیشن

نائٹروجن (N):

اس میں 17 فیصد نائٹروجن ہوتی ہے جو پودوں کی سبزی مائل نشوونما اور پتوں کو ہرا ابھار رکھنے میں مدد کرتی ہے

فاسفورس (P_2O_5): اس میں 44 فیصد فاسفورس ہوتی ہے جو جڑوں کو پھیلانے، پودے کو مضبوط بنانے اور پھول و پھل لانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تیزابی خاصیت:

اس کھاد کا پی ایچ (pH) تقریباً 1.6 سے 2.4 کے درمیان ہوتا ہے۔ پاکستان کی زمینیں عام طور پر کلراٹھی یا اثاثی (الکلائن) ہیں، اس لئے یہ تیزابی کھاد زمین کی پی ایچ کو کم کر کے دیگر جامد غذائی اجزاء جیسا کہ مائیکرو نیوٹرینٹس کو پودے کے لئے دوبارہ قابلِ جذب بناتی ہے۔

پانی میں حل پذیری:

یہ پانی میں فوری اور مکمل طور پر 100 فیصد حل پذیر ہے جس کی وجہ سے یہ چھٹہ، ڈرپ اریگیشن، فلڈ اریگیشن اور فولیئر سپرے کے لئے بہترین ہے۔

ڈرپ لائنز کی صفائی:

اپنی شدید تیزابی خصوصیت کی وجہ سے یہ ڈرپ اریگیشن کے پائپوں اور سوراخوں میں جمی ہوئی نمکیات اور کچرے کو صاف کرتی ہے اور انہیں بند ہونے سے روکتی ہے۔

ڈی اے پی کا بہترین متبادل:

یہ روایتی ڈی اے پی کھاد کے مقابلے میں پودے کو زیادہ تیزی سے فاسفورس فراہم کرتی ہے کیونکہ یہ مٹی میں فکس نہیں ہوتی۔

طریقہ استعمال اور وقت

ابتدائی مرحلہ:

اسے فصل کی بوائی کے وقت یا ابتدائی 30 سے 40 دنوں کے اندر استعمال کرنا چاہیے تاکہ جڑیں مضبوط ہوں

پھول آنے کا وقت:

پھول اور پھل بننے کے عمل کو تیز کرنے کے لئے بھی اس کا استعمال مفید ہے۔

طریقہ کار:

اسے آپ بذریعہ چھٹہ، فلڈ فرٹیگیشن (پانی کے ساتھ بہانا) یا پتوں پر اسپرے کے ذریعے دے سکتے ہیں۔

تجویز کردہ خوراک:

تمام فصلوں سبزیوں اور باغات کیلئے بذریعہ چھٹہ یا بذریعہ فلڈ ایک یا آدھا بیگ فی ایکڑ زمین کی تیاری کے دوران یا بعد میں بذریعہ چھٹہ یا فلڈ استعمال کریں۔ فولیئر اسپرے کیلئے 1 سے 2 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کی جاتی ہے۔

اہم احتیاط

اس کھاد میں چونکہ نائٹروجن ہوتی ہے اس لئے اس کو کبھی بھی کیلشیم یا میگنیشیم والی کھادوں کے ساتھ ایک ہی ٹینک میں ملا کر استعمال نہ کریں ورنہ یہ حل پذیری کو متاثر کر سکتی ہے۔

دیگر کھادوں کا متحرک ہونا:

زمین میں پہلے سے موجود بند یا جامد خوراک جیسا کہ آئرن، زنک اور مینگنیز بھی پودے کیلئے دوبارہ قابلِ قبول بن جاتے ہیں۔

مکئی اور کپاس:

بوائی کے بعد ابتدائی 15 سے 20 دنوں میں جڑوں کے گہرے پھیلاؤ کیلئے یہ کھاد پودے کو گرنے سے بچاتی ہے اور قد کاٹھ بہتر کرتی ہے۔

آلو اور پیاز:

زمین کے اندر بننے والی فصلوں (ٹیوبر) کے سائز اور وزن کو بڑھانے کیلئے فاسفورس کا یہ فارمولا انتہائی موزوں ہے۔

گوبھی، ٹماٹر اور مرچ:

یہ کھاد سبزیوں کی پنیری کی منتقلی کے فوراً بعد پودے کو لگنے والے جھٹکے سے بچاتی ہے اور نئی جڑیں جلدی نکالتی ہے۔

کماد کی فصل:

یہ کھاد تمام فصلوں سبزیوں اور باغات کے ساتھ ساتھ کماد کی فصل پر بھی آؤٹ کلاس رزلٹ دیتی ہے۔ اس کے استعمال سے گنے لمبے موٹے وزنی اور چمکدار ہوتے ہیں۔ گنے میں مٹھاس یعنی ریکوری میں شاندار اضافہ ہوتا ہے۔

روایتی کھادوں سے

موازنہ یوریا فاسفیٹ کھاد (00-44-17) پانی میں 100 فیصد حل پذیر ہے جبکہ روایتی ڈی اے پی (00-46-18) کھاد پانی میں آہستہ حل ہوتی ہے (نیچے کچرا بیٹھ جاتا ہے)۔

منگوانے کیلئے رابطہ

یوریا فاسفیٹ کھاد بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ آل پاکستان سپلائی کی جا رہی ہے منگوانے کیلئے

چوہدری افتخار سندھو

(کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور)

واٹس ایپ 03226780242

*****

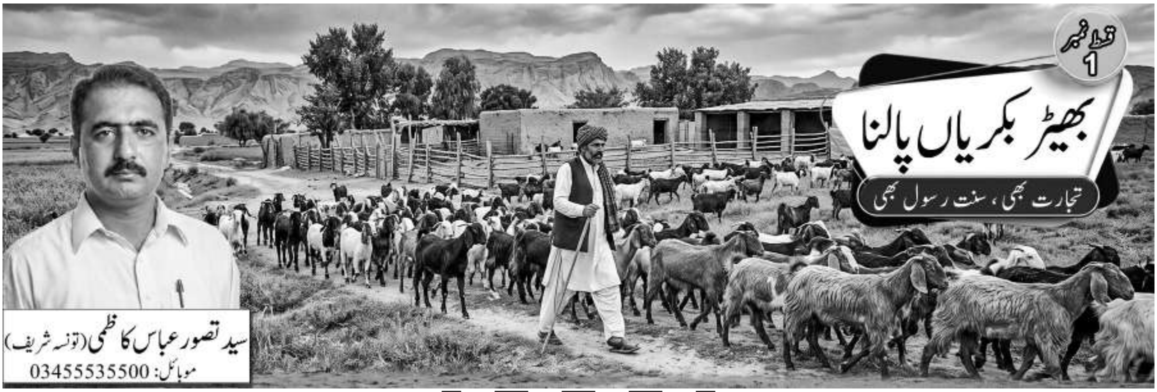

ایک حدیث پاک ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ بکریاں پالنے والا کبھی مفلس نہیں رہ سکتا۔ بکریاں پالنا سنت رسول بھی ہے اور دنیا کی سب سے زیادہ منافع بخش تجارت بھی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قبل آنے والے انبیاء میں سے اکثر کا پیشہ بھی کھیتی باڑی اور بھیڑ بکریاں پالنا تھا۔ ماہنامہ کسان ورلڈ لاہور کے قارئین کی رہنمائی کیلئے بھیڑ بکریاں پالنے کے حوالے سے ایک مفید اور کار آمد قسط وار سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے، امید ہے قارئین اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے، تو سب سے پہلے بات کرتے ہیں پاکستان میں پائی جانے والی بھیڑ بکریوں کی نسلوں کے بارے میں۔ پاکستان میں بھیڑ اور بکریوں کی بہت سی مقامی نسلیں پائی جاتی ہیں۔ ایک اہم بات پہلے سمجھ لیں کہ مختلف تحقیقی کتابوں اور سرکاری زرعی ریکارڈ میں نسلوں کی تعداد کچھ مختلف ملتی ہے، کیونکہ بعض مقامی ذیلی نسل یا علاقائی نام الگ شمار کئے جاتے ہیں۔ اس لئے نیچے میں آپ کو پاکستان کی اہم اور معروف نسلیں صوبہ وار آسان اردو میں بتا رہا ہوں۔ پاکستان کے 2024 کے زرعی مردم شماری کے مطابق ملک میں تقریباً 9.58 کروڑ بکریاں اور 4.46 کروڑ بھیڑیں ہیں۔ بکریوں کی تعداد میں پنجاب اور بھیڑوں کی تعداد میں بلوچستان بہت نمایاں ہے۔ پیش ہے پاکستان میں بکریوں کی اہم نسلیں:

پنجاب کی بکریوں کی نسلیں

1۔ بیتل نسل کی بکری:

علاقہ: بکری کی نسل بیتل پنجاب کے تقریباً تمام آبپاش علاقوں میں پائی جاتی ہے۔

اہم اضلاع: لاہور، فیصل آباد، جھنگ، سرگودھا، ساہیوال، ملتان وغیرہ۔

خصوصیات: بڑی جسامت، گوشت اور دودھ دونوں کیلئے بہترین نسل ہے۔

بیتل کے علاقائی نام: پاکستان کی مشہور ترین بکریوں میں شمار بیتل کے علاقائی نام بھی ملتے ہیں جیسا کہ فیصل آبادی اور مکی چینی وغیرہ۔

2۔ ڈیرہ دین پناہ نسل:

علاقہ: بکری کی یہ نسل جنوبی پنجاب، خاص طور پر کوٹ ادو، لیہ، مظفر گڑھ کے علاقے میں پائی جاتی ہے۔

خصوصیات: بڑی جسامت، دودھ کے لئے مشہور، لمبے کان اور عموماً لمبے بال اس کی خاص پہچان ہے۔ یہ جنوبی پنجاب کی ایک اہم نسل ہے۔ ایک حالیہ تحقیق میں بکری کی نسل ڈیرہ دین پناہ کو جنوبی پنجاب کے ڈیرہ غازیخان، راجن پور، لیہ اور اس کے نواحی علاقوں میں پائی جانے والی نسلوں کے ساتھ بھی ریکارڈ کیا گیا ہے۔

3۔ ٹیڈی بکری:

علاقہ: یہ بکری کی معروف نسل پنجاب اور پنجاب سے ملحقہ علاقوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔

خصوصیات: بکری کی یہ معروف نسل چھوٹی سے درمیانی جسامت رکھتی ہے اور جلدی بچے دینے کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ یہ نسل کم خرچ فارمنگ کیلئے بہت مقبول ہے۔ یہ نسل گوشت کے کاروبار میں بہت عام ہے۔

4۔ نچی نسل:

علاقہ: یہ پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع میں پائی جاتی ہے

خصوصیات: درمیانی جسامت، یہ دودھ اور گوشت دونوں کیلئے مشہور ہے۔ جنوبی اور وسطی پنجاب میں زیادہ ملتی ہے۔

5۔ باربری نسل:

علاقہ: بکری کی یہ معروف نسل پنجاب اور سندھ دونوں صوبوں میں پائی جاتی ہے۔

پنجاب کے علاقے: ساہیوال، لاہور، جھنگ، فیصل آباد، سرگودھا

سندھ کے علاقے: دادو، سکھر، نواب شاہ اور میرپور خاص

خصوصیات: یہ دودھ اور گوشت دونوں کیلئے موزوں سمجھی جانے والی نسل ہے۔ نسبتاً چھوٹی جسامت مگر اچھی افزائش والی نسل مانی جاتی ہے

6۔ پہاڑی نسل بکری:

مقامی طور پر یہ بکریاں پنجاب کے مختلف علاقوں میں مقامی پہاڑی، دیسی اور علاقائی ناموں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ نئی تحقیق میں ڈی جی خان، راجن پور اور مظفر گڑھ کے علاقوں میں پہاڑی، دیسی، لائل پوری، مکی چینی اور دیگر مقامی نام بھی ریکارڈ ہوئے ہیں۔

سندھ کی بکریوں کی نسلیں

1۔کاموری بکری:

علاقہ: حیدرآباد، نواب شاہ، لاڑکانہ اور اس کے نواحی علاقوں میں یہ نسل پائی جاتی ہے۔

خصوصیات: یہ بڑی اور خوبصورت بکری ہے دودھ اور گوشت کے لئے مشہور ہے۔لمبے کان اور خاص جسمانی شکل کی یہ بکری صوبہ سندھ کی مشہور نسل ہے۔

2۔سندھی دیسی بکری:

علاقہ: دادو، شکارپور، سکھر، نواب شاہ اس کے مشہور اضلاع ہیں۔

خصوصیات: یہ نسل مقامی ماحول سے اچھی طرح مطابقت رکھتی ہے۔دودھ اور گوشت دونوں کیلئے موزوں ہے۔

3۔پتری بکری:

علاقہ: صوبہ سندھ کے تقریباً تمام اضلاع میں پائی جانے والی نسل ہے۔

خصوصیات: یہ دودھ اور گوشت دونوں کیلئے مشہور ہے ۔ بعض دوسری سندھ کی نسلوں کی افزائش میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔

4۔گلابی بکری:

علاقہ: یہ سندھ اور جنوبی پنجاب میں بھی مشہور ہے۔

خصوصیات: لمبے کان، خوبصورت جسمانی شکل و صورت والی یہ نسل دودھ اور گوشت دونوں کے لئے پائی جاتی ہے۔

5۔باربری بکری:

یہ نسل پنجاب کے ساتھ ساتھ صوبہ سندھ میں بھی خاص طور پر دادو، سکھر، نواب شاہ اور میر پور خاص کے علاقوں میں پائی جاتی ہے۔

6۔چپر / کوہستانی / جبلی:

علاقہ: سندھ کے خشک اور نیم پہاڑی علاقے، دادو، جیکب آباد، نواب شاہ، تھرپارکر میں پائی جاتی ہے۔ اس کا تعلق لسبیلہ (بلوچستان) کے علاقوں سے بھی رپورٹ کیا گیا ہے۔

خصوصیات: یہ نسل گوشت کے لئے زیادہ تصور کی جاتی ہے۔ سخت ماحول میں رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

خیبر پختونخوا کی بکریوں کی نسلیں

دامانی نسل:

علاقہ: خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع

خصوصیات: صوبہ خیبر پختونخوا میں گوشت اور دودھ کیلئے بہترین مانی جاتی ہے۔ پہاڑی ماحول کے لئے انتہائی موزوں ہے۔

2۔کاغانی بکری:

علاقہ: کاغان اور شمالی پہاڑی علاقے

خصوصیات: سرد علاقوں کے لئے انتہائی موزوں تصور کی جاتی ہے۔ گوشت اور اون کی پیداوار میں بھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔

3۔ٹیڈی بکری:

دیگر صوبوں کی طرح صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی ٹیڈی بکری بڑی تعداد میں پائی جاتی ہے۔

4۔ بیتل بکری:

پاکستان کی مشہور و معروف بکری کی نسل بیتل صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع میں پائی جاتی ہے۔

5۔نچی، باربری، ڈیرادین پناہ نسلیں:

سرکاری لائیو اسٹاک ریکارڈ میں KPK کے تقریباً تمام اضلاع میں یہ تمام نسلیں ریکارڈ کی گئی ہیں۔

بلوچستان کی بکریوں کی نسلیں

بلوچستان میں بکریوں کی بہت سی مقامی اور سخت جان نسلیں پائی جاتی ہیں۔

1۔بلوچی / مقامی دیسی بکریاں:

علاقہ: بلوچستان کے خشک اور پہاڑی علاقے

خصوصیات: یہ نسلیں کم پانی اور کم چارے میں گزارا کرنے والی اور سخت موسم برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ گوشت اور دودھ دونوں کیلئے اہم سمجھی جاتی ہیں۔

2۔خراسانی اور مقامی پہاڑی نسلیں:

بلوچستان کے مختلف علاقوں میں مقامی ناموں سے بکریوں کی مختلف نسلیں ملتی ہیں۔ بلوچستان میں بکریوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔2024 میں صوبے میں تقریباً 2.29 کروڑ بکریاں ریکارڈ ہوئیں

پاکستان میں بھیڑوں کی اہم نسلیں۔

پاکستان میں تحقیقی حوالوں کے مطابق تقریباً دو درجن سے زیادہ مقامی بھیڑوں کی نسلیں یا نسلی گروہ بیان کئے گئے ہیں۔ پاکستان میں بھیڑوں کی اہم نسلیں یہ ہیں:

پنجاب کی بھیڑوں کی نسلیں

1۔لوہی نسل کی بھیڑیں:

علاقہ: پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع

خصوصیات: یہ اپنی بڑی جسامت کی بدولت گوشت اور دودھ دونوں کیلئے ہی اچھی تصور ہوتی ہیں۔

2۔ تھلی نسل کی بھیڑیں:

علاقہ: تھل اور پنجاب کے خشک علاقے

خصوصیات: خشک ماحول میں اچھی اور گوشت کیلئے زیادہ موزوں تصور ہوتی ہیں۔

3۔سالٹ رینج نسل بھیڑیں:

علاقہ: پنجاب کے نمک پہاڑی اور قریبی علاقے

خصوصیات: سخت ماحول برداشت کرنے کی بہترین صلاحیت۔ گوشت اور اون دونوں کیلئے موزوں

4۔بوچی مسل بھیڑیں:

علاقہ: پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع

خصوصیات: گوشت اور اون دونوں کیلئے موزوں

5۔ کجلی نسل بھیڑیں:

علاقہ: پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع

خصوصیات: بڑی جسامت، گوشت کے لئے زیادہ مشہور

6۔ہسارڈیل نسل:

علاقہ: پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع

خصوصیات: اون کی پیداوار کے لئے اہم

سندھ کی بھیڑوں کی نسلیں

1۔ڈمبی نسل بھیڑ:

علاقہ :سندھ کے تقریباًتمام اضلاع

خصوصیات: موٹی دم والی بھیڑ کی یہ نسل گوشت کے لئے اہم تصور کی جاتی ہے۔

2۔کچھی نسل بھیڑ:

علاقہ :سندھ کے تقریباًتمام اضلاع

خصوصیات: گوشت اور اون دونوں کیلئے مقبول نسل ۔ سندھ کے گرم علاقوں کے لیے انتہائی موزوں۔

3۔کوکا نسل بھیڑیں:

علاقہ :سندھ کے تقریباًتمام اضلاع

خصوصیات:مقامی بھیڑ، گوشت کے لئے پالی جاتی ہے۔

4۔سندھ کی دیسی بھیڑیں:

سندھ کے صحرائی اور دریائی علاقوں میں کئی مقامی نسلیں بھی ملتی ہیں۔

خیبر پختونخوا کی بھیڑوں کی نسلیں

1۔بالخی نسل کی بھیڑیں:

علاقہ : KPKاور شمال مغربی علاقے

خصوصیات:بڑی جسامت کی بدولت گوشت کے لئے اچھی تصور ہوتی ہیں۔

2.دمانی نسل بھیڑیں:

علاقہ:KPK

خصوصیات: پہاڑی علاقوں کے لئے انتہائی موزوں ۔گوشت اور اون کیلئے خیبر پختونخوا کی مقبول نسل۔

3۔کاغانی نسل بھیڑیں:

علاقہ : کاغان اور شمالی پہاڑی علاقے

خصوصیات: سردی برداشت کرنے کی صلاحیت۔ گوشت اور اون دونوں کیلئے موزوں

4۔وزیری نسل بھیڑیں:

علاقہ : KPKکے قبائلی / پہاڑی علاقے

خصوصیات:سخت جان، گوشت کے لئے اہم

بلوچستان کی بھیڑوں کی نسلیں

بلوچستان پاکستان میں بھیڑ پالنے کا سب سے اہم صوبہ سمجھا جاتا ہے۔2024 کے اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان میں تقریباً1.88 کروڑ بھیڑیں تھیں جو ملک میں سب سے زیادہ صوبائی تعداد ہے

1۔بلوچی نسل بھیڑیں:

علاقہ :بلوچستان

خصوصیات:

سخت جان، گوشت اور اون دونوں کیلئے موزوں

2۔ببرک نسل بھیڑیں:

علاقہ :بلوچستان

خصوصیات:

گوشت کے لئے مشہور ، خشک ماحول میں اچھی پرفارمینس۔

3۔ہرنائی نسل بھیڑیں:

علاقہ :ہرنائی اور بلوچستان کے شمالی علاقے

خصوصیات: گوشت اور اون دونوں کیلئے موزوں

4۔رخسانی نسل بھیڑیں:

علاقہ :بلوچستان

خصوصیات:

سخت جان، خشک اور گرم دونوں علاقوں کے لئے موزوں۔ (جاری ہے)

کچے مکان

گاوں کے کچے مکانوں میں رہنے والے لوگ اس مٹی کے متضاد ہوا کرتے تھے ۔ ان کچے مکانوں میں بسنے والے لوگ قول،وعدے،محبت ، رشتوں اور ہر اس انمول جذبے میں پکے، سچے اور کھرے ہوتے تھے جن جذبوں کی کمی نے اس انسان کی سوچ کو آج بنجر کر دیا ہے۔کچے مکانوں کی مٹی میں وہ خلوص وہ محبت وہ حوصلہ ہوتا تھا کہ طوفان گزر جائیں محسوس تک نہیں ہوتا تھا۔یہ کچی مٹی کے گھر ایک زنجیر کا کام کرتے تھے۔ ہر رشتہ نانی، دادی سے لے کر پھوپھو، خالہ سبھی رشتے اس کچے گھر کی ان دیکھی زنجیر سے بندھے ہوتے تھے جیسے جسم الگ الگ اور روح ایک ہی ہو۔اس گھر کی مٹی میں عجیب چاہت کی خوشبو رچی بسی ہوا کرتی تھی۔ ہر فیملی ممبر اس گھر کی چوکھٹ پر پہنچ کر ہی سکون محسوس کرتا تھا۔ سب رشتے جڑ کر ہر دکھ سکھ کو فیس کرتے تھے۔ ہم نے کچے گھر گرا دیئے ، محبتیں بٹ گئیں۔ ہم نے رہنے کے معیار بدلے، رشتے کٹ گے، ہم نے مٹی کو چھونا اپنے معیار کے مخالف سمجھا۔ آج تنہا ہو گئے جب سے ہم نے اس کچے آنگن سے بغاوت کی۔ اولادیں بگڑ گیئں ، ہم نے اپنے ورثے کو چھوڑا، آج ہم پڑوس کے بچوں سے واقف نہیں۔ ہم نے کسی اور کے کلچر کو اپنایا تو چاہت کھو گئی، ہم نے اسٹینڈنگ کچن بنوائے، ہم رازق کو بول گئے تو رزق ہم پر بھاری ہو گیا۔ ہم نے اس مٹی سے دوری کی بے سکون ہو گئے۔ غرض کہ ہم کچے گھروں سے کیا نکلے پکے گھروں میں ننگے سر ہو گئے، نہ کوئی پرسان حال رہا نہ کوئی خلوص محبت ، نہ ہی اپنا پن، نہ ہی کوئی بے لوث رشتے۔ ہم نے سنا تھا کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے مگر یہ کچے مکان کا سودا ہم سے کچھ یوں ہوا کہ ہم نے بس کھویا ہی کھویا ہے اور لمحوں کی سزا صدیوں کی سزا والی بات ہو گئی ہے۔

تمام زرعی مشینری کے

جینین سپیئر پارٹس دستیاب

ایف ایم ورلڈ اور کبوٹہ ہارویسٹر کی مکمل رینج

بکنگ کے لیے رابطہ کیجئے

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242

بارانی ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ چکوال
فون: 0543662004

بارانی علاقوں کے کسانوں کیلئے اگست کے مہینے کی زرعی سفارشات

آغا فہد یاسین، ڈاکٹر ندیم احمد، ڈاکٹر سائرہ سید، ڈاکٹر شاہد نذیر، ڈاکٹر رفیق احمد، ڈاکٹر عبدالطیف، سید اویس ساجد شاہ، اسماعباس

بارانی علاقوں کی زراعت کا انحصار قدرتی بارشوں پر ہوتا ہے اس لئے مون سون بارشیں فصلوں، باغات اور سبزیات کی بہتر نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پوٹھوہار ریجن جس میں چکوال، تلہ گنگ، اٹک، جہلم، راولپنڈی اور ملحقہ علاقے شامل ہیں، اگست کے دوران عموماً مون سون بارشوں سے مستفید ہوتے ہیں۔ ان بارشوں سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے کیلئے بارش کے پانی کا مؤثر ذخیرہ، نکاسی آب کا مناسب انتظام، مٹی کی زرخیزی کا تحفظ اور کیڑوں و بیماریوں کی بروقت نگرانی ضروری ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے تناظر میں کسانوں کو موسمی پیش گوئی، جدید زرعی سفارشات، معیاری بیج، متوازن کھادوں اور سائنسی طریقہ کاشت کو اپنانا چاہیے تاکہ پیداوار، آمدن اور قدرتی وسائل کے پائیدار استعمال کو یقینی بنایا جاسکے۔

فصلات کیلئے سفارشات

مونگ پھلی کی فصل:

مونگ پھلی اگست کے دوران پھلی بننے اور دانہ بھرنے کے اہم مرحلے میں داخل ہو جاتی ہے، اس لئے اس کی خصوصی نگہداشت ضروری ہے۔ کھیت میں پانی ہرگز جمع نہ ہونے دیں کیونکہ زیادہ نمی سے روٹ راٹ، لیف اسپاٹ اور پھلیوں کے گلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی کریں تاکہ نمی اور غذائی اجزاء کا غیر ضروری ضیاع نہ ہو۔ اگر زمین میں کیلشیم کی کمی ہو تو زرعی سفارشات کے مطابق اس کا استعمال کریں تاکہ پھلیوں کی بہتر نشوونما ممکن ہو کیلشیم کی کمی کو پورا کرنے اور مٹی کو بھربھرا بنانے کے لئے 5 بیگ فی ایکڑ جپسم ڈالیں۔ دیمک، وائٹ گرب، پتوں کو کھانے والی سنڈیوں اور لیف اسپاٹ بیماری کی باقاعدگی سے نگرانی کریں اور معاشی نقصان کی حد تک حملہ ہونے پر محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق حفاظتی اقدامات کریں۔

ماش اور مونگ کی فصل:

اگست میں ماش اور مونگ کی فصلوں میں پھول اور پھلیاں بننے کا عمل جاری رہتا ہے۔ سفید مکھی، جیسڈ، تھرپس اور ییلو موزیک وائرس کی مسلسل نگرانی کریں۔ متاثرہ پودوں کو فوری طور پر کھیت سے نکال کر تلف کریں تاکہ بیماری مزید نہ پھیلے۔ بارش کے بعد مناسب وتر پر ہلکی گوڈی کریں تاکہ زمین نرم اور ہوادار رہے۔ اگر زیادہ نمی کی وجہ سے پھپھوندی والی بیماریوں کے آثار ظاہر ہوں تو زرعی ماہرین کی سفارشات کے مطابق حفاظتی سپرے کریں۔

تل کی فصل:

تل کی فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں تاکہ پودوں کی بڑھوتری متاثر نہ ہو۔ زیادہ نمی کی صورت میں جڑوں اور تنے کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں اس لئے نکاسی آب کا مناسب انتظام کریں۔ پتوں کے دھبوں یا تنا گلنے کی علامات ظاہر ہونے پر فوری طور پر زرعی ماہرین سے مشورہ کریں اور مناسب حفاظتی اقدامات اختیار کریں۔

گرمیوں کی سبزیات

ٹماٹر، مرچ، بھنڈی، بینگن، کدو، لوکی، توری، کریلا، کھیرا اور ٹینڈا:

اگست کے دوران مسلسل بارشوں اور زیادہ نمی کی وجہ سے سبزیوں میں کیڑوں اور بیماریوں کے حملے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، اس لئے کھیت میں نکاسی آب کو ہر صورت یقینی بنائیں تاکہ جڑیں زیادہ دیر تک پانی میں نہ رہیں۔ جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی کریں تاکہ پودوں کو روشنی، نمی اور غذائی اجزاء مناسب مقدار میں میسر رہیں۔ سفید مکھی، تھرپس، ایفڈ، فروٹ بورر اور پھل کی مکھی کی باقاعدگی سے نگرانی کریں اور معاشی نقصان کی حد تک حملہ ہونے پر سفارشات کے مطابق تدارک کی اقدامات اختیار کریں۔ بیل دار سبزیوں جیسے کریلا، لوکی، توری، کھیرا اور کدو کو مضبوط سہارا فراہم کریں تاکہ پھل زمین سے نہ لگیں اور بیماریوں کے امکانات کم ہوں۔ پھل کی مکھی کے مؤثر انسداد کیلئے جنسی پھندے استعمال کریں اور متاثرہ پھل فوری طور پر تلف کر دیں۔ مسلسل نمی

کی صورت میں پتوں کے دھبے، جھلساؤ، بیکٹیریل بلائٹ اور دیگر پھپھوندی والی بیماریوں کی نگرانی کریں اور ضرورت کے مطابق حفاظتی سپرے کریں۔

باغات کیلئے سفارشات

سٹرس (کینو، مالٹا، مسمی اور لیموں):
اگست میں زیادہ نمی کی وجہ سے سٹرس کینکر، سکیب، گموسس، اینتھراکنوز اور دیگر بیماریوں کے حملے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ باغ میں پانی جمع نہ ہونے دیں اور نکاسی آب کا مؤثر انتظام برقرار رکھیں۔ بیماری یا کیڑے کے حملے کی صورت میں محکمہ زراعت کی سفارشات کے مطابق سپرے کریں۔ بارشوں سے پہلے یا بعد میں ضرورت کے مطابق کاپر پر مبنی پھپھوندی کش ادویات استعمال کریں۔ فروٹ فلائی اور لیف مائنر کی مسلسل نگرانی کریں اور ان کے مؤثر انسداد کے لیے جنسی پھندے استعمال کریں اور متاثرہ پھل فوری طور پر تلف کر دیں اور پہلے سے لگائے گئے پھندوں میں موجود کشش آور مادہ کو مقررہ وقفے سے تبدیل کرتے رہیں۔ زنک، بوران اور دیگر غذائی عناصر صرف ضرورت اور سفارشات کے مطابق استعمال کریں۔ خشک، بیمار اور ایک دوسرے سے رگڑ کھانے والی شاخوں کی کانٹ چھانٹ کریں تاکہ روشنی اور ہوا کی بہتر آمدورفت برقرار رہے اور بیماریوں کے پھیلاؤ میں کمی آئے۔

امرود کے باغات:
امرود کے باغات میں فروٹ فلائی، پھل چھیدنے والے کیڑوں اور پتوں کو نقصان پہنچانے والے حشرات کی باقاعدگی سے نگرانی کریں۔ متاثرہ اور گرے ہوئے پھل روزانہ کی بنیاد پر اکٹھے کرکے تلف کریں تاکہ کیڑوں کی افزائش کا سلسلہ ٹوٹ جائے۔ زیادہ نمی کی صورت میں جڑوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے نکاسی آب کو یقینی بنائیں۔

انگور کے باغات:
جہاں انگور کے گچھوں کی برداشت مکمل ہو چکی ہو وہاں باغ کی مکمل صفائی کریں اور خراب یا بیمار خوشوں کو تلف کر دیں۔ ڈاؤنی میلڈیو، پاؤڈری میلڈیو اور اینتھراکنوز جیسی بیماریوں کی باقاعدگی سے نگرانی کریں اور ضرورت کے مطابق حفاظتی سپرے کریں۔ غیر ضروری شاخوں کی تراش خراش سے بیلوں میں روشنی اور ہوا کا بہتر گزر برقرار رہتا ہے، جس سے بیماریوں کے امکانات کم ہوتے ہیں۔

انجیر، آڑو، نیکٹرین اور بلیک بیری:
برداشت مکمل ہونے کے بعد باغ کی صفائی پر خصوصی توجہ دیں۔ گرے ہوئے، خراب اور بیمار پھل فوری طور پر تلف کریں کیونکہ یہ بیماریوں اور نقصان دہ کیڑوں کی افزائش کا اہم ذریعہ بنتے ہیں۔ ہلکی کانٹ چھانٹ کے ذریعے نئی شاخوں کی بڑھوتری کو فروغ دیں اور مسلسل مرطوب موسم میں سفارشات کے مطابق حفاظتی پھپھوندی کش سپرے کریں تاکہ آئندہ موسم میں باغ صحت مند رہے۔

چارہ جات

جوار، باجرہ اور گوارا:
چارہ جات کی بہتر پیداوار کے لئے کھیت کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔ جہاں پودوں کی تعداد کم ہو وہاں بروقت ناغے مکمل کریں تاکہ مطلوبہ پودوں کی تعداد برقرار رہے۔ شدید بارش کے بعد پانی جمع نہ ہونے دیں کیونکہ زیادہ نمی جڑوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ متوازن کھاد سفارشات کے مطابق استعمال کریں تاکہ چارے کی پیداوار کے ساتھ ساتھ اس کا غذائی معیار بھی بہتر ہو۔

اہم عمومی ہدایات

1۔ مون سون کے دوران موسمی پیش گوئی پر مسلسل نظر رکھیں اور کھاد، گوڈی، سپرے اور دیگر زرعی سرگرمیاں موسم کی مناسبت سے انجام دیں۔

2۔ شدید بارش یا آندھی کے بعد کھیتوں، باغات اور چارہ جات کا معائنہ کریں۔ جہاں پانی جمع ہو وہاں فوری نکاسی آب کا انتظام کریں تاکہ جڑوں کو نقصان اور بیماریوں کے پھیلاؤ سے بچایا جا سکے۔

3۔ کیڑوں اور بیماریوں کی باقاعدگی سے نگرانی کریں اور صرف معاشی نقصان کی حد تک حملہ ہونے پر مربوط انسدادِ آفات کے اصولوں کے مطابق تدارک کی اقدامات اختیار کریں۔

4۔ زرعی ادویات صرف رجسٹرڈ اور معیاری کمپنیوں کی سفارش کردہ مقدار میں استعمال کریں۔ سپرے کے دوران دستانے، ماسک اور دیگر حفاظتی سامان کا استعمال یقینی بنائیں اور سپرے ہمیشہ صبح یا شام کے نسبتاً ٹھنڈے اوقات میں کریں۔

5۔ بارش یا تیز ہوا کے امکان کی صورت میں سپرے سے گریز کریں تاکہ ادویات کا مؤثر استعمال یقینی بنایا جا سکے اور ماحول پر غیر ضروری اثرات مرتب نہ ہوں۔

6۔ بارش کے فوراً بعد گیلی زمین میں غیر ضروری آمدورفت سے اجتناب کریں کیونکہ اس سے مٹی دب جاتی ہے، جس کے نتیجہ میں جڑوں کی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔

7۔ مٹی کی زرخیزی برقرار رکھنے کے لئے نامیاتی کھاد، سبز کھاد اور فصلوں کی باقیات کو زمین میں شامل کریں۔ فصلوں کی باقیات جلانے کے بجائے انہیں زمین میں ملانے سے نامیاتی مادہ بڑھتا ہے، نمی محفوظ رہتی ہے اور مٹی کی ساخت بہتر ہوتی ہے۔

8۔ جہاں تک ممکن ہو بارش کے پانی کو فارم پونڈز، واٹر اسٹوریج ٹینک یا دیگر ذخائر میں محفوظ کریں تاکہ خشک وقفوں کے دوران باغات، سبزیات اور نرسریوں کی آبپاشی کے لیے استعمال کیا جا سکے۔

9۔ مویشیوں کے لئے چارے کا مناسب ذخیرہ کریں اور اسے خشک، صاف اور ہوادار جگہ پر محفوظ رکھیں تاکہ پھپھوندی اور غذائی معیار میں کمی سے بچا جا سکے۔

10۔ آئندہ ربیع سیزن کی بہتر تیاری کے لئے مٹی کا تجزیہ کروائیں، نتائج کی بنیاد پر متوازن کھادوں کے استعمال کی منصوبہ بندی کریں اور معیاری و تصدیق شدہ بیج کے انتخاب کو ترجیح دیں۔

11۔ زرعی مسائل کی صورت میں قریبی محکمہ زراعت (توسیع) یا بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کے ماہرین سے رہنمائی حاصل کریں اور غیر مصدقہ زرعی مشوروں پر عمل کرنے سے گریز کریں۔

ہائبرڈ مکا پوٹاش S.O.P
(سب سے زیادہ پوٹاش
سب سے زیادہ سلفر)
وزن:25 کلو گرام فی بیگ
ریٹ 15500 روپے
10 بیگ پر 1 بیگ گفٹ

فارمولیشن

عام S.O.P سے 3 گنا زیادہ طاقتور پاکستان کی پہلی امپورٹڈ ہائبرڈ مکا پوٹاش S.O.P میں 51 فیصد پوٹاش اور 46 فیصد سلفر کے ساتھ پیداوار بڑھانے والے انتہائی طاقتور ہارمونز، انزائمز اور گروتھ پروموٹرز بائیو سٹیمولینٹ شامل ہیں جس کی وجہ سے یہ ہائبرڈ اور اس کا رزلٹ عام S.O.P سے 3 گنا زیادہ ہے۔

ہائبرڈ مکا پوٹاش کیوں ضروری ہے؟

1) ہائبرڈ مکا پوٹاش فصلوں، سبزیوں اور باغات میں اپنے آؤٹ کلاس رزلٹ کی بدولت پیداوار میں ریکارڈ اضافہ کرتی ہے۔ تمام اجناس، پھلوں اور سبزیوں کے سائز، مٹھاس، ذائقہ، چمک اور کوالٹی کو بڑھاتی ہے۔

2) تمام اجناس، پھلوں اور سبزیوں کی شیلف لائف کو برقرار رکھنے اور بڑھانے میں مدد کرتی ہے۔

3) پودوں میں سخت موسمی حالات کے خلاف زبردست قوت مدافعت پیدا کرتی ہے۔

4) پتوں میں سٹوماٹا کے کھلنے اور بند ہونے کو منظم کر کے پودوں میں ضیائی تالیف کے عمل کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔

5) ہائبرڈ مکا پوٹاش تمام کھادوں کو ان کی ضرورت کی مقام تک پہنچانے میں مدد فراہم کرتی ہے تا کہ پیداوار میں بھرپور اضافہ ہو۔

6) یہ ہائبرڈ مکا پوٹاش ہی ہے جو پودوں کے قد کو حد سے زیادہ بڑھنے نہیں دیتی۔

7) ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی پتوں، پھولوں، پھلوں اور بیجوں کو بروقت اور ضرورت کے مطابق مطلوبہ خوراک مہیا کرتی ہے۔

8) پودوں کو زمین سے جانے والی ہر خوراک کو اس کی ضرورت کی جگہ تک لے جانا اور پتوں میں بننے والی خوراک کو پھل اور بیج میں یکساں جمع کرنا ہائبرڈ مکا پوٹاش کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

9) پھلوں کا ذائقہ، کوالٹی اور مٹھاس میں بھی ہائبرڈ پوٹاش کا اہم کردار ہوتا ہے۔

10) ہائبرڈ مکا پوٹاش پھل، پھول، سبزی اور بیج کی کوالٹی کو بہتر بناتی ہے۔

11) ہائبرڈ مکا پوٹاش پودوں میں بیماریوں کے خلاف زبردست قوت مزاحمت پیدا کرتی ہے۔

12) ہائبرڈ مکا پوٹاش سے فصلیں سبزیاں اور پھل روٹین سے ہفتہ دس دن پہلے پک کر تیار ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے منڈی میں ریٹ زیادہ لگتا ہے

13) ہائبرڈ مکا پوٹاش سے تمام اجناس کا دانہ اعلیٰ کوالٹی کے ساتھ ساتھ موٹا، وزنی اور چمکدار ہو گا اور دانوں کی شیلف لائف میں بھی اضافہ ہو گا جس سے اجناس جلدی خراب نہیں ہوں گی۔

14) ہائبرڈ مکا پوٹاش کے استعمال سے تمام سبزیاں اعلیٰ کوالٹی کی پیدا ہوں گی۔ ان کے سائز، وزن اور چمک میں اضافہ ہو گا۔ سبزیوں کی شیلف لائف میں اضافہ ہو گا اور سبزیاں جلدی خراب نہیں ہوں گی اور روٹین سے کم از کم ہفتہ دس دن پہلے تیار ہوں گی جس کی وجہ سے منڈی میں ریٹ بھی زیادہ لگے گا۔

15) ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی کو اگر آپ پھلوں کیلئے استعمال کرتے ہیں تو پھلوں کی کوالٹی انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے عین مطابق ہو گی۔ پھلوں کے سائز، وزن اور چمک میں اضافہ ہو گا۔ پھلوں کی خوبصورتی، مٹھاس، ذائقہ اور شیلف لائف میں اضافہ ہو گا۔ پھل منڈی میں روٹین سے کم از کم ہفتہ دس دن پہلے آ جائے گا جس سے ریٹ بھی زیادہ لگے گا۔

16) ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی میں موجود ہارمونز اور انزائمز سے پودے فنگس اور وائرسی بیماریوں سے مکمل طور پر محفوظ رہتے ہیں اور یہ یہ ہارمونز اور انزائمز پیداوار میں بھی ریکارڈ اضافہ کرتے ہیں۔

طریقہ استعمال:

ہائبرڈ مکا پوٹاش پوٹاش ایس او پی کا

پہلا طریقہ استعمال:

پہلا طریقہ استعمال یہ ہے کہ آپ اسے زمین کی تیاری کے وقت دیگر کھادوں کے ساتھ بذریعہ چھٹہ استعمال کریں۔ یہ چھٹہ آپ اس کا اکیلا بھی کر سکتے ہیں یا پھر دوسری کسی بھی کھاد کے ساتھ ملا کر بھی چھٹہ کر سکتے ہیں۔ ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی کا۔

دوسرا طریقہ استعمال:

ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی کا دوسرا طریقہ استعمال یہ ہے کہ اگر آپ نے فصل کاشت کر لی ہے اور فصل ابھی چھوٹی ہے تو اس کو اکیلا یا کسی کھاد مثلاً یوریا کے ساتھ مکس کر کے چھٹہ کر سکتے ہیں۔

تیسرا طریقہ استعمال:

تیسرا طریقہ استعمال یہ ہے کہ اگر آپ نے فصل کاشت کر لی ہوئی ہے اور فصل بڑی ہو گئی ہے تو آپ اس کو کسی بھی آبپاشی کے ساتھ فلڈ کر سکتے ہیں ۔یہ پانی میں 100 فیصد حل پذیر ہے۔

ہائبرڈ پوٹاش سپرے کی جا سکتی ہے؟

ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی میں چونکہ انتہائی طاقتور ہارمونز اور انزائمز ڈالے گئے ہیں اس لئے آپ اس کو چھٹہ اور فلڈ تو کر سکتے ہیں لیکن فصلوں، سبزیوں اور باغات پر سپرے نہیں کر سکتے۔

منگوانے کا طریقہ:

ہائبرڈ مکا پوٹاش ایس او پی کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پیلٹ فارم پر پورے پاکستان میں بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ کارگو سروس ہر شہر میں پہنچائی جا رہی ہے ۔ منگوانے کیلئے آپ میرے واٹس ایپ نمبر 03226780242 پر کسی بھی وقت رابطہ کر کے کسان ورلڈ کے اکاؤنٹ نمبر زلے کر پیمنٹ بھیج کر پیمنٹ کا سکرین شاٹ، اپنا نام، شہر اور موبائل نمبر واٹس ایپ کر دیں۔ لاہور سے بلٹی کروا کر رسید آپ کو واٹس ایپ کر دی جائے گی جس پر آپ کے شہر کے گڈز ٹرانسپورٹ اڈے کا نام اور موبائل نمبر لکھا ہو گا۔

ایک درباری پہلوان ولی اللہ کیسے بنا؟

جنید بغدادی ابتدائی دور میں بغداد کے شاہی دربار کے سب سے نامور اور ناقابلِ شکست پہلوان مانے جاتے تھے اور پوری مملکت ان کے فن پہلوانی پر ناز کرتی تھی۔ ایک دن خلیفہ کا دربار سجا ہوا تھا کہ دربان نے آ کر اطلاع دی: "عالی جاہ! صبح سے محل کے دروازے پر ایک انتہائی کمزور اور ناتواں شخص کھڑا ہے۔ اس کا اصرار ہے کہ میرا چیلنج پہلوان جنید بغدادی تک پہنچایا جائے۔ میں ان سے کشتی لڑنا چاہتا ہوں" درباریوں کو اس عجیب چیلنج پر حیرت تو ہوئی لیکن خلیفہ نے باہم مشورے کے بعد اس دنگل کے لئے ایک دن اور جگہ کا تعین کر دیا۔ جب مقابلے کا دن آیا تو بغداد کا بہت بڑا میدان لاکھوں تماشائیوں کے ہجوم سے بھر گیا۔ جیسے ہی مقابلے کا اعلان ہوا تو پہلوان جنید بغدادی روایتی وقار کے ساتھ اکھاڑے میں اترا۔ دوسری طرف وہ اجنبی اور نحیف شخص بھی آ کر کھڑا ہو گیا۔ دیکھنے والوں کے لئے یہ ایک ناقابلِ یقین منظر تھا۔ ایک طرف وقت کا عظیم اور طاقتور نامور پہلوان جنید بغدادی اور دوسری طرف ایک انتہائی لاغر اور کمزور انسان جس نے اپنے وقت کے ایک نامور پہلوان کو کشتی کیلئے چیلنج کر رکھا ہے۔ جنید نے دنگل کی شروعات کے لئے جیسے ہی ہاتھ آگے بڑھایا تو اس کمزور شخص نے بالکل دھیمی آواز میں کہا" جنید بغدادی! ذرا اپنا کان میرے قریب کرو، مجھے تم سے ایک پوشیدہ بات کرنی ہے" اس آواز میں ایسا گہرا اثر تھا کہ سنتے ہی جنید پہلوان پر ایک سکتہ سا طاری ہو گیا۔ انہوں نے فوراً کان قریب کیا اور کہا: "جی فرمائیے" اس شخص کی آواز بھرائی ہوئی تھی، انہوں نے انتہائی دکھی دل سے کہا: "جنید بغدادی! میں کوئی پہلوان نہیں ہوں بلکہ زمانے کے حالات کا ستایا ہوا ایک سید زادہ، آلِ رسول ہوں۔ سیدہ کائنات فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد کا ایک چھوٹا سا کنبہ کئی روز سے شہر سے باہر فاقہ کشی کی حالت میں ہے۔ معصوم بچے بھوک کی شدت سے نڈھال ہیں۔ روز صبح اس امید پر نکلتا ہوں کہ شام کو کچھ لے کر لوٹوں گا لیکن خاندانی غیرت وحیا کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی اجازت نہیں دیتی ۔میں نے صرف اس آس پر تمہیں چیلنج کیا ہے کہ تمہارے دل میں موجود حبِ اہلبیت کا امتحان لے سکوں۔ آج آلِ رسول کی لاج رکھ لو اور میدان میں مجھ سے ہار جاؤ۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ روزِ قیامت اپنے نانا جان، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تمہاری اس قربانی کا صلہ پیش کروں گا اور تمہارے سر پر کامیابی کا تاج سجے گا" ان الفاظ کا سننا تھا کہ جنید بغدادی کے دل پر جیسے تیر چل گیا۔ آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور انہوں نے ایک لمحے کی تاخیر کئے بغیر اپنی پوری زندگی کی شہرت، نام اور عزت کو شہزادہ رسول کے قدموں پر قربان کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جذبات پر قابو پاتے ہوئے انہوں نے آہستہ سے جواب دیا: "اے خانوادہ رسول کے چشم و چراغ! میری اس ظاہری عزت کی اس سے بڑھ کر اور کیا معراج ہو سکتی ہے کہ یہ آپ کے قدموں کی خاک پر نثار ہو جائے" اس کے بعد جنید بغدادی نے تماشائیوں کو دکھانے کے لئے روایتی انداز میں پینترے بدلے اور حقیقی کشتی کا منظر پیش کیا لیکن اگلے ہی پل، وہ جان بوجھ کر اکھاڑے میں چت لیٹ گئے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وہ نحیف شہزادہ ان کے سینے پر فتح کا پرچم لہرانے لگا۔ تماشائیوں پر چند لمحوں کے لئے سکتہ طاری ہو گیا کہ اتنا بڑا پہلوان، ایک کمزور سے شخص سے کیسے ہار گیا۔ پھر جیسے ہی حیرت کا طلسم ٹوٹا تو لوگوں نے اس ناتواں سید زادے کو کندھوں پر اٹھا لیا اور ان پر انعام واکرام کی بارش ہونے لگی۔ شام ہونے سے پہلے وہ گمنام سید زادے سارا قیمتی سامان اور تحائف سمیٹ کر اپنے اہل وعیال کی طرف روانہ ہو گئے ۔ دوسری طرف اپنے وقت کا نامی گرامی پہلوان جنید اکھاڑے میں اکیلا چت لیٹا ہوا تھا۔ اب لوگ انہیں حقارت سے دیکھ رہے تھے لیکن ان کے دل و روح کے اندر اس ظاہری شکست کا جو سرور اور سکون تھا وہ ناقابلِ بیان تھا۔ برات کو جب عشاء کی نماز کے بعد جنید بغدادی اپنے بستر پر تشریف لائے تو بار بار ان کے کانوں میں سید زادے کے وہ الفاظ گونج رہے تھے کہ میں قیامت کے دن نانا جان سے کہہ کر تمہارے سر پر فتح کی دستار سجاؤں گا۔ وہ سوچنے لگے کہ کیا واقعی میری قسمت کا ستارہ اتنا بلند ہو جائے گا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کی برکتیں مجھے نصیب ہوں گی؟ میں تو خود کو اس قابل نہیں پاتا ۔اب قیامت کا ایک ایک دن گن گن کر گزارنا پڑے گا۔ اسی ادھیڑ بن میں جیسے ہی ان کی آنکھ لگی تو ان کا مقدر جاگ اٹھا ۔انہوں نے دیکھا کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرماتے ہوئے تشریف لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول برسنے لگے: "اے جنید! اٹھو اور قیامت سے پہلے ہی اپنے اس ایثار کا صلہ دیکھ لو۔ میری اولاد کی آبرو رکھنے کے لئے جو شکست تم نے قبول کی، اس کا انعام قیامت تک ادھار نہیں رکھا جائے گا۔ سر اٹھاؤ، میں تمہارے لئے ولایت اور کرامت کا تاج لے کر آیا ہوں۔ آج سے تمہیں معرفت کے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز کیا جاتا ہے اور بارگاہِ الٰہی سے تمہیں گروہ اولیاء اللہ کی سرداری کا اعزاز مبارک ہو" اس عظیم بشارت کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس روحانی ملاپ میں انہیں کیا کچھ عطا ہوا اس کی حقیقت تو وہی جانتے ہیں لیکن صبح جب ان کی آنکھ کھلی تو ان کا چہرہ انوارِ الٰہی سے چمک رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں پورے بغداد میں ان کی ولایت کا چرچا ہو گیا، کیونکہ رات کا یہ واقعہ قدرت نے خوابوں کے ذریعے دیگر صالحین کے دلوں میں بھی ڈال دیا تھا۔ جو شہر کل شام انہیں حقارت سے دیکھ رہا تھا، آج صبح ان کی راہوں میں پلکیں بچھا رہا تھا۔

صوبہ سندھ میں ہاریوں کیلئے زرعی سفارشات

(بابت ماہ اگست 2026)

صوبہ سندھ کے ہاریوں کیلئے اگست کا مہینہ خریف کی فصلوں کی نگہداشت اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے لئے انتہائی اہم ہے۔ اس ماہ مون سون کی بارشوں اور شدید گرمی کے پیشِ نظر زرعی، ڈیری لائیوسٹاک سفارشات درج ذیل ہیں:

دھان کی فصل

پانی کا نکاس:
مون سون کی تیز بارشوں کی صورت میں اضافی پانی کھیتوں سے نکالنے کا انتظام کریں تاکہ پودے گلنے سے بچیں۔

کھاد کا استعمال:
نائٹروجن (یوریا) کھاد کی آخری قسط اگست کے وسط تک مکمل کرلیں۔

بیماریاں اور جڑی بوٹیاں:
تنے کی سنڈی اور پتا لپیٹ سنڈی کے حملے کی صورت میں ماہرین کے مشورے سے اسپرے کریں۔

کپاس کی فصل

پانی کی مینجمنٹ:
شدید گرمی اور مون سون کے باعث کپاس کو "ہیٹ اسٹریس" سے بچانے کے لئے شام یا صبح کے وقت ہلکا پانی دیں۔

گلابی سنڈی کا تدارک:
اگست میں کپاس پر گلابی سنڈی اور سفید مکھی کا حملہ بڑھ جاتا ہے۔ پیسٹ اسکاؤٹنگ باقاعدگی سے کریں اور معاشی حد پار ہونے پر اسپرے کریں۔

گنے کی فصل

مٹی چڑھانا:
اگست کی تیز ہواؤں اور بارشوں سے گنے کی فصل کو گرنے سے بچانے کے لئے تنے کے گرد مٹی چڑھانے کا عمل مکمل کریں۔

پانی کی فراہمی:
اگست کا مہینہ کماد کی فصل کی بڑھوتری کا اہم وقت ہے اس موقعہ پر پانی کی کمی نہ ہونے دیں۔

مکئی کی فصل:
چارے کے لئے کاشت کی گئی مکئی کو بروقت پانی دیں اور 65-60 دن میں کٹائی مکمل کریں۔ کم پانی والی نئی اقسام (جیسے سندھ رانی) کا انتخاب کریں۔

پیاز اور مرچ:
پیاز کی پنیری کی منتقلی اور مرچوں کی فصل میں جڑی بوٹیوں کے خاتمے کے لئے محکمہ زراعت سندھ کی تجویز کردہ جڑی بوٹی مار ادویات جیسا کہ پینڈی میتھالین استعمال کریں۔

کیلا کی فصل:
سندھ کیلے کی پیداوار کا بڑا مرکز ہے۔ اس ماہ کیلا کی فصل میں نائٹروجن کھاد (یوریا) دیں اور مٹی میں نمی برقرار رکھنے کیلئے "ملچنگ" (خشک گھاس پھوس سے مٹی ڈھانپنا) کریں۔

سندھ کے باغات

آم، کیلا اور کھجور کے لئے اگست کا مہینہ انتہائی نازک ہے۔ اس ماہ پھل کی برداشت کے بعد کی دیکھ بھال، نئی شاخوں کی بڑھوتری اور مون سون کے نقصانات سے بچاؤ سب سے اہم ہیں۔ محکمہ زراعت سندھ کی تفصیلی سفارشات درج ذیل ہیں:

آم کے باغات

کانٹ چھانٹ:
پھل کی کٹائی کے فوراً بعد اگست میں درختوں کی کانٹ چھانٹ لازمی کریں۔ بیمار، خشک اور زمین کو چھوتی ہوئی نچلی شاخیں کاٹ دیں تاکہ دھوپ اور ہوا کا گزر بہتر ہو سکے۔

فنگس سے بچاؤ:
کٹائی والے حصوں پر بورڈو مکسچر کا لیپ کریں یا کاپر ہائیڈروآکسائیڈ کا اسپرے کریں تاکہ مون سون کی نمی میں فنگس جیسا کہ ڈائی بیک یا تنے کا جھلساؤ داخل نہ ہو سکے۔

کھاد کا استعمال:
کانٹ چھانٹ کے بعد فی درخت 1 سے 2 کلوگرام یوریا، 1 کلوگرام سنگل سپر فاسفیٹ اور آدھا کلوگرام سلفیٹ آف پوٹاش (SOP) دیسی گوبر کے ساتھ ملا کر دیں تاکہ اگلے سال کے لئے بہترین نئی شاخیں نکلیں۔

کیلے کے باغات

اضافی پودوں کی کٹائی:
کیلے کے مڈھ سے نکلنے والے غیر ضروری چھوٹے پودوں (سکررز) کو باقاعدگی سے کاٹتے رہیں۔ متبادل کے طور پر صرف ایک صحت مند پودا اگلی فصل کے لیے چھوڑیں۔

ملچنگ:
شدید گرمی اور حبس سے جڑوں کو بچانے کے لئے کیلے کے پرانے پتوں کو کاٹ کر مٹی کے اوپر

پھیلا دیں۔ اس سے پانی کی بچت ہوتی ہے اور جڑی بوٹیاں نہیں اگتیں۔

کھاد کی قسط:

اگست کے وسط میں نائٹروجن (یوریا) کھاد کی قسط لازمی دیں، کیونکہ یہ کیلے کے پھل کے سائز اور گھیر کو بڑھانے کا اہم وقت ہے۔

کھجور کے باغات

پھل کی برداشت: خیرپور اور سکھر کے اضلاع میں اگست کے اوائل تک کھجور (خصوصاً اصیل قسم) کی برداشت کا آخری مرحلہ ہوتا ہے۔ مون سون کی بارشوں سے پھل کو گلنے سے بچانے کے لئے پکے ہوئے گچھوں کو فوری اتاریں

چھوہارا بنانے کا عمل:

برداشت کے بعد کھجوروں کو ابال کر چھوہارا بنانے کے عمل کے دوران صفائی کا خاص خیال رکھیں تاکہ مکھیاں اور فنگس کوالٹی خراب نہ کریں

لیموں اور مالٹے کے باغات

کینکر کی بیماری:

مون سون کی بارشوں کے بعد لیموں کے پتوں اور پھل پر بھورے رنگ کے دھبے (کینکر) نمودار ہوتے ہیں۔ اس سے بچاؤ کے لئے کاپر آکسی کلورائیڈ کا 2 گرام فی لٹر پانی کے حساب سے اسپرے کریں۔

پانی کا نکاس:

لیموں کے پودے جڑوں میں پانی کھڑا ہونا برداشت نہیں کرتے۔ بارش کا اضافی پانی باغ سے نکالنے کا فوری انتظام کریں۔

آبپاشی کی جدید ٹیکنالوجی اور حکومتی پروگرام

ڈرپ ایریگیشن:

سندھ کے باغات کے لئے ڈرپ ایریگیشن نظام سب سے بہترین ہے۔ یہ روایتی طریقے کے مقابلے میں 50 فیصد پانی بچاتا ہے اور کھاد براہِ راست جڑوں کو ملتی ہے۔

سرکاری امداد:

حکومتِ سندھ محکمہ آن فارم واٹر مینجمنٹ کے تحت باغات میں ڈرپ سسٹم لگانے کے لئے بھاری سبسڈی فراہم کررہی ہے۔ ہاری اپنے ضلع کے واٹر مینجمنٹ افسر سے رابطہ کرکے اس اسکیم کا حصہ بن سکتے ہیں۔

محکمہ زراعت سندھ کی ہیلپ لائن

محکمہ زراعت توسیع حکومتِ سندھ کے آئی سی ٹی (ICT) سینٹر کی آفیشل کسان ہیلپ لائن کا نمبر 03111646111 ہے۔ آپ اس ہیلپ لائن پر رابطہ کر کے فصلوں کی دیکھ بھال، بیج، کھاد، کیڑے مار ادویات اور جدید زرعی تکنیک سے متعلق ماہرین سے مفت رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں

تفصیلی رابطہ معلومات آفس کے اوقات میں براہِ راست معلومات یا شکایات کے لئے درج ذیل ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں: ہیلپ لائن نمبر:

0311-1646111

آفس لینڈ لائن نمبر:

022-9201958 (ڈائریکٹوریٹ جنرل ایگریکلچر ایکسٹینشن حیدرآباد)

آفیشل ای میل: info@ictagrisindh.gov.pk

دفتر کا پتہ:

شہباز بلڈنگ، بلاک F، حیدرآباد، سندھ

ہیلپ لائن کی اہم خدمات آئی سی ٹی زراعت توسیع سندھ کے مطابق کسانوں کو یہ سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

زرعی رہنمائی:

فصلوں کی بیماریوں اور ان کے حل کے لئے ماہرین سے براہِ راست بات چیت۔ موسم اور الرٹ، بارشوں یا خشک سالی کی صورت میں پیشگی الرٹ اور احتیاطی تدابیر۔ سرکاری اسکیمیں۔

بینظیر ہاری کارڈ رجسٹریشن اور گندم کی امدادی قیمتوں جیسے سرکاری پروگراموں کی معلومات وغیرہ

ڈیری و لائیو فارمرز کیلئے سفارشات

صوبہ سندھ میں ماہِ اگست مون سون کی شدید بارشوں، زیادہ حبس اور گرمی کا مہینہ ہوتا ہے جس کے باعث ڈیری و لائیو سٹاک فارمرز کو جانوروں کی حفاظت اور پیداوار برقرار رکھنے کیلئے خاص انتظام کرنا پڑتا ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک اینڈ فشریز سندھ کے مطابق اس ماہ فارمرز کیلئے اہم ترین سفارشات درج ذیل ہیں:

1۔ بیماریوں سے بچاؤ اور ویکسینیشن

حفاظتی ٹیکہ جات:

برسات کے موسم میں گل گھوٹو اور منہ کھر پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ فارمرز قریبی سرکاری ویٹرنری ہسپتال سے رابطہ کر کے فوری ویکسینیشن مکمل کروائیں۔

مچھر اور چیچڑ کا خاتمہ:

حبس کے باعث مچھر اور چیچڑ کثرت سے پیدا ہوتے ہیں جو چیچڑی بخار کا سبب بنتے ہیں۔ فارم پر جراثیم کش اور مچھر مار سپرے باقاعدگی سے کریں۔

پیٹ کے کیڑے:

بارش کا پانی پینے سے جانوروں کے پیٹ میں کیڑے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس مہینے ڈی ورمنگ لازمی کریں

2۔ فارم کی صفائی اور رہائش کا انتظام

خشک جگہ کا انتخاب:

فارم میں پانی جمع نہ ہونے دیں کیونکہ کیچڑ اور نمی سے جانوروں کے کھر گل جاتے ہیں اور تھنوں کی بیماریاں ساڑو اور دیگر بیماریاں جنم لیتی ہیں

ہوا کا گزر:

حبس اور لو سے بچانے کے لئے فارم میں پنکھوں اور ہوا کے مناسب گزر کا انتظام کریں

چونے کا چھڑکاؤ:

فارم کے فرش پر چونا چھڑکیں، یہ نمی جذب کرتا ہے اور جراثیم کو مارتا ہے۔

3۔ خوراک اور پانی کی مینجمنٹ

صاف پانی کی فراہمی:

جانوروں کو بارش کا کھڑا پانی ہرگز نہ پینے دیں۔ صرف تازہ اور صاف پانی پلائیں۔

سبز چارے کا احتیاط سے استعمال:

اس موسم میں سبز چارہ تیزی بڑھتا ہے جس میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ زیادہ سبز چارہ کھلانے سے جانوروں کو موک (ڈائریا) یا افارہ ہو سکتا ہے۔ چارے کو تھوڑا خشک کرکے اور توڑی ملا کر کھلائیں۔

ونڈے اور نمکیات کا استعمال:
دودھ کی پیداوار برقرار رکھنے کے لئے متوازن ونڈہ اور منرل مکسچر روزانہ دیں۔ الیکٹرولائٹس حبس کے اثر کو کم کرتے ہیں۔

پھپھوندی سے بچاؤ:
ونڈے اور کھل کو نم دار جگہ پر نہ رکھیں ورنہ اس میں پھپھوندی لگ جائے گی جو جانوروں کے لئے زہر قاتل ہے۔

4۔ افزائشِ نسل اور نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال

کراس بریڈنگ اور مصنوعی نسل کشی:
مادہ جانوروں کی ہیٹ پر نظر رکھیں۔ سندھ حکومت کی نئی پالیسی کے تحت جدید آئی وی ایف (IVF) ٹیکنالوجی اور اچھے معیار کے سیمن دستیاب ہیں، ان سے فائدہ اٹھائیں۔

کٹڑوں اور بچھڑوں کی حفاظت:
چھوٹے بچوں کو کیچڑ اور مچھروں سے بچانے کے لئے رات کو اونچی اور خشک جگہ پر باندھیں۔

فش فارمرز کیلئے سفارشات

اگست 2026 میں مون سون کی شدید بارشوں اور شدید حبس کی وجہ سے سندھ کے فش فارمرز (بشمول ٹھٹہ، بدین، سجاول اور دیگر اضلاع) کو اپنے تالابوں کی دیکھ بھال کیلئے ہنگامی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مہینے مچھلیوں کی افزائش اور تحفظ کیلئے درج ذیل اہم سفارشات پر عمل کریں:

تالابوں کے بند اور کناروں کی مضبوطی:
بارشوں کے باعث تالاب کے کنارے ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ مٹی ڈال کر کناروں کو اونچا اور مضبوط کریں۔

جال کا استعمال:
تالاب کے نکاس اور آمد والے راستوں پر مضبوط جالی لگائیں تاکہ سیلابی پانی کے ساتھ مچھلیاں باہر نہ نکل سکیں۔

تیزابیت (pH) کا کنٹرول:
بارش کا پانی تالاب کی پی ایچ (pH) کم کر دیتا ہے۔ تالاب کا pH لیول 7.5 سے 8.5 کے درمیان رکھنے کیلئے 7 سے 10 کلو گرام چونا فی ایکڑ استعمال کریں

پانی میں آکسیجن کی کمی کا تدارک:
اگست میں شدید حبس اور بادلوں کی وجہ سے پانی میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے۔ مچھلیاں صبح کے وقت سطح پر آئیں تو فوراً ایریٹر چلائیں یا تالاب میں نیا پانی ڈالیں۔

پانی کی رنگت:
اگر پانی کا رنگ گہرا ہرا یا نیلا ہو جائے تو یہ نقصان دہ کائی کی علامت ہے۔ ایسی صورت میں کھاد کا استعمال فوراً روک دیں۔

خوراک میں کمی:
ابر آلود (بادل والے) یا شدید بارش کے دنوں میں مچھلی کی خوراک آدھی کر دیں یا بالکل بند کر دیں کیونکہ کم آکسیجن میں مچھلی خوراک ہضم نہیں کر پاتی۔

نامیاتی کھاد پر پابندی:
مون سون کے دوران گوبر یا دیگر نامیاتی کھادیں تالاب میں ہرگز نہ ڈالیں، اس سے پانی زہریلا ہو سکتا ہے۔

صحت کی جانچ:
ٹھٹہ میں قائم محکمہ فشریز کے فش ہیلتھ سنٹر سے مچھلیوں کی اسکریننگ کروائیں تاکہ کسی بھی وبائی بیماری سے بچا جا سکے۔

قانونی پابندیاں:
یاد رہے کہ حکومتِ سندھ نے ماحول دوست فارمنگ کو فروغ دینے کیلئے غیر قانونی اور باریک جالوں پر سخت پابندی عائد کر رکھی ہے، خلاف ورزی پر 1 لاکھ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے

محکمہ لائیوسٹاک و فشریز سندھ کی ہیلپ لائن

حکومتِ سندھ کے محکمہ لائیو اسٹاک اینڈ فشریز کا براہِ راست کوئی مرکزی صوبائی ٹول فری ہیلپ لائن نمبر دستیاب نہیں ہے لیکن آپ ان کے مرکزی سیکرٹریٹ اور ذیلی اتھارٹیز کے آفیشل فون نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں

اہم رابطہ نمبرز

محکمہ لائیو اسٹاک اینڈ فشریز سیکرٹریٹ (کراچی):

021-99212000

لائیو اسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی سندھ:

022-9260504

سندھ انویسٹمنٹ ڈیپارٹمنٹ (لائیو اسٹاک ڈیسک):

021-99207512

متبادل آپشنز اور طریقہ کار

سرکاری ویب سائٹس اور ای میل معلومات اور شکایات کے لئے آپ لائیو اسٹاک بریڈنگ سروسز اتھارٹی سندھ کی آفیشل ویب سائٹ پر جا سکتے ہیں یا ان کے ای میل (lbsasindh@gmail.com) پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

lbsasindh.gos.pk

سوشل میڈیا پورٹلز: محکمہ اپنے فیس بک پیج Directorate of Fisheries Sindh اور لائیو اسٹاک ایکسٹینشن کے ذریعے کاشتکاروں اور فارمرز کی رہنمائی فراہم کرتا ہے

یاددہانی (پنجاب ہیلپ لائن):

اکثر لوگ لائیو اسٹاک کی معلومات کے لئے ٹول فری نمبر 09211-0800 تلاش کرتے ہیں، واضح رہے کہ یہ ہیلپ لائن صرف محکمہ لائیو اسٹاک پنجاب کے زیرِ انتظام کام کرتی ہے۔

حکومتی ریلیف اور سہولیات

بینظیر ہاری کارڈ رجسٹریشن:
سندھ حکومت اب تک لاکھوں ہاریوں کی تصدیق کے بعد سندھ بینک کے ذریعے ہاری کارڈ جاری کر چکی ہے۔ اس کارڈ کے ذریعے آپ کو کھاد، بیج اور زرعی آلات پر براہِ راست کیش سبسڈی ملے گی۔

سولر پاور سبسڈی:
اگر آپ کے پاس 5 سے 25 ایکڑ تک زرعی زمین ہے تو حکومتِ سندھ کے ڈرپ ایریگیشن اور 80 فیصد سبسڈی پر سولر پاور پینل اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے قریبی زراعتی دفتر سے رجوع کریں۔

*****

آج کل کے دور میں جہاں فصلوں اور سبزیوں سے زیادہ پیداوار لینا ضروری ہے وہاں فصلوں اور سبزیوں کو چوہوں، گیدڑ، سیہہ، سور اور دیمک کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ بعض اوقات تھوڑی سی لاپرواہی سے یہ موذی جانور فصلوں اور سبزیوں کا ناقابلِ تلافی نقصان کر جاتے ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ان موذی جانوروں کے حملے سے کسان کی انتھک محنت اور اخراجات دونوں ہی خاک میں مل جاتے ہیں۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر گزشتہ کئی برسوں سے شاندار رزلٹ دینے والی پروڈکٹ ”بلیک کیٹ“ ان موذی جانوروں کے ناقابلِ تلافی نقصانات سے بچنے کیلئے پورے اعتماد کے ساتھ استعمال ہو رہی ہے۔

پیکنگ:

امپورٹڈ فارمولیشن ”بلیک کیٹ“ 1 لٹر کی پیکنگ میں دستیاب ہے اور ایک کارٹن میں 12 بوتلیں ہوتی ہیں۔

قیمت:

”بلیک کیٹ“ کی 1 لٹر بوتل کی قیمت 3000 روپے ہے۔

طریقہ استعمال:

”بلیک کیٹ“ بذریعہ فلڈ اور بذریعہ سپرے دونوں طرح سے استعمال کی جاتی ہے

استعمال بذریعہ فلڈ:

چوہوں، سیہہ اور دیمک کو ختم کرنے کے لئے ایک ڈرم میں 50 لٹر پانی ڈال کر اس میں 1 یا 2 لٹر ”بلیک کیٹ“ بوتل حل کریں۔ اس میں 2 سے 3 چمچ سرف یا 2 سے 3 ساشے شیمپو ڈال کر اچھی طرح حل کرنے کے بعد مزید 50 لٹر پانی ڈال کر اچھی طرح مکس کریں اور ڈرم کی ٹوٹنی کھول کر فلڈ کر دیں۔

استعمال بذریعہ سپرے:

چوہوں اور سیہہ کے لئے سپرے والی ٹینکی میں 20 لٹر پانی ڈال کر 1 لٹر بوتل ”بلیک کیٹ“ مکس کریں اور اس میں 1 سے 2 چمچ سرف یا 1 سے 2 ساشے شیمپو ڈال کر اچھی طرح ہلا کر مکس کر لیں اور پھر کھیت کی وٹوں، بنوں اور زمین میں ان کی بلوں پر اچھی طرح سپرے کر دیں کیونکہ چوہوں اور سیہہ کے ٹھکانے یا بل یا کھڈیں انہی وٹوں اور بنوں میں ہوتی ہیں۔

دیمک کیلئے طریقہ استعمال:

اگر آپ کے کھیت میں دیمک ہے تو 1 یا 2 لٹر فی ایکڑ ”بلیک کیٹ“ بذریعہ فلڈ استعمال کریں جس کیلئے ایک ڈرم میں 50 لٹر پانی ڈال کر 1 یا 2 لٹر ”بلیک کیٹ“ مکس کریں۔ اس میں 2 سے 3 چمچ سرف یا 2 سے 3 ساشے شیمپو ڈال کر اچھی طرح حل کر کے اس میں مزید 50 لٹر پانی ڈالیں اور ڈرم کی ٹوٹنی کھول کر فلڈ کر دیں۔ کوشش کریں کہ بلیک کیٹ والا یہ زہریلا پانی پورے کھیت میں ہر جگہ پہنچ جائے کیونکہ کھیت میں اگر کوئی تھوڑا سا حصہ بھی پاڑہ رہ گیا تو دیمک دوبارہ پورے کھیت میں پھیل جائے گی۔

گیدڑ اور سور کیلئے طریقہ استعمال:

پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کھیت میں چوہوں اور سیہہ کو مارنے کیلئے ”بلیک کیٹ“ فلڈ یا وٹوں پر سپرے کی گئی ہو گی وہاں گیدڑ اور سور نہیں آئیں گے لیکن ان موذی جانوروں سے 100 فیصد چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اور انہیں جان سے مارنے کیلئے ان کی پسندیدہ کسی چیز جیسا کہ گڑ بنانے کے سیزن میں گیدڑ اور سور کی پسندیدہ چیز گنے کی ”رو“ سے اترنے والی ”میل“ یا تھوڑے سے شیرے میں 1 لٹر ”بلیک کیٹ“ حل کر کے جس کو یہ شوق سے کھاتے یا پیتے ہوں گیدڑ اور سور مارنے کیلئے استعمال کی جاسکتی ہے۔

ضروری احتیاط:

”بلیک کیٹ“ چونکہ ایک زہر ہے اس لئے استعمال سے پہلے بوتل کے لیبل پر درج احتیاطی تدابیر کو اچھی طرح پڑھ کر ان پر مکمل عمل کریں اور جن کھیتوں میں بلیک کیٹ کا استعمال کیا گیا ہو وہاں پالتو جانوروں کو اس کھیت میں داخل ہونے اور کھیت میں موجود فصل کے استعمال سے اجتناب کیا جائے۔

بلیک کیٹ منگوانے کیلئے رابطہ کیجئے:

”بلیک کیٹ“ 1 لٹر کی پیکنگ اور کارٹن میں 12 بوتلیں ہوتی ہیں، 3000 روپے فی لٹر کے حساب سے 12 بوتل کی قیمت 36000 روپے ہے۔ ”بلیک کیٹ“ بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ پورے پاکستان میں ڈلیور ہو رہی ہے۔ منگوانے کیلئے آپ کسی بھی وقت کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کی ہیلپ لائن 03226780242 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

مارک 6 کھاد جنوبی کوریا سے درآمد شدہ ایک جدید پیداوار بڑھاؤ ٹیکنالوجی (CET) ہے جسے کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم سے کسانوں کو پورے پاکستان میں گڈز ٹرانسپورٹ کے ذریعے سپلائی کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک انتہائی مخصوص، پانی میں حل پذیر بھورے رنگ کا پاؤڈر ہے جو ہارمونز اور اینزائمز سے بھرپور ہے۔ اسے زمین کی زرخیزی کو ڈرامائی طور پر بہتر بنانے، کلراٹھی (شور زدہ) زمین کو بحال کرنے، ٹیوب ویل کے نمکین، کھارے اور کڑوے پانی کی خاصیت کو نہری پانی میں تبدیل کرنے اور فصلوں کی پیداوار میں 40 فیصد سے زائد اضافہ کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔

نمایاں خصوصیات اور فارمولیشن:

مارک 6 کھاد کے زیولائٹ کو 1300 ڈگری سینٹی گریڈ پر پگھلا کر تیار کیا گیا ہے جو ایک انتہائی مؤثر نیوٹرینٹ کیریئر (غذائی اجزاء منتقل کرنے والا نظام) بناتا ہے۔

بنیادی مائیکرو نیوٹرینٹس:

یہ پانچ نایاب اور ضروری اجزاء بشمول زنک، بوران، کیلشیم، میگنیشیم اور میگنانیز سے بھرپور ہے۔

مکمل غذائی پروفائل:

اس میں آئرن (لوہا)، پوٹاشیم، مولبڈینم اور پودوں کیلئے دیگر اہم وٹامنز متوازن مقدار میں موجود ہیں۔

زمین اور پانی کی اصلاح:

یہ کلراٹھی زمین اور کھارے پانی کے اثرات کو ختم کرنے کیلئے ایک بہترین اصلاح کار کے طور پر کام کرتا ہے۔

طریقہ استعمال

اکیلے استعمال:

اسے براہ راست کھیت میں اکیلے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کھادوں کے ساتھ ملاپ:

اسے ڈی اے پی یا یوریا جیسی دانے دار کھادوں کے ساتھ آسانی سے ملا کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

آبپاشی کا نظام:

اسے ٹیوب ویل کی ہودی یا پانی کے ٹینک میں رکھ کر خودکار طریقے سے پھیلایا جا سکتا ہے یا آبپاشی کے دوران پانی کے نکہ میں رکھ کر فلڈ کیا جا سکتا ہے۔

۔مارک 6 کھاد روایتی کھادوں کی افادیت کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے جس سے کاشتکار یوریا اور ڈی اے پی جیسی کیمیائی کھادوں پر 50 فیصد تک بچت کر سکتے ہیں اور پیداوار میں 40 فیصد سے زائد اضافہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ بیک وقت زمین و پانی کی اصلاح، مائیکرو نیوٹرینٹس کی فراہمی اور فصل کی حفاظت کا کام کرتا ہے۔

زرعی فوائد

موسمی دباؤ سے بحالی:

شدید ہیٹ ویو (گرمی کی لہر)، شدید کہرے (کورا)، سیلاب یا دھوپ کی کمی کی وجہ سے رکی ہوئی فصل کو دوبارہ زندہ کرتا ہے۔ یہ پتوں کے پیلے پن کو ختم کر کے لش گرین بنا کر پودے کی بڑھوتری کو تیز کرتا ہے۔

کیڑوں سے دفاع:

یہ ایک قدرتی دفاع کے طور پر کام کرتا ہے اور رس چوسنے والے نقصان دہ کیڑوں جیسا کہ سست تیلہ کے حملے کو نمایاں طور پر کم کرتی ہے۔

فصل کو گرنے سے بچانا:

یہ جڑوں کے نیٹ ورک کو زمین میں گہرائی تک پھیلاتا ہے اور پودے کے تنے کو مضبوط کرتا ہے جس سے وزنی فصلیں تیز ہواؤں اور طوفانی بارشوں میں گرنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

کھادوں کی طاقت میں اضافہ:

یہ پودے کے تمام 16 ضروری اجزاء بشمول نائٹروجن، فاسفورس، پوٹاشیم، سلفر اور زنک کی کارکردگی اور جذب ہونے کی صلاحیت کو دگنا کر دیتا ہے۔

زمین کو نرم اور بھربھرا بنائے:

مارک 6 کھاد زمین کا پکاوٹ ختم کر کے زمین کو نرم اور بھربھرا بنائے۔ زمین کی پانی جذب کرنے کی صلاحیت کو بڑھائے۔ اگر بہت زیادہ بارش ہو جائے تو 24 سے 48 گھنٹوں کے دوران فصلوں سبزیوں اور باغات میں کھڑا پانی زمین می جذب ہو جائے

جس سے فصلیں سبزیاں اور باغات خراب ہونے سے بچ جائیں۔

پیکنگ کا سائز:

25 کلو گرام کا بیگ قیمت عام طور پر 4000 روپے فی بیگ جو وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو سکتی ہے۔

فصلوں سبزیوں اور باغات کیلئے شاندار نتائج:

یہ پاکستان کی تمام نقد آور فصلوں گندم، دھان، باجرہ، دالیں، روغنی اجناس، آلو، گنا وغیرہ، تمام باغات کینو/مالٹا، آم، امرود، اسٹرابیری، پپیتا، کیلا، سیب، انگور وغیرہ اور تمام موسمی سبزیوں کیلئے بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔

مچھلی کے فارم کیلئے فوائد:

فش فارمنگ میں مارک6 کھاد کے بے شمار فوائد ہیں۔ مچھلی کے تالابوں میں صرف 3 بیگ فی ایکڑ مارک6 کھاد کے استعمال سے ڈی اے پی اور یوریا کی ضرورت 50 فیصد تک کم ہو جاتی ہے اور مچھلی کی مجموعی پیداوار میں بڑا اضافہ حاصل ہوتا ہے۔

مخصوص استعمال کے اصول:

تمام فصلوں، سبزیوں، باغات اور مچھلی کے فارموں کیلئے 3 بیگ فی ایکڑ بذریعہ چھٹہ یا فلڈ اریگیشن تجویز کئے جاتے ہیں۔

پیداواری ہدف:

اس کے استعمال سے کلراٹھی (شور زدہ) زمین اور کڑوے/کھارے پانی کے باوجود 62 من فی ایکڑ اور زرخیز زمینوں میں 75 من فی ایکڑ سے زائد پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ اسے ٹیوب ویل کے ٹینک سسٹم، پانی کے ڈرم یا کھیت کے نکہ (پانی کے کٹ) میں براہ راست فلڈ کیا جاسکتا ہے۔

کلیدی فوائد:

پگھلا ہوا زیولائٹ زمین میں نمکیات کی زیادتی کو فعال طور پر بے اثر کرتا ہے جس سے سخت، کڑوا، نمکین اور کھارا پانی نازک جڑوں کیلئے محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ کھاد مٹی کی ساخت کو بہتر بنانے کیلئے جدید سیلولر انجینئرنگ کا استعمال کرتی ہے۔ مینوفیکچرنگ کا یہ مالیکیولر عمل فصل کو نقصان پہنچانے والے نمکیات کو جڑوں سے دور رکھتا ہے اور اہم غذائی اجزاء کو مٹی میں محفوظ کرتا ہے۔ مارک6 کھاد کی بنیادی کارکردگی اس کے ٹارگٹڈ مراحل سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مٹی کے ہائی پی ایچ لیول کو کم کر کے 6.5 سے 7.5 (نارمل لیول) پر لاتا ہے۔ 1300 ڈگری سینٹی گریڈ پر پگھلایا گیا پریمیم زیولائٹ مٹی کے اندرونی مساموں کو بڑھاتا ہے جس سے یہ بھاری نمکیات اور سخت کھارے پانی کو جکڑ لیتا ہے۔ زنک، بوران، کیلشیم، میگنیشیم اور میگنانیز کو اس کے سیلولر اسٹرکچر کی تہوں میں یکجا کیا گیا ہے۔ اس میں آئرن، پوٹاشیم، مولبڈینم اور پودوں کے مخصوص وٹامنز کی ایسی مقدار شامل ہے جو پودا فوری طور پر جذب کر لیتا ہے۔

کلراٹھی زمین کی اصلاح:

مارک6 کھاد صرف پودے کو غذا نہیں دیتی بلکہ ارد گرد کے ماحول کا علاج کرتی ہے۔ یہ کھارے پانی میں موجود سوڈیم کے آزاد آئنز کو اپنے اندر جکڑ کر نمکیات کو غیر فعال کر دیتا ہے۔

ہوا کا گزر:

یہ مٹی کی سختی کو کم کرتا ہے اور کیٹیشن ایکسچینج کیپیسٹی (CEC) کو بڑھاتا ہے جس سے جڑوں کو سانس لینے کیلئے زیادہ جگہ ملتی ہے۔

یہ مٹی کی ضرورت سے زیادہ تیزابیت یا الکلائن کیفیات کو متوازن کر کے پی ایچ کو نیوٹرل (معتدل) رینج کے قریب لاتا ہے تاکہ غذائیت تیزی سے جذب ہو سکے۔

فصلوں کے لحاظ سے پیداواری اہداف اور اثرات:

گندم: کلراٹھی زمین میں 62 من فی ایکڑ اور زرخیز زمین میں 75 من فی ایکڑ سے زائد ہدف کا حصول مارک6 کھاد کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ یہ جڑوں کو گہرا کرتا ہے تاکہ تیز ہواؤں اور بارشوں میں فصل نہ گرے۔

آلو: پیداوار میں 35 سے 40 فیصد اضافہ۔ یہ آلو کے سائز کو بڑھاتا ہے اور اس کے چھلکے کی سختی کو بہتر کرتا ہے۔ فصل کو زمینی سکیب کی بیماری سے بچاؤ میں مددگار ہے۔

دھان (چاول): دھان کی پیداوار میں 40 سے زائد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہ شگوفے بنانے کے عمل اور مونجر/سٹے کی مضبوطی کو بڑھاتا ہے۔ مونجر دانوں سے بھرپور ہوتے ہیں اور فصل پچل بننے (مونجر کا دانوں سے خالی ہونا) محفوظ رہتی ہے

گنا (کماد): کماد کے وزن میں زبردست اضاف ہوتا ہے۔ یہ گنے کے اندر مٹھاس کی منتقلی، ریکوری اور رس کی کوالٹی کو بہتر بناتا ہے۔

احتیاطی تدابیر:

خشک مٹی پر چھٹہ دینے سے گریز کریں۔ مارک6 پاؤڈر کو کبھی بھی خشک مٹی پر اس وقت تک نہ ڈالیں جب تک کہ فوری بعد پانی نہ لگانا ہو۔ زیولائٹس کو مٹی میں پھیلنے کیلئے پانی کا فعال ہونا ضروری ہے

منگوانے کیلئے رابطہ
چوہدری افتخار سندھو
(قائداعظم گولڈ میڈلسٹ)
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
واٹس ایپ 03226780242

تعارف:

چارے اور سائلج کی ریکارڈ پیداوار کیلئے ایس۔جی ایف2020 (SGF-2020) مکئی کی ایک شاہکار ورائٹی ہے جسے جمبو مکئی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ گورنمنٹ آف پاکستان سے منظور شدہ ورائٹی ہے جو زرعی تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات سرگودھا کی ریسرچ ہے۔ یہ ورائٹی ماہر چارہ جات ڈاکٹر امین شاکر کی زیر نگرانی متعارف کرائی گئی ہے جو چارے کے معروف ماہر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ یہ ایک
نان ہائبرڈ ورائٹی ہے جو خاص طور پر سائلج اور سبز چارے کے لئے انتہائی موزوں ہے اور یہ ورائٹی مقامی موسم اور زمینوں کو مد نظر رکھ کر تیار کی گئی ہے۔

طریقہ کاشت:

اس کا طریقہ کاشت بالکل ویسا ہی ہے جیسا ہائبرڈ پکاویں مکئی کا ہوتا ہے۔ اچھی طرح زمین تیار کر کے کھیلیاں نکالیں اور پھر کھیلیوں میں پانی چھوڑ دیں لیکن پانی کھیلیوں سے ذرا نیچے رہے، کھیلیوں کے اوپر نہ چڑھنے پائے اور پھر پودے سے پودے کا درمیانی فاصلہ 6 سے 8 انچ رکھ کر پانی سے ذرا اوپر نمی میں چوپے لگائیں۔ اس کے 10 کلوگرام کے بیگ میں تقریباً 35 ہزار صحت مند، صاف ستھرے، گریڈڈ اور فنجی سائیڈ سے ٹریٹ کئے ہوئے دانے ہوتے ہیں۔

وقتِ کاشت:

بہار یہ کاشت میں اسے 15 فروری سے 15 مارچ کے دوران کاشت کیا جاسکتا ہے اور موسمی کاشت میں اس کا بہترین وقت کاشت یکم جولائی تا 30 اگست تک ہے۔

جڑی بوٹی مار زہر:

کاشت کے 24 گھنٹوں کے اندر اندر جڑی بوٹی مار زہر ضرور سپرے کریں تاکہ کھیت میں جڑی بوٹیاں نہ اگ سکیں۔

آبپاشی:

پہلا پانی کاشت کے چار پانچ دن بعد اور اس کے بعد وقفے وقفے سے 4 سے 5 پانی لگائیں۔

فرٹیلائزر پلان:

زمین کی تیاری کے دوران 1 بیگ ڈی اے پی کا انتہائی سستا، طاقتور اور بہترین متبادل 2 بیگ بی او پی بمسی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس استعمال کریں اور پھر فصل کا قد بڑھانے کیلئے وقفے وقفے سے 2 بیگ یوریا اور پھر چھلیوں میں دانے موٹے، وزنی، چمکدار اور چھلیوں کی لمبائی بڑھانے کیلئے 1 بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش ضرور استعمال کریں۔

سپرے کا استعمال:

جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے کاشت کے 24 گھنٹوں کے اندر اندر جڑی بوٹی مار سپرے اور پھر بعد میں اگر کوئی سنڈی وغیرہ حملہ کرے تو مقامی زرعی ماہرین کی مشاورت سے کوئی زرعی سپرے استعمال کی جائے۔

فصل کی تیاری:

سبز چارے کیلئے جس کو گاچا بھی کہا جاتا ہے، یہ ورائٹی صرف 50 سے 55 دنوں میں کٹائی کیلئے تیار ہو جاتی ہے جبکہ سائلج کیلئے یہ ورائٹی 80 سے 85 دنوں میں میچور ہو جاتی ہے۔

نمایاں خصوصیات

1۔ قد و قامت:

یہ پاکستان کی سب سے زیادہ دراز قد مکئی کی ورائٹی ہے۔ اس کا قد 12 سے 14 فٹ تک ریکارڈ کیا گیا ہے

2۔ گرنے سے محفوظ:

یہ ورائٹی دراز قد ہونے کے باوجود گرتی نہیں ہے کیونکہ زمین میں اس کی جڑیں لمبی اور زمین پر اس کا پنجہ بہت مضبوط ہوتا ہے جو اسے گرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

3۔ پیداواری صلاحیت:

اس ورائٹی کی چارے کی فی ایکڑ پیداواری صلاحیت مکئی کی دیگر تمام اقسام پاک افگوئی، وائٹ پرل اور ساہیوال گولڈ سے ڈبل ہے۔ یہ عام حالات میں بھی 800 سے 1000 من فی ایکڑ تک پیداوار دے جاتی ہے، اگر زمین زرخیز اور اچھا فرٹیلائزر پلان لگایا جائے تو اس کی فی ایکڑ پیداواری صلاحیت 1000 من سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ یہ چارے اور سائلج دونوں کے لئے بہترین ہے۔

4۔ چھلی کا رنگ اور لمبائی:

اس ورائٹی کی چھلی کا رنگ سفید اور لمبائی ساڑھے سات انچ سے ساڑھے نو انچ تک ریکارڈ کی گئی ہے۔

5۔ نرم ملائم میٹھا رسیلا اور زود ہضم چارہ:

اس کا تنا رسیلا اور میٹھا ہوتا ہے جو جانوروں کے دودھ کی پیداوار بڑھانے میں مددگار ہے۔ اس کا پودا انتہائی سرسبز و شاداب، لش گرین، پتے لمبے، چوڑے، نرم و ملائم، تنا مضبوط، میٹھا، رس بھرا، زود ہضم اور پروٹین سے بھرپور ہوتا ہے۔

6۔ پروٹین کی مقدار:

اس ورائٹی میں دودھ اور گوشت بڑھانے والے

جانوروں کو مطلوب غذائی اجزاء کے ساتھ ساتھ پروٹین کی مقدار 13 فیصد تک ریکارڈ کی گئی ہے جس کی بدولت یہ جانوروں میں دودھ اور گوشت کی مقدار کو بڑھانے میں بہت مددگار ہے۔

پیکنگ:

10 کلو گرام فی بیگ برائے فی ایکڑ

فی بیگ دانوں کی تعداد:

تقریباً 35 ہزار دانے

قیمت:

12000 روپے فی بیگ

شرح اگاؤ (جرمینیشن):

90 فیصد

پیورٹی: 95 فیصد

نمی کی مقدار:

10 تا 12 فیصد

سیڈ ٹریٹمنٹ:

بیج کی فنجی سائیڈ سے ٹریٹمنٹ کی ہوتی ہے

بڑھوتری کی رفتار:

اس کی انتہائی تیز بڑھوتری ہوتی ہے

نوٹ: جمبو مکئی عام اقسام پاک افگوئی، وائٹ پرل اور ساہیوال گولڈ سے ڈبل پیداوار دیتی ہے

بیج منگوانے کیلئے رابطہ:

چوہدری افتخار سندھو

(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)

کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور

واٹس ایپ 03226780242

بہترین دیسی ٹوٹکے

ٹوٹکا نمبر 1:-

زکام کے خاتمے کے لئے تھوڑی سی چینی دہکتے ہوئے کوئلوں پر ڈال کر اس کا دھواں سونگھیں۔

ٹوٹکا نمبر 2:-

گھیکوار کا گودا صبح شام منہ پر لگانے سے چہرے کے داغ دھبے اور سیاہی وغیرہ دور ہو جاتی ہے۔

ٹوٹکا نمبر 3:-

پیشاب کی جلن کو دور کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ پانی کا استعمال کریں۔

ٹوٹکا نمبر 4:-

پیروں کے تلوے جلتے ہوں تو صبح وشام گھیکوار کے گودے سے پیروں کے تلوئوں کی مالش کریں۔

ٹوٹکا نمبر 5:-

دل کی تیز دھڑکن اور پیٹ میں گیس بننے سے روکنے کیلئے سونف اور خشک دھنیا ایک ایک چھٹانک صاف کر کے پیس لیں اور اس میں ڈیڑھ چمچ شکر ڈال لیں اور صبح وشام ایک ایک چمچ کھائیں۔

ٹوٹکا نمبر 6:-

نظر کو تیز کرنے کے لئے سات بادام پیس کر اس میں آدھا چمچ سونف اور مصری کے ساتھ روزانہ استعمال کریں۔

ٹوٹکا نمبر 7:-

دانتوں میں خون آنے سے روکنے کے لئے 2 لیموں کا رس ایک پیالی نیم گرم پانی اور آدھا چمچ نمک ملا کر صبح اور شام غرارے کریں۔

ٹوٹکا نمبر 8:-

چہرے کی جھریاں ختم کرنے کے لئے 100 گرام عرق گلاب، 15 گرام روغن بادام اور پھٹکری 15 گرام لے کر چار انڈوں کی سفیدی ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں جب یہ یک جان ہو جائے تو اُتار لیں۔ سوتے وقت چہرے پر اس کی مالش کریں۔

ٹوٹکا نمبر 9:-

کیل مہاسے دور کرنے کے لئے انڈے کی سفیدی پھینٹ کر چہرے پر 15 سے 20 منٹ تک لگائیں اور بعد میں اچھے صابن سے منہ دھو کر صاف کر لیں۔

ٹوٹکا نمبر 10:-

دانتوں سے کیڑا ختم کرنے کے لئے چنبیلی کے پتے پانی میں ڈال کر اُبال لیں، اس میں تھوڑا سا نمک ڈال کر غرارے کریں۔

ٹوٹکا نمبر 11:-

ہاتھ اور پاوں میں پسینہ زیادہ آتا ہو تو پانی میں لیموں کا رس یا سرکہ ملا کر دن میں تین بار اور سونے سے پہلے ہاتھ اور پاوں دھوئیں۔

ٹوٹکا نمبر 12:-

کولیسٹرول کی سطح کو کم کرنے کے لئے جو کا آٹا اور گاجر زیادہ کھائیں۔

ٹوٹکا نمبر 13:-

سونف کا زیادہ استعمال آنکھوں کی بینائی کو تیز کرتا ہے۔

ٹوٹکا نمبر 14:-

سر کے چکر دور کرنے کے لئے شکر اور سونف ہم وزن کوٹ لیں، صبح اور شام ایک چمچ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

ٹوٹکا نمبر 15:-

چھینکوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ہرے دھنیے کا پانی نکال کر سونگھنے سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

ٹوٹکا نمبر 16:-

صبح اور شام سلاد کے طور پر پیاز کا استعمال انسانی جسم کو طاقت دیتا ہے۔

ٹوٹکا نمبر 17:-

کھانسی کے لئے صبح اور شام ملٹھی منہ میں رکھ کر چوسیں۔

ٹوٹکا نمبر 18:-

آنکھوں کی جلن دور کرنے کے لئے برف کے ساتھ ٹکور کریں۔

ٹوٹکا نمبر 19:-

پیٹ کی بیماریوں سے بچنے کے لئے اسپغول کا استعمال کریں۔

افادیت

1۔ چھوٹے اور بڑے جانوروں کا دودھ اور گوشت بڑھا کر جانوروں کی صحت و تندرستی کا ضامن کسان جانور مصالحہ جانوروں کے نظام انہضام کو درست کرنے کے ساتھ ساتھ ان کیلئے ایک بہترین طاقتور ٹانک بھی ہے۔

2۔ اس کا مسلسل استعمال جانوروں کی موذی اور جان لیوا بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے اور مکمل صحت و تندرستی مہیا کرتا ہے۔

3۔ جانوروں کی بارآوری میں مدد دیتا ہے۔ چھوٹے اور بڑے جانوروں کے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں ریکارڈ اضافہ کرتا ہے۔

4۔ جانوروں کے جسم میں چمک لاتا ہے۔ اس کا مسلسل استعمال ساڑو کی بیماری میں بھی مفید ہے۔

5۔ جانوروں کو موسمی شدت یعنی شدید گرمی کے برے اثرات سے مکمل محفوظ رکھتا ہے یوں یہ جانور شدید گرمی میں بھی مطمئن رہتے ہیں۔

6۔ جانوروں میں وائی بادی اور زہر باد کا بہترین اور مکمل علاج ہے۔

7۔ دودھ اور گوشت والے جانوروں میں آنے والی تمام بیماریوں کے خلاف مکمل قوت مدافعت پیدا کر کے چھوٹے بڑے جانوروں کو بیماریوں سے 100 فیصد محفوظ رکھتا ہے۔

8۔ جانوروں میں کھل، ونڈا، سائیلج اور چارہ نہ کھانے کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ جانوروں کی بھوک کو بڑھاتا ہے جس سے جانور کھل، ونڈا، سائیلج اور چارہ خوش ہو کر پیٹ بھر کر کھاتے ہیں۔

9۔ جانوروں کا معدہ ٹھیک کر کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ جانوروں کو بیماریوں سے بچاتا ہے کیونکہ ہر بیماری معدے سے ہی جنم لیتی ہے۔

10۔ پیٹ میں انتڑیوں کی سوزش اور اندرونی زخموں کو ٹھیک کرتا ہے۔

11۔ جانوروں کے جوڑوں کے درد اور جوڑوں کی سوزش کو ختم کرتا ہے۔

12۔ جانوروں کے معدہ کی تمام نقصان دہ رطوبتوں کو ختم کرتا ہے۔

13۔ جانوروں کے دودھ سے آنے والی ناگوار بدبو کو مکمل طور پر ختم کر کے دودھ کے قدرتی ذائقے کو بحال کرتا ہے۔

14۔ کھایا پیا ہضم کرتا ہے اور جانوروں کی بھوک بڑھاتا ہے۔

15۔ جانوروں میں جگالی کرنے کے عمل میں بھرپور اضافہ کرتا ہے۔

16۔ جانوروں میں اپھارہ، گیس اور بدہضمی کو ختم کرتا ہے۔

17۔ جانوروں کے تھنوں کی سوزش کو ختم کرتا ہے اور تھنوں کو صاف کرنے میں مدد دیتا ہے۔

18۔ دودھ دینے والے جانوروں کی بروقت بارآوری میں مدد دیتا ہے۔

19۔ جانوروں کے نظام تولید میں اضافہ کرتا ہے۔

20۔ جانوروں کے منہ کی ناخوشگوار بدبو کو مکمل طور پر ختم کرتا ہے۔

21۔ جانوروں کے گوبر کی اصل شکل برقرار رکھتا ہے

22۔ جانوروں کے دودھ کی پیداوار میں اچھا خاصا اضافہ کرتا ہے۔

23۔ گوشت والے جانوروں کو تیزی سے فربہ کرتا ہے اور وزن میں قدرتی طور پر تیزی سے اضافہ کرتا ہے۔

اجزاء کسان جانور مصالحہ:

جانور مصالحہ کے تمام اجزاء قدرتی اشیاء پر مشتمل ہیں۔ اس میں کسی قسم کے مصنوعی اجزاء شامل نہیں کئے گئے اور یہ ہر قسم کے کیمیکلز سے پاک 100 فیصد ہربل اور حلال اجزاء پر مشتمل ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

ملٹھی، کوڑتمہ، سونف، سوئے، کچلا مدبر، سونٹھ، کالی مرچ، اجوائن، ٹھیکری نوشادر، چرائتہ، دڑا مرچ، ریوند چینی، پودینہ، پرانا گڑ، زیرہ سفید، الائچی کلاں، کالی زیری، ہالوں، السی، میتھرے، موھکڑی، نمک سیاہ اور نمک سفید وغیرہ۔

فی جانور خوراک:

جانوروں کا دودھ اور گوشت بڑھانے والے کسان جانور مصالحہ کی فی جانور خوراک کچھ اس طرح ہے۔

بڑے جانوروں کیلئے:

تمام بڑے جانوروں مثلاً بھینس، گائے، اونٹ، اونٹنی بڑا کٹڑا، بڑا بچھڑا، سانڈ، گھوڑا، گدھا، خچر وغیرہ کیلئے پہلے ہفتے لگاتار چار پانچ دن 200 گرام روزانہ اور پھر ہفتہ میں دوبار 200 گرام خوراک دیں

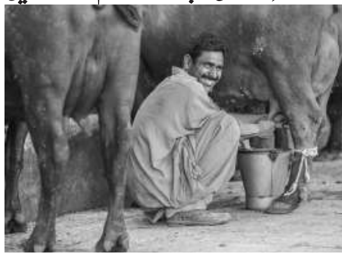

چھوٹے جانوروں کیلئے:

چھوٹے جانور مثلاً بھیڑ، بکری، مینڈھا، بکرا کیلئے 10 گرام اور چھوٹا کٹڑا، چھوٹا بچھڑا وغیرہ کیلئے پہلے ہفتے 25 گرام فی جانور لگاتار چار پانچ دن اور پھر ہفتے میں دوبار استعمال کروائیں۔

طریقہ استعمال:

بڑے جانور کو 200 گرام اور چھوٹے جانور کو 25 گرام کسان جانور مصالحہ کو مٹھی میں بند کر کے پنی بنا کر جانور کو ڈائریکٹ کھلا دیں یا اس پنی کو آٹے کے پیڑے میں رکھ کر یا گڑ کی پنی کے اندر رکھ کر کھلا دیں یا پھر اپنی سہولت کے مطابق چارہ سائلج کھل یا ونڈا پر چھڑک کر کھلا دیں۔

ریٹ فی کلو گرام

کسان جانور مصالحہ کا ریٹ 350 روپے فی کلو گرام ہے۔

کم از کم آرڈر:

کسان جانور مصالحہ کا کم از کم آرڈر 50 کلو گرام ہوتا ہے جس کی قیمت 17500 روپے ہے جو بذریعہ بلٹی کارگو سروس گڈز ٹرانسپورٹ پورے پاکستان میں پہنچایا جارہا ہے۔ پیمنٹ ایڈوانس کمپنی اکاؤنٹس میں ہوگی۔

منگوانے کا طریقہ:

جانوروں کو صحت مند بنا کر ان کا دودھ اور گوشت بڑھانے والا کسان جانور مصالحہ منگوانے کیلئے آپ کسی بھی وقت کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کی ہیلپ لائن 03226780242 پر آرڈر کر سکتے ہیں۔

رائے احمد خان کھرل

(تحریک آزادی کا عظیم ہیرو)

تحریکِ آزادی 1857ء کے عظیم ہیرو رائے احمد خان کھرل ولد رائے نتھو خان کھرل 2 فروری 1777ء کو پنجاب کے تاریخی علاقے ساندل بار (جھامرا، موجودہ ضلع فیصل آباد / اوکاڑہ) کے ایک متمول زمیندار کھرل قبیلے میں پیدا ہوئے۔ کھرل برادری کا اصل مسکن باری دوآب میں واقع ضلع منٹگمری (موجودہ ساہیوال) کی تحصیل گوگیرہ تھا۔ آج کا گوگیرہ ضلع اوکاڑہ کا حصہ ہے اور اوکاڑہ شہر سے تقریباً 25 کلومیٹر دور فیصل آباد روڈ پر واقع ہے۔ پنجاب پر برطانوی قبضے (1849ء) کے بعد انگریزوں نے کسانوں پر آبیانہ، مالیہ اور لگان اس قدر بڑھا دیا کہ مقامی آبادی شدید غربت اور بدحالی کا شکار ہو گئی۔ رائے احمد خان کھرل اپنے علاقے کی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے تھے اور وہ غیر ملکی غاصبوں کے خلاف ایک موزوں وقت کے منتظر تھے۔ جنگِ آزادی کا آغاز اور انگریزوں سے پہلا ٹاکرا جب مئی 1857ء میں میرٹھ اور دہلی سے جنگِ آزادی کے شعلے بلند ہوئے تو پنجاب کی برطانوی انتظامیہ بھی ہائی الرٹ ہو گئی۔ گوگیرہ چھاؤنی میں مقامی سپاہیوں کو نہتا کر دیا گیا اور شک وشبہ کی بنیاد پر سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو قید خانوں میں ڈال دیا گیا۔ برطانوی اسسٹنٹ کمشنر برکلے نے بغاوت کو کچلنے اور حالات پر قابو پانے کے لئے علاقے کے معززین اور سرداروں کو طلب کیا۔ راوی پار سے رائے احمد خان کھرل اور سارنگ خان برکلے سے ملنے آئے۔ برکلے نے کھرل سردار سے مطالبہ کیا کہ وہ انگریز فوج کی مدد کے لئے گھوڑے اور جوان فراہم کریں۔ 80 سالہ غیور سردار احمد خان کھرل نے برکلے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تاریخی جواب دیا: "صاحب! یہاں کوئی بھی اپنا گھوڑا، عورت اور زمین نہیں چھوڑتا۔" یہ کہہ کر وہ اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ انگریزوں کے لئے علاقے کے سب سے بڑے سردار کا یہ انکار عام بات نہیں تھی بلکہ یہ صاف طور پر اعلانِ بغاوت تھا۔ انگریز انتظامیہ نے رائے احمد خان کھرل کو گرفتار کرنے کے لئے ان کے گاؤں جھامرا پر حملہ کیا لیکن سردار کے ہاتھ نہ آنے پر انگریز فوج نے بستی کو آگ لگا دی اور بے گناہ عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ برطانوی سامراج کے اس ظلم کے خلاف رائے احمد خان کھرل کی قیادت میں مراد فتیانہ اور بہلول فتیانہ جیسے جری بہادروں نے 26 جولائی 1857ء کو گوگیرہ جیل پر ایک دلاورانہ حملہ کیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے قبیلے کے لوگوں کو رہا کروایا بلکہ برطانوی نظم ونسق کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔ اس کامیاب کارروائی کے بعد منٹگمری (ساہیوال) کا پورا علاقہ تقریباً تین ماہ تک انگریزوں کے کنٹرول سے باہر رہا اور وہاں رائے احمد خان کی عملداری قائم ہو گئی۔ رائے احمد خان کھرل نے انگریزوں کو مکمل شکست دینے کے لئے 16 ستمبر 1857ء کو کمالیہ میں کھرل، وٹو، کاٹھیے، گرہانے، ہرل اور جوئیہ سمیت مختلف پنجابی قبیلوں کے سرداروں کو اکٹھا کیا تا کہ ایک مشترکہ جہاد کا لائحہ عمل تیار کیا جا سکے۔ بدقسمتی سے تاریخ کے دیگر معرکوں کی طرح یہاں بھی ایک غدار پیدا ہوا جس کا نام سرفراز خان کھرل تھا۔ اس نے رات کے اندھیرے میں برکلے کو اس خفیہ اجلاس کی مخبری کر دی۔ انگریز حکومت نے فوری طور پر ملتان سے لے کر لاہور تک کی چھاؤنیوں کو متحرک کیا اور احمد خان کھرل کے خلاف دس فوجی دستے روانہ کئے جن کی کمان کرنل پیٹن، کیپٹن چیمبرلین اور اسسٹنٹ کمشنر برکلے جیسے سخت گیر افسران کر رہے تھے۔ 20 ستمبر 1857ء کو فتح پور کے مقام پر مجاہدین نے انگریزوں کو عبرتناک شکست دی۔ اس کا بدلہ لینے کے لئے برطانوی فوج نے اگلے ہی دن 21 ستمبر 1857ء کو گشکوری کے جنگل میں مجاہدین کو گھیرا۔ انگریز جدید توپ خانے اور بندوقوں سے لیس تھے جبکہ مجاہدین کے پاس صرف تلواریں، لاٹھیاں اور چند توڑے دار بندوقیں تھیں۔ اس کے باوجود مجاہدین نے برطانوی فوج کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ عصر کے وقت جب میدانِ جنگ کچھ صاف ہوا تو رائے احمد خان کھرل نے نماز کی نیت باندھ لی۔ وہ اب بھی انگریزوں کے مکر سے ناواقف تھے۔ جب وہ دوسری رکعت کے سجدے میں گئے تو برکلے کے حکم پر برطانوی فوج کے پنجابی کارندوں (دھاڑے سنگھ اور گلاب رائے بیدی) نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ 80 سالہ یہ مجاہد حالتِ سجدہ میں شہادت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہو گیا۔ ان کے ساتھ ان کے بھتیجے مراد اور بیگے کے سارنگ نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔ برطانوی فوج نے ظلم کی انتہا کرتے ہوئے شہید کا سر مبارک تن سے جدا کر کے نیزے پر اٹھایا اور اسے گوگیرہ جیل کے باہر درخت سے لٹکا دیا۔ بعد میں جھامرا کے ہی ایک غیرت مند مراثی نے جو انگریز فوج میں ملازم تھا، رات کے اندھیرے میں سر مبارک کو چوری چھپے وہاں سے نکالا اور جھامرا لے جا کر ان کے دھڑ کے قریب دفن کر دیا۔ 1973ء میں جب ان کی پکی قبر بن رہی تھی، تو وہ گھڑا برآمد ہوا جس میں سر محفوظ تھا۔ عینی شاہدین کے مطابق شہید کا چہرہ تروتازہ تھا اور بالوں پر مہندی لگی ہوئی تھی۔ رائے احمد خان کھرل کی شہادت کے اگلے ہی دن، ان کے قریبی ساتھی اور نیلی بار کے شیر مراد فتیانہ نے اپنے سردار کا بدلہ لینے کی قسم کھائی۔ اس نے برکلے کو راوی کے پُل کے قریب گھیرا۔ مراد فتیانہ نے برکلے کو للکارتے ہوئے اپنا نیزہ اس کے پار کر دیا اور سوجے بلوچ کے ساتھ مل کر لاٹھیوں سے اس کا سر کچل دیا۔ برکلے کا انجام اتنا عبرتناک تھا کہ آج گوگیرہ کے پرانے قبرستان میں اس کی قبر کا نشان تک باقی نہیں ہے۔

گلگت بلتستان کے کسانوں، ڈیری لائیوسٹاک اور فش فارمرز کیلئے سفارشات

بابت ماہ اگست 2026

گلگت بلتستان میں زراعت، باغات، لائیوسٹاک اور ماہی پروری (فش فارمنگ) کا شعبہ مقامی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ یہاں کی منفرد آب و ہوا، زرخیز زمین اور سرد موسم کو مدنظر رکھتے ہوئے کسانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کی مکمل تفصیلی سفارشات درج ذیل ہیں:

باغات کیلئے سفارشات

گلگت بلتستان کے پھل اپنی مٹھاس اور معیار میں بے مثال ہیں۔

خوبانی:

ہنزہ اور نگر کی مارغزار، ہالمن اور کھرپو اقسام کاشت کریں۔ پھلوں کو روایتی طریقوں کے بجائے سولر ڈرائینگ ٹیکنالوجی سے سکھائیں تاکہ ان کا رنگ خراب نہ ہو اور بین الاقوامی مارکیٹ میں اچھی قیمت ملے۔

چیری:

چیری کی بلیک ٹارٹیرین اور بنگ اقسام لگائیں۔ مئی اور جون میں پکی ہوئی چیری کی سی پیک روڈ کے ذریعے پاکستان کے بڑے شہروں میں فوری سپلائی کے لئے کولڈ چین ٹرانسپورٹ کا استعمال لازمی کریں۔

سیب:

سیب کی اقسام کلو، گولڈن ڈیلیشس اور ریڈ ڈیلیشس کی کاشت بڑھائیں۔ پرانے درختوں کی جگہ ہائی ڈینسٹی پلانٹیشن تکنیک اپنائیں، جس میں ایک ایکڑ پر زیادہ درخت لگائے جاسکتے ہیں۔

اخروٹ اور بادام:

کاغذی اخروٹ اور پتلے چھلکے والے بادام کی گرافٹنگ (پیوند کاری) کریں تاکہ پودا 4 سے 5 سال میں پھل دینا شروع کردے۔

سبزیوں کی کاشت

گلگت بلتستان میں گرمیوں کے موسم میں میدانی علاقوں کے لئے "آف سیزن" سبزیاں اگانے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔

آلو بیج کی تیاری:

گلگت، غذر اور سکردو کے آلو وائرس سے پاک ہوتے ہیں۔ انہیں پنجاب کے کسانوں کو بطور "بیج" سپلائی کرکے دگنا منافع کمایا جاسکتا ہے۔

آف سیزن سبزیاں:

جون سے ستمبر کے دوران جب پاکستان کے میدانی علاقوں میں شدید گرمی ہوتی ہے، یہاں مٹر، بند گوبھی، ٹماٹر اور شملہ مرچ کاشت کریں۔

جدید ٹیکنالوجی:

اونچے پہاڑی علاقوں (جیسے استور یا غذر) میں سردیوں کے دوران سبزیاں اگانے کے لئے گرین ہاؤسز اور ٹنل فارمنگ کا استعمال کریں۔

نقد آور فصلیں

دیسی گندم اور جو: مقامی مانگ کو پورا کرنے کے لئے کنگی (Rust) سے پاک اقسام کاشت کریں۔

بک ویٹ / او گل:

یہ فصل کم پانی اور کمزور زمین میں بھی بہترین ہوتی ہے۔ ہنزہ اور بلتستان میں اس کی مانگ بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ شوگر کے مریضوں کے لئے بہترین خوراک ہے۔

زعفران:

استور اور چلاس کے چند علاقوں میں زعفران کی کاشت کے کامیاب تجربات ہوئے ہیں۔ اس قیمتی فصل پر توجہ دے کر کسان اپنی تقدیر بدل سکتے ہیں۔

ڈیری اور لائیوسٹاک

سرد موسم کی وجہ سے یہاں جانوروں کی دیکھ بھال کی خاص ضرورت ہوتی ہے۔

یاک کی افزائش:

زیادہ اونچائی والے سرد علاقوں (جیسے شندور، دیوسائی، خنجراب) کے کسان یاک کی نسل بڑھائیں۔ یاک کا گوشت اور اس کا دودھ (جس سے دیسی گھی اور پنیر بنتا ہے) انتہائی مہنگا بکتا ہے۔

گائے کی جدید نسلیں:

دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے مقامی گائے کی کراس بریڈنگ جرسی نسل سے کروائیں، کیونکہ جرسی نسل سردی برداشت کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

بھیڑ اور بکریاں:

قراقرم اور ہمالیہ کی مقامی نسلوں (جیسے بلتستانی بھیڑ) کو اون کی صنعت کے لئے پالیں۔

خشک چارہ اور سائلج:

سردیوں کے آغاز سے پہلے ستمبر اور اکتوبر میں

جانوروں کے لئے خشک چارہ (سائلج) وافر مقدار میں ذخیرہ کریں۔

حفاظتی ٹیکہ جات (ویکسینیشن):

منہ کھر اور پی پی آر (PPR) کی بیماریاں پھیلنے سے پہلے جانوروں کو لازمی حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

ماہی پروری (فش فارمنگ)

گلگت بلتستان کے گلیشیئرز کا صاف اور ٹھنڈا پانی فش فارمنگ کے لئے دنیا کا بہترین ماحول فراہم کرتا ہے۔

ٹراؤٹ مچھلی:

غذر، استور اور سکردو کے ندی نالوں کے پاس رینبو ٹراؤٹ کے فارمز بنائیں۔ ٹراؤٹ مچھلی کو 10 سے 15 ڈگری سینٹی گریڈ کا بہتا ہوا صاف پانی درکار ہوتا ہے۔

کمرشل فیڈ کا استعمال:

مچھلیوں کی تیز رفتار بڑھوتری کے لئے معیاری پروٹین سے بھرپور فیڈ کا استعمال کریں۔

ٹورازم لنک:

اپنے فش فارم کے ساتھ چھوٹا ریسٹورنٹ یا فرائینگ پوائنٹ بنائیں، کیونکہ یہاں آنے والے سیاح تازہ ٹراؤٹ مچھلی مہنگے داموں خریدنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔

فارمرز کیلئے عمومی اور اہم ہدایات

ڈرپ اریگیشن:

پانی کی کمی والے علاقوں میں پانی بچانے اور کھاد کو براہ راست جڑوں تک پہنچانے کے لئے ڈرپ سسٹم لگائیں

آرگینک سرٹیفیکیشن:

چونکہ گلگت بلتستان میں کیمیکل کھادوں کا استعمال کم ہے اس لئے اپنی پیداوار کو "آرگینک" (خالص قدرتی) کے طور پر برانڈ کر کے اسلام آباد، لاہور اور کراچی کی بڑی مارکیٹوں میں بیچیں

محکمہ زراعت سے رابطہ:

کسی بھی بیماری کی صورت میں محکمہ زراعت والائیو سٹاک گلگت بلتستان کے قریبی دفتر سے فوری مشاورت کریں۔ گلگت بلتستان کے کسانوں، مویشی پال حضرات اور ماہی پروروں (فش فارمز) کی رہنمائی کے لئے محکمہ زراعت، لائیو سٹاک اور فشریز کے سرکاری رابطہ نمبرز اور ہیلپ لائنز درج ذیل ہیں:

گلگت بلتستان کے سرکاری رابطہ نمبرز

گلگت بلتستان میں یہ تمام شعبے ایک ہی مرکزی محکمہ زراعت، لائیو سٹاک اینڈ فشریز کے تحت کام کرتے ہیں:

مرکزی ہیڈ کوارٹر فون نمبر (گلگت):

05811-920842

سیکرٹری آفس (نزد کی آئی یو گلگت):

05811-922605

لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ ہیڈ کوارٹر (ہسپتال روڈ، گلگت):

05811-920265

سرکاری ای میل ایڈریس: itsectionalfgb@gmail.com

****

ایسا جنازہ جس کیلئے ٹکٹ لینا پڑا

تاریخ کا پہلا اور آخری جنازہ جس میں شریک ہونے کے لئے انگریز سرکار نے مسلمانوں پر ٹیکس لگا دیا تھا! یہ 1877ء کی بات ہے جب پنجاب کے ایک غریب لوہار کا جنازہ اٹھا تو انگریزوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ سرکار نے اعلان کیا کہ جو اس جنازے میں جائے گا اسے 2 روپے (جو آج کے لاکھوں کے برابر ہیں) فیس دینی ہوگی مگر پھر بھی 18 ہزار لوگوں کا سمندر امڈ آیا!۔ یہ جنازہ تھا پنجاب کے رابن ہڈ، نظام لوہار کا!۔ کہانی اس رات شروع ہوئی جب ایک ظالم انگریز افسر نے نظام کے گھر گھس کر اس کی بوڑھی ماں کو قتل اور جوان بہن کی بے حرمتی کی۔ نظام لوہار نے اسی رات اپنی بھٹی میں لوہا نہیں، اپنا غصہ پگھلایا۔ اس نے بہن کو محفوظ مقام پر بھیجا اور اگلے ہی دن تھانے کا دروازہ توڑ کر اس انگریز افسر کا سر دھڑ سے الگ کر دیا!۔ اس کے بعد نظام لوہار انگریزوں کے لئے موت کا فرشتہ بن گیا۔ اس نے چن چن کر انگریز افسروں (بشمول ایس ایس پی رونالڈ) کو جہنم واصل کرنا شروع کر دیا۔ اسی دوران اس نے سوجھا سنگھ نامی ایک باغی کو پولیس سے چھڑایا جس کی ماں نے نظام کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا لیکن تاریخ گواہ ہے کہ شیر کبھی کتوں سے نہیں ہارتا، اسے ہمیشہ اپنوں کی غداری مارتی ہے!۔ سوجھا سنگھ ایک لڑکی کے عشق میں اندھا ہو گیا۔ جب نظام لوہار نے اسے روکا تو سوجھا سنگھ 10 ہزار روپے اور 4 مربع زمین کے لالچ میں رات کے اندھیرے میں پولیس کو نظام لوہار کے ٹھکانے پر لے آیا۔ پولیس نے چھت پھاڑ کر حملہ کیا۔ نظام لوہار آخری گولی تک لڑتا رہا اور جب گولیاں ختم ہو گئیں تو اس نے ہتھیار پھینکنے کے بجائے مسکرا کر کہا: "پنجاب کا شیر، کتوں کے آگے سر نہیں جھکائے گا!" اور سینہ تان کر انگریزوں کی گولیوں کا نشانہ بن گیا لیکن اس کہانی کا اصل کلائمکس اس کی موت کے بعد آیا جب سوجھا سنگھ کی بوڑھی ماں کو پتہ چلا کہ اس کے اپنے سگے بیٹے نے مخبری کر کے نظام لوہار کو مروایا ہے تو اس بوڑھی شیرنی نے بھری پنچایت میں اپنے سگے بیٹے سوجھا سنگھ کے سینے کے پار برچھی کر دی! بیٹا تڑپتا رہا اور ماں نے چیخ کر کہا: "نظام لوہار پنجاب کا بیٹا تھا! تو نے غداری کی ہے، میں تجھے قیامت تک اپنا دودھ نہیں بخشوں گی!" آج بھی قصور کے قبرستان میں نظام لوہار کی قبر پنجاب کی دھرتی کے اس بہادر سپوت کی گواہی دے رہی ہے۔

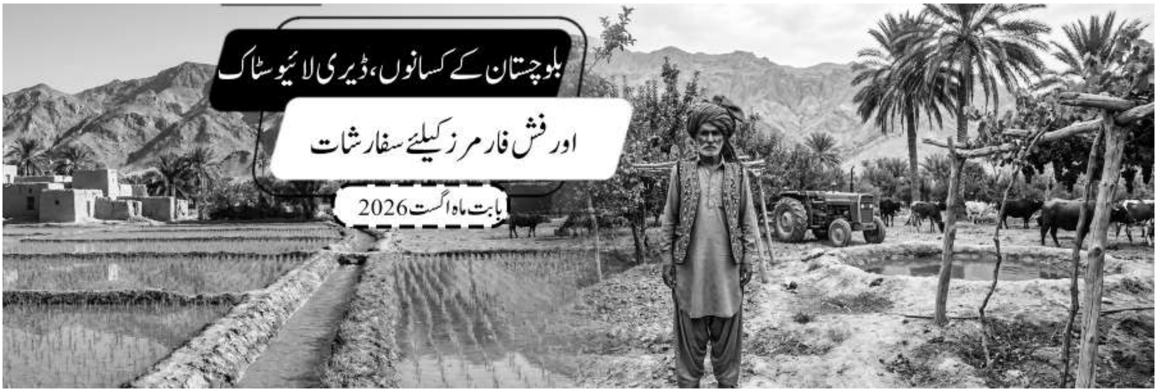

ماہ اگست 2026 کے دوران صوبہ بلوچستان کے کسانوں اور ڈیری و لائیو سٹاک فارمرز کے لئے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی جامع زرعی اور لائیو سٹاک سفارشات درج ذیل ہیں:

زرعی سفارشات

کپاس کی فصل:

کپاس کی فصل اس مہینے اہم مرحلے میں ہوتی ہے۔ گلابی سنڈی، چست تیلہ اور سفید مکھی کے حملے پر نظر رکھیں۔ نقصان کی معاشی حد کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب کیڑے مار ادویات کا سپرے کریں۔

دھان کی فصل:

نصیر آباد اور جعفر آباد کے علاقوں میں دھان کی فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں۔ تنے کی سنڈی کے تدارک کے لئے دانے دار زہر کا استعمال کریں۔ پانی کا سوکا نہ لگنے دیں۔

مٹی کا معائنہ:

ستمبر اور اکتوبر میں کاشت ہونے والی ربیع کی فصلوں (مثلاً گندم) کے لئے زمین کا لیبارٹری ٹیسٹ کروائیں۔ اس کے لئے محکمہ زراعت بلوچستان کی ضلعی تجربہ گاہوں سے رجوع کریں۔

سبزیوں کی کاشت اور دیکھ بھال

سردی کی سبزیوں کی پنیری:

اگست کا مہینہ گوبھی، بند گوبھی، بروکلی اور پیاز کی پنیری کاشت کرنے کے لئے بہترین ہے۔ پنیری کے بیڈز کو دھوپ کی شدت سے بچانے کے لئے ہلکے سایہ دار نیٹ کا استعمال کریں۔

موجودہ سبزیاں:

ٹماٹر، مرچ اور بینگن کی فصلوں کو جھلساؤ کی بیماری سے بچانے کے لئے ہر 15 دن بعد فنجی سائیڈ (پھپھوندی کش دوا) کا سپرے کریں۔ ڈرپ ایریگیشن کا نظام استعمال کریں تاکہ پانی کی بچت ہو۔

باغات (قلمی اور پھلدار درخت)

سیب اور انگور:

اگست میں کوئٹہ، پشین اور قلات کے سیب اور انگور کے باغات میں پھل پکنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ کوڈلنگ موتھ اور تھرپس کے حملے سے بچاؤ کے لئے محکمہ زراعت کے مشورے سے سپرے کریں۔ پھلوں کی چنائی کے بعد گریڈنگ کا خاص خیال رکھیں۔

کھجور کے باغات: مکران ڈویژن (پنجگور اور تربت) میں کھجور کی برداشت اور خشک کرنے کا عمل عروج پر ہوتا ہے۔ کھجور کو صاف ستھری چٹائیوں پر سکھائیں اور بارش کی صورت میں ترپال سے ڈھانپیں تاکہ فنگس نہ لگے۔

نئے باغات کی تیاری:

اگست کے آخری ہفتے میں سدا بہار پودوں مثلاً مالٹا، لیموں اور زیتون کے نئے باغات لگانے کے لئے گڑھے کھودیں اور ان میں دیسی کھاد ڈال کر تیار رکھیں۔

ڈیری لائیو سٹاک سفارشات

گل گھوٹو اور چچڑی بخار:

مون سون کے سیزن میں گائے اور بھینسوں میں گل گھوٹو اور بھیڑ بکریوں میں پی پی آر (PPR) کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر جولائی میں ٹیکے نہیں لگوائے تو فوری طور پر محکمہ لائیو سٹاک بلوچستان کے قریبی ہسپتال سے رجوع کر کے حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

اندرونی و بیرونی کرم:

برسات کے موسم میں جانوروں کے پیٹ میں کیڑے (کرم) پیدا ہو جاتے ہیں۔ جانوروں کو پیٹ کے کیڑوں کی دوا پلائیں۔ چمڑی پر چچڑیوں اور جوؤں کے خاتمے کے لئے اینٹی پیراسائٹک سپرے کریں۔

سبز چارہ:

جانوروں کو ضرورت کے مطابق ہرا چارہ دیں لیکن بارش سے بھیگا ہوا یا گلا سڑا چارہ کھلانے سے گریز کریں تاکہ جانوروں کا پیٹ خراب نہ ہو۔

صاف پانی:

شدید حبس کی وجہ سے جانوروں کو دن میں کم از کم 3 سے 4 مرتبہ صاف اور تازہ پانی پلائیں۔ پانی کے برتنوں میں روزانہ چونا ڈال کر صفائی کریں۔

نمکیات کا استعمال:
دودھ دینے والے جانوروں کی خوراک میں منرل مکسچر (معدنی نمکیات) اور نمک کا ڈھیلا ضرور رکھیں تاکہ دودھ کی پیداوار کم نہ ہو۔

شیڈ کی صفائی اور ہوا کا رخ

حبس سے بچاؤ: جانوروں کے باڑوں (شیڈز) کو ہوا دار بنائیں۔ رات کے وقت جانوروں کو کھلی اور اونچی جگہ پر باندھیں جہاں ہوا کا گزر بہتر ہو۔

کچرے کا نکاس:
باڑے کے اندر گوبر اور پیشاب جمع نہ ہونے دیں، کیونکہ نمی اور گندگی کی وجہ سے مچھر اور مکھیاں پیدا ہوتی ہیں جو بیماریوں کا سبب بنتی ہیں۔

فش فارمرز کیلئے سفارشات

صوبہ بلوچستان میں فش فارمنگ (ماہی پروری) کے شعبے میں ترقی کے وسیع مواقع موجود ہیں خاص طور پر ساحلی پٹی (مکران) اور اندرونی اضلاع میں جہاں میٹھے اور نیم نمکین پانی کے وسائل موجود ہیں۔ بلوچستان کے فش فارمرز کے لئے اہم اور مفید سفارشات درج ذیل ہیں:

1۔ پانی کے ذرائع اور انتظام

صحیح پانی کا انتخاب:
میٹھے پانی کے لئے ٹیوب ویل اور نمکین پانی کے لئے ساحلی پٹی کا انتخاب کریں۔

پانی کی جانچ:
فارم شروع کرنے سے پہلے پانی کی پی ایچ (pH)، نمکیات اور آکسیجن کی مقدار لازمی چیک کریں کہ یہ فش فارم کی کامیابی کیلئے مناسب ہے یا نہیں

پانی کی بچت:
اندرونی اضلاع میں پانی کی کمی کے باعث مچھلی کے تالاب کے ساتھ واٹر ری سائیکلنگ سسٹم استعمال کریں۔

2۔ مچھلیوں کی اقسام کا انتخاب

میٹھے پانی کیلئے:
راہو، موری اور تھیلہ مچھلی بہترین ہیں

سرد علاقوں کیلئے: زیارت اور قلات جیسے سرد علاقوں میں ٹراؤٹ مچھلی پالیں

نیم نمکین / ساحلی پانی:
مکران کے ساحل پر جھینگا اور کیکڑا فارمنگ انتہائی منافع بخش ہے۔

3۔ خوراک اور دیکھ بھال

معیاری خوراک: مچھلیوں کو پروٹین سے بھرپور متوازن خوراک دیں۔

قدرتی خوراک:
تالاب میں گوبر اور کھاد کا صحیح استعمال کریں تاکہ قدرتی خوراک کائی پیدا ہو۔

آکسیجن کا انتظام: گرمیوں میں پانی میں آکسیجن کم ہوتی ہے اس کے لئے ایریٹر کا استعمال کریں

4۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

بائیوفلاک:
کم جگہ اور کم پانی میں زیادہ پیداوار کے لئے بائیو فلاک سسٹم اپنائیں۔

انٹیگریٹڈ فارمنگ: مچھلی کے تالاب کے پانی کو فصلوں اور باغوں کے لئے استعمال کریں اس میں نائٹروجن کی وافر مقدار ہوتی ہے۔

5۔ مارکیٹنگ اور سپلائی چین

کولڈ اسٹوریج:
مچھلی کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے آئس باکس اور کولڈ چین کا انتظام کریں۔

براہ راست مارکیٹ: مڈل مین (آڑھتی) کے بجائے قریبی بڑے شہروں کوئٹہ، کراچی کی مارکیٹوں سے رابطہ کریں۔

مزید معلومات اور رہنمائی کیلئے ہیلپ لائن
محکمہ زراعت توسیع بلوچستان صوبائی ڈائریکٹوریٹ جنرل اور اضلاع کے کسانوں کے لئے قائم کردہ کال سنٹر کے رابطے درج ذیل ہیں:

مرکزی ہیلپ لائن / کال سنٹر:
0311-1333294 (رابطے کا وقت: صبح 9:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک)

ڈائریکٹر جنرل آفس نمبر:
0370-3153543

سرکاری ای میل ایڈریس: dgagriextqta@gmail.com

مرکزی پتہ:
ڈائریکٹوریٹ جنرل زراعت توسیع، نزد سریاب پولیس اسٹیشن، سریاب روڈ، کوئٹہ

آن لائن پورٹل:
کسان اپنی رجسٹریشن اور معلومات کے لئے آفیشل پورٹل کسان بلوچستان پروزٹ کر سکتے ہیں

اہم اضلاع کے مخصوص رابطہ نمبرز (زرعی رہنمائی کیلئے):

کوئٹہ:
0370-3153527
نصیر آباد: 0370-3153522
جعفر آباد: 0370-3153509
پشین: 0370-3153525
قلات: 0370-3153512
خضدار: 0370-3153515
تربت (کیچ): 0370-3153513
ژوب: 0370-3153534

محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بلوچستان
جانوروں کی بیماریوں جیسا کہ پی پی آر، گل گھوٹو کی مفت ویکسی نیشن اور ڈیری و لائیوسٹاک سے متعلق مشاورت کے لئے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں:

مرکزی فون نمبرز (کوئٹہ):
081-9213528
081-9213526

ڈائریکٹر جنرل اینیمل ہیلتھ موبائل:
0333-7856924

سرکاری ای میل: livestockgob@gmail.com

مرکزی پتہ:
ڈائریکٹر جنرل اینیمل ہیلتھ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، اسپنی روڈ، کوئٹہ

اگست 2026 میں خیبر پختونخوا کے کسانوں کے لئے مون سون کی بارشوں اور گرمی و حبس کے تناظر میں محکمہ زراعت اور لائیوسٹاک، فشریز اینڈ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جاری کردہ جامع سفارشات درج ذیل ہیں:

مکئی کی دیکھ بھال: فصل سے جڑی بوٹیوں کی تلفی فوری کریں اور نائٹروجن کھاد کی آخری قسط ڈالیں

دھان کی منتقلی:

جہاں دھان کی پنیری منتقل نہیں ہوئی، وہاں اگست میں ہر صورت پنیری کی منتقلی مکمل کریں۔

پانی کی نکاسی:

بارشوں کے بعد کھیتوں میں فالتو پانی کھڑا نہ ہونے دیں، خصوصاً کپاس اور مکئی کی فصل میں۔

جڑی بوٹیوں کا تدارک:

مون سون کی وجہ سے اگنے والی جڑی بوٹیوں کے خلاف سپرے موسم صاف ہونے پر کریں۔

بارانی علاقے:

بارانی علاقوں کے کاشتکار پانی کو محفوظ کرنے کے لئے کھیتوں کی بندبندی مضبوط کریں۔

مٹر کی کاشت:

وادیِ تیراہ اور سرد پہاڑی علاقوں میں محکمہ زراعت کی رہنمائی کے مطابق مٹر کی اگیتی کاشت شروع کریں۔

خریف کی سبزیاں:

ٹماٹر، مرچ اور بینگن کی پنیریوں کو شدید بارشوں اور تیز ہواؤں سے بچانے کا انتظام کریں۔

نرسری کی تیاری: سردیوں کی سبزیوں (گوبھی، مولی، گاجر) کی نرسری اور زمین کی تیاری اگست کے وسط سے شروع کریں۔

نکاسیِ آب:

سبزیوں کی کیاریوں میں پانی جمع ہونے سے جڑوں کے گلنے کا خطرہ ہوتا ہے، نالیوں کو صاف رکھیں

شجر کاری مہم: مون سون کی مہم کے تحت آم، امرود، انار اور لوکاٹ کے نئے پودے لگائیں۔

کمزور شاخوں کی کٹائی:

تیز ہواؤں اور آندھی سے بچاؤ کے لئے درختوں کی بیمار اور کمزور شاخیں کاٹ دیں۔

پودوں کو سہارا:

نئے لگائے گئے چھوٹے پودوں کو لکڑی کا سہارا دیں تاکہ وہ تیز ہوا سے نہ گریں۔

پھپھوندی کش سپرے:

باغات میں نمی بڑھنے سے فنگس کا حملہ ہو سکتا ہے، بارش کے بعد حفاظتی سپرے کریں۔

مزید تفصیلی سفارشات

1۔ نقد آور اور اناج کی فصلیں

الف) مکئی کی فصل

نائٹروجن کی آخری قسط:

اگیتی کاشت کی گئی مکئی جب گھٹنوں کے برابر یا سلف نکالنے کے مرحلے پر پہنچے تو یوریا کھاد کی آخری قسط (تقریباً 1 سے 1.5 بیگ فی ایکڑ) لازمی ڈالیں۔

مکئی کی سنڈی:

حبس کے موسم میں اس کا حملہ شدید ہوتا ہے۔ اگر پتے چھلنی نظر آئیں تو دانے دار زہر (مثلاً کاربوفیوران 3G بحساب 8 کلوگرام یا کلورینٹرانیلی پرول) پودے کی گوبھ (کونپل) میں ڈالیں۔

ب) دھان کی فصل

پنیری کی منتقلی کا آخری وقت:

لوئر کے پی (ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں) اور سینٹرل ویلی (پشاور، مردان) میں اگر باسمتی یا دیگر اقسام کی پنیری شفٹ ہونے سے رہ گئی ہے تو اگست میں ہر صورت منتقلی مکمل کریں۔ دیر سے کاشت پیداوار میں 30 فیصد تک کمی کا سبب بنتی ہے۔

پانی کی مینجمنٹ: دھان کی پنیری کی منتقلی کے پہلے 15 سے 20 دن کھیت میں 2 سے 3 انچ پانی کھڑا رکھنا ضروری ہے تاکہ جڑی بوٹیاں نہ اگیں۔

ج) کپاس کی فصل

ڈی آئی خان اور بنوں ڈویژن:

پانی کی نکاسی:

اگست کی بارشوں کا پانی اگر کپاس کے کھیت میں 24 گھنٹے سے زیادہ کھڑا رہے تو پودے مرجھا کر سوکھ جاتے ہیں۔ بارشی پانی فوری نکالیں۔

گلابی سنڈی اور رس چوسنے والے کیڑے: گلابی سنڈی اور سفید مکھی کا باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ معاشی حد پار ہونے پر امیڈا کلوپرڈ یا ٹریسر کا سپرے کریں۔

2۔ سبزیات کی کاشت اور دیکھ بھال

الف) اگیتی شملہ مرچ اور ٹماٹر نرسری کی تیاری

کاشت کا طریقہ: میدانی علاقوں کے کاشتکار ستمبر کی منتقلی کے لئے ٹماٹر، پیاز، شملہ مرچ اور بینگن کی نرسری اگست میں تیار کریں۔

حفاظت:
نرسری کو اونچی کیاریوں پر بنائیں تاکہ بارشی پانی جمع نہ ہو۔ تیز دھوپ اور شدید بارش سے بچانے کے لئے نرسری کے اوپر سبز نیٹ یا شاپر کا سایہ کریں۔

ب) موسمِ سرما کی اگیتی سبزیاں

زمین کی تیاری:
اگست کے وسط میں گوبھی (پھول اور بند گوبھی)، مولی، شلجم اور گاجر کی اگیتی کاشت کے لئے زمین کو 2 سے 3 بار ہل چلا کر ہموار کریں اور اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد ملائیں۔

مٹر کی کاشت (پہاڑی علاقے):
سوات، چترال اور دیر کے بالائی علاقوں سمیت وادیِ تیراہ (خیبر) میں مٹر کی اگیتی کاشت اگست میں شروع کر دیں کیونکہ یہاں کا موسم موزوں ہو جاتا ہے۔

3۔ باغات کی مینجمنٹ

الف) نیا باغ لگانا

گڑھوں کی تیاری:
اگر آپ نے آم، امرود، لیموں، لوکاٹ یا مالٹے کا نیا باغ لگانا ہے تو 2×2×2 فٹ کے گڑھے کھودیں۔ ان میں مٹی اور بھل (دیسی کھاد) برابر مقدار میں ملا کر گڑھے بھریں اور پودا لگائیں۔

دیمک سے بچاؤ:
پودا لگانے کے بعد دیمک کے حملے سے بچنے کے لیے کلوری پائیریفاس پانی میں ملا کر پودے کی جڑ میں دیں۔

ب) پھپھوندی اور جڑی بوٹیاں

گوڈی اور صفائی: بارشوں کی وجہ سے باغات میں جڑی بوٹیاں بہت تیزی سے بڑھتی ہیں جو خوراک چوری کرتی ہیں۔ درختوں کے تھالوں کی گوڈی کریں۔

جڑ کا گلنا:
لیموں اور آم کے پودوں کی جڑوں کے پاس پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔ فنگس سے بچاؤ کے لئے کاپر آکسی کلورائیڈ کا پیسٹ درخت کے تنے پر ایک فٹ کی اونچائی تک لگائیں۔

ڈیری اور لائیوسٹاک سفارشات

حبس اور گرمی کا یہ مہینہ (اگست) جانوروں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

گل گھوٹو:
یہ بیماری برسات میں تیزی سے پھیلتی ہے۔ جن جانوروں کو ٹیکے نہیں لگے، انہیں فوری ویٹرنری ہسپتال سے حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

منہ کھر کی بیماری:
گائے اور بھینسوں کو منہ کھر کے حفاظتی ٹیکے لازمی لگائیں۔

حبس اور گرمی کا توڑ:
جانوروں کو دن کے وقت دھوپ میں باندھنے کے بجائے ہوادار، سایہ دار شیڈز یا درختوں کے نیچے رکھیں۔ شیڈز میں چھت والے پنکھے یا ایگزاسٹ پنکھے چلائیں تاکہ ہوا کا دباؤ برقرار رہے اور جانور ہانپنے سے بچیں۔

چچڑیوں اور مچھروں کا تدارک:
اس موسم میں چچڑیاں جانوروں کا خون چوستی ہیں اور "چچڑی کا بخار" پھیلاتی ہیں۔
جانوروں کے جسم پر ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق آئیور میکٹن کا انجکشن لگوائیں یا سیمنٹ کی دیواروں کی درزوں میں چچڑ کش سپرے (مثلاً نیگوان) کریں۔

خوراک اور پانی:
جانور کے سامنے 24 گھنٹے پینے کا ٹھنڈا اور صاف پانی موجود ہونا چاہیے۔ گندے یا تالاب کے کھڑے پانی سے جانوروں کو دور رکھیں ورنہ پیٹ کے کیڑے اور ہاضمے کی بیماریاں جنم لیں گی۔

فش فارمرز کیلئے سفارشات

آکسیجن کی کمی: اگست کی گرمی اور حبس میں تالابوں میں آکسیجن کم ہو جاتی ہے، اس لئے تازہ پانی کا دخل یقینی بنائیں۔

پانی کا درجہ حرارت: گرمی کی شدت بڑھنے پر تالاب کے پانی کی سطح 5 سے 6 فٹ تک برقرار رکھیں۔

خوراک کی مقدار: مچھلیوں کو دن کے ٹھنڈے اوقات (صبح یا شام) میں خوراک دیں اور بادلوں والے دن خوراک کم کر دیں۔

بیماریوں کی نگرانی: مچھلیوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھیں، کسی بھی غیر معمولی تبدیلی پر فوراً ماہرینِ ماہی پروری سے رجوع کریں۔

فارمرز کیلئے ہیلپ لائن

خیبر پختونخوا میں زراعت، ڈیری لائیوسٹاک اور فشریز کے شعبوں کے لیے علیحدہ علیحدہ ہیلپ لائنز اور رابطہ نمبرز مختص کیے گئے ہیں:

1۔ محکمہ زراعت توسیع

ہیلپ لائن نمبر:
0348-1117070

آفیشل واٹس ایپ نمبر:
0312-9425477

پی ٹی سی ایل (لینڈ لائن) نمبر: 091-9224239

ای میل: info@zarat.kp.gov.pk

تفصیل:
کسان اس ہیلپ لائن پر صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک فصلوں کی نگہداشت، بیماریوں اور حکومتی اسکیموں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لیے آپ محکمہ زراعت توسیع کی ویب سائٹ وزٹ کر سکتے ہیں

2۔ محکمہ لائیوسٹاک، ڈیری اور فشریز

ہیلپ لائن:

سیکرٹریٹ لائیوسٹاک و فشریز فون:
091-9222750

ڈائریکٹوریٹ آف فشریز (شعبہ ماہی پروری):
091-9212427

ای میل: lfcdeptkp@gmail.com

تفصیل:
کسان اور مویشی پال حضرات ڈیری فارمنگ، جانوروں کی صحت، ویکسینیشن اور مچھلیوں کی افزائشِ نسل کے حوالے سے رہنمائی اور شکایات کے لیے ان نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے محکمہ لائیوسٹاک، فشریز اینڈ کوآپریٹو کی ویب سائٹ دیکھ سکتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ فش فارمر فش فارم کے تالاب کی تہہ میں مچھلیوں کی قدرتی خوراک کائی اگانے کیلئے فی ایکڑ 4 بیگ DAP اور 4 بیگ یوریا ڈالتے ہیں لیکن پھر بھی مچھلیوں کی ضرورت کے مطابق کائی حاصل نہیں کر پاتے۔ پیداوار بڑھاؤ کورین ٹیکنالوجی کی شاہکار مارک 6 کھاد کے فش فارم میں 3 بیگ فی ایکڑ استعمال سے فش فارم میں استعمال کی جانے والی 4 بیگ DAP کو 2 بیگ اور 4 بیگ یوریا کو 2 بیگ فی ایکڑ استعمال سے بھی شاندار رزلٹ لیا جا سکتا ہے کیونکہ مارک 6 کھاد میں ایسے ہارمونز اور انزائمز ڈالے گئے ہیں جو مچھلیوں کی قدرتی خوراک کائی اور دیگر جڑی بوٹیوں کے اگاؤ میں کئی گنا اضافہ کر دیتے ہیں اور یوں مچھلیوں کیلئے وافر قدرتی خوراک کی دستیابی سے مچھلیوں کی پیداوار میں 40 فیصد تک اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ایسے فش فارم جہاں ٹیوب ویل کا پانی نمکین، کھارا اور کڑوا ہے وہاں تو مارک 6 کھاد کسی نعمت سے کم نہیں کیونکہ مارک 6 کھاد واٹر ریکلیمر اور سوائل ریکلیمر بھی ہے۔ آپ ٹیوب ویل کا نمکین، کھارا اور کڑوا پانی جتنا مرضی فش فارم میں ڈالیں، یہ پانی نہ فارم کی زمین کو نقصان پہنچائے گا اور نہ ہی مچھلیوں کو نقصان پہنچائے گا بلکہ مچھلیاں ٹیوب ویل کے نمکین کھارے اور کڑوے پانی کے مضر اثرات سے 100 فیصد محفوظ رہیں گی اور مچھلیوں کی قدرتی خوراک کائی اور دیگر پسندیدہ جڑی بوٹیوں کی مقدار میں بھی بے تحاشہ اضافہ کرے گی۔ فش فارم میں استعمال ہونے والی 25 کلوگرام پیکنگ میں مارک 6 کھاد کی قیمت 4000 روپے فی بیگ ہے اور 10 بیگ پر 1 بیگ فری۔

فارمولیشن

مارک 6 کھاد کا بنیادی مٹیریل ذیولائٹس کوریا سے امپورٹڈ ہے جس میں اڑھائی کلوگرام امپورٹڈ سلفر، پیداوار بڑھانے والے امپورٹڈ ہارمونز اور انزائمز کے ساتھ ساتھ ضروری غذائی اجزاء مثلاً زنک، بوران، کیلشیم، میگنیشیم، مینگانیز، آئرن، کاپر وغیرہ ایک خاص ترتیب سے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ مارک 6 کھاد میں تین مزید فارمولیشن ہیں جس میں نمبر 1 فارمولا Crop Enhancement Technology یعنی پیداوار بڑھاؤ کورین ٹیکنالوجی، دوسرا فارمولا سوائل ریکلیمر یعنی زمینی اصلاح کار اور تیسرا فارمولا واٹر ریکلیمر یعنی پانی کا اصلاح کار ہے۔ یہ زمین کی بڑھی ہوئی پی ایچ کو نارمل کرتا ہے۔ یہ زمین کو زرخیز کرتا ہے۔ یہ زمین میں موجود سفید کلر اور کالے کلر کا خاتمہ کرتا ہے۔ ٹیوب ویل کے نمکین، کھارے اور کڑوے پانی کو ٹریٹ کرتا ہے۔ ٹیوب ویل کا نمکین، کھارا اور کڑوا پانی مچھلیوں کی بڑھوتری اور صحت پر منفی اثرات مرتب نہیں کر سکے گا۔ ایسی زمین اور ایسے پانی میں بھی کائی کا زیادہ سے زیادہ اگاؤ ہو گا اور مچھلی کے وزن اور پیداوار میں بھی شاندار اضافہ ہو گا۔ مارک 6 کھاد مچھلی کے تالاب کے پانی کو گدلا ہونے سے بچا کر پانی کو صاف ستھرا اور کرسٹل کلیئر رکھے گا جس سے سورج کی روشنی تالاب کی تہہ تک پہنچے گی، تالاب کی تہہ میں مچھلیوں کی قدرتی خوراک کائی زیادہ سے زیادہ پیدا ہو گی اور گرمی و حبس کے موسم میں بھی تالاب کا پانی آکسیجن کی کمی کا شکار نہیں ہو گا اور مچھلیوں کو وافر مقدار میں آکسیجن ملے گی اور مچھلیوں کی آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ہونے والی اموات نہیں ہوں گی۔

طریقہ استعمال

فش فارمنگ میں مارک 6 کھاد کا طریقہ استعمال یہ ہے کہ فش فارم کے تالاب میں فی ایکڑ 3 بیگ مارک 6 کھاد ایک ہی بار پانی پر چھٹہ کر دیں اور پھر 3 سے 4 ہفتے کے اندر اندر اس کا آؤٹ کلاس رزلٹ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں

نوٹ:

اگر آپ ڈی اے پی استعمال نہ کرنا چاہیں کیونکہ آجکل ڈی اے پی کھاد بہت مہنگی ہے اور مل بھی جعلی رہی ہے تو 1 بیگ ڈی اے پی کا سستا، طاقتور اور بہترین متبادل 2 بیگ بی او پی بمسی (قیمت 3500 روپے فی بیگ) اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس (قیمت 5700 روپے) استعمال کریں جو ٹوٹل 12700 روپے میں 1 بیگ ڈی اے پی سے زیادہ شاندار رزلٹ دے گی۔

منگوانے کا طریقہ

مارک 6 کھاد، بی او پی بمسی اور سلفر کوٹڈ نائٹروفاس کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر پورے پاکستان میں بذریعہ گڈز ٹرانسپورٹ کارگو سروس ہر شہر میں پہنچائی جا رہی ہے۔ منگوانے کیلئے آپ میرے واٹس ایپ نمبر 03226780242 پر کسی بھی وقت رابطہ کر سکتے ہیں۔

مہنگی ڈی اے پی کا سستا، طاقتور اور بہترین متبادل
پاکستان کی پہلی
سلفر کوٹڈ
نائٹروفاس
دانے دار
امپورٹڈ نامیاتی مادے کے ساتھ
BOP
دانے دار
بمسی
بائیو آرگینو فاسفیٹ
2 بیگ بی او پی بمسی اور
1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس
SALAAR AGRO
(Pvt.) Ltd.
سلفر کوٹڈ
تیزابی
این-پی-نائٹروفاس
GUARANTEED ANALYSIS
Nitrogen 15%
Phosphate P2O5 .... 10%
Net Weight: 50kg
Imported, Formulated & Marketed By:
SALAAR AGRO (PVT.) LTD.
SALAR AGRO
(Pvt) Ltd.
BUMSEY
بمسی
بائیوآرگینکفاسفیٹ
BUMSEY
SALAR AGRO
SALAAR AGRO (Pvt) LTD.
کسان ورلڈ
MARKETING
چوہدری افتخار سندھو
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242
(قائداعظم گولڈ میڈلسٹ)

Monthly CPL No. 255 Lahore
KISANWORLD
https://kisanworldmagazine.com
جلد: 17 شمارہ: 8
اگست 2026